يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ۔

الحمد لله الموفق انی کتبت ھذہ الرسالۃ والصحیفۃ الجالۃ لعلاج مرض المتنصرین الذی امتدّ مداہ وعرقتھم مُداہ واکلتھم نار انکار الفرقان۔ والصول علی کتاب اللہ القرآن۔ فاردنا ان ننجیھم من مخلب الحمام۔ ونریھم سوء داء ھم ونھدیھم الی دواء السقام۔ فالفنا ھذا الکتاب مع انعام کثیر لمن اجاب۔ وھو خمسۃ الاف من الدراھم لکل من اتی بمثلہ واری العجائب۔ وھو بفضل اللہ حسن وطیب والطف وادق۔ وسمیتہ الحصۃ الاولیٰ من

نور الحقّ

"عسٰی ربّکم ان یرحمکم
وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم
للکافرین حصیرا ان ھذا القرآن
یھدی للتی ھی اقوم ویبشر المؤمنین
الذین یعملون الصالحات انّ لھم
اجرًا کبیرًا ہ"

قد طبع فی المطبع المصطفائی پریس فی لاھور سنہ ۱۳۱۱ ھجری

بار اول جلد ۱۲۰۰

انها یعنی علیٰ الزمان و کلمته الدین و نهض لیستفری طرق مرضات الله النصیر المعین

مبارک وُہ جو دین کی مدد کیلئے کھڑا
ہوگیا اور ربانی رضامندی کی راہوں کو ڈھونڈھتا ہوا اٹھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ رُسُلِهٖ وَ صَفۡوَۃِ احبته

تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اسکے نبیوں کے سردار پر

وخیرته من خلقه ومن کل ذارء و برء وخاتم انبیائه وفخر اولیائه سیدنا

جو اسکے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اسکی مخلوق اور ہر یک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیا ہے

و امامنا و نبینا محمد المصطفٰی الذی هو شمس الله لتنویر قلوب اهل

ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی محمد مصطفٰے صلعم جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کیلئے خدا کا آفتاب ہے اور سلام اور

الارضین۔ و آله وصحبه و کل من آمن و اعتصم بحبل الله و اتقی وجمیع عباد الله

درود اسکی آل اور اسکے اصحاب اور ہر یک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پنجہ مارنیوالا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے

الصالحین۔ اَمَّا بَعۡدُ فاعلموا ایها الاخوان بارك الله فیکم ولکم وعلیکم

تمام نیک بندوں پر سلام۔ بعد اسکے اے بھائیو خدا تم میں اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے

ان فساد زماننا هذا قد بلغ الی النهایة وسود الشرك والفسق و الارتداد

تمہیں معلوم ہو کہ ہمارے اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریوں اور بے ایمانیوں نے بہتوں کے

وجوه کثیر من الناس وانتابت الفتن المبیدة و البدعات المسحتة و

منہ کو سیاہ کردیا ہے اور ان ہلاک کرنے والے فتنے اور بیخکنی کرنے والی بدعتیں یکے بعد از دیگرے ظاہر

لم تخل تتابع الی ان ادرك عطب الضلالة الذین کانوا سفهاءَ بادی الرای

ہو رہی ہیں ان کا پے در پے آنا کم نہ ہوا یہاں تک کہ اُن لوگوں کو موت نے گھیر لیا جو احمق اور موٹی عقل والے

وكانوا من تعاليم الله غافلين۔ وانتم ترون العواصف التي هبت في
اور الٰہی تعلیموں سے غافل تھے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ اِن دنوں میں کیسی تیز آندھیاں چل رہی
هذه الايّام والشرور التي هاجت وماجت من كلّ طرف وصبت
ہیں اور کیسی ہریک طرف سے شرارتیں برانگیختہ اور موجزن ہو کر بارش کی طرح اسلام پر گر رہی ہیں
كوابل على الاسلام حتى حل كلّ قلب حُبّ الدنيا وشهواتها الا الذي
یہاں تک کہ ہریک دِل میں دُنیا کی محبّت اور دُنیا کی شہوات گھر کر گئیں اور اُن سے
عصمه رحم الله فانثنى بفضل منه و رحمة وكان من المحفوظين۔
کوئی نہیں بچ سکا بجز اُسکے جس کو خدا کے رحم نے بچا لیا جس پر رحم ہوا وہ فضل اور رحم الٰہی کیساتھ ان تمام بلاؤں سے
وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرقوا وانتشروا انتشار
باہر نکل آیا اور بچ گیا۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسی عام لوگوں کی ہوا نکل گئی اور اُنمیں نااتفاقی اور تفرقہ پیدا ہو گیا اور
الجراد واستنت نفوسهم الامّارة استنان الجياد و تركوا سير المتقين
ٹڈیوں کی طرح الگ الگ جا پڑے اور اُنکے بیراہ نفسوں نے خودرو گھوڑوں کی طرح توسنے شروع کئے اور پرہیزگاروں
المتواضعين۔ هذه احوال العامة واما حال علماء هذه الديار
اور فروتنوں کی خصلتیں اُنہوں نے چھوڑ دیں۔ یہ تو عام لوگوں کا حال ہے مگر اِس ملک کے اکثر عالموں کا حال اِس سے
فهو شر من ذٰلك ما بقى لاكثرهم شغل من غير ان يكذّبوا صادقا
بھی بدتر ہے اُن میں سے بہتوں کا شغل بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دیں یا
او يكفروا مومنا وليس معهم من العلم الا كغبة طير اصغر الطيور
کسی مومن کو کافر ٹھہرا دیں اِنکا علم تو فقط اسقدر ہے جیسے کہ چھوٹے سے بلکہ بہت سے کم قدر پرندکی چونچ میں پانی
او اقل منها ولٰكن الكبر اكبر من كبر الشياطين۔ يعلون انفسهم بغير حق
سما سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے۔ یہ لوگ اپنے تئیں بے وجہ اونچا کھینچتے ہیں
ومن كان تبوء ذروة فى الفضل و العلم فهو ليس فى اعينهم الا جاهلٌ غبيٌ
اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جاگزین ہو وہ اُنکی نظر میں ایک جاہل غبی ہے۔

ومن ملاء قلبه ایمانًا ومعرفۃ فھو لیس عندھم الا کافر دجّال فانظروا
اور جو شخص درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ اُن کے نزدیک ایک کافر دجّال ہے۔ سو دیکھو
کیف عمیت علیھم الحقائق وکذٰلک یجعل اللہ مآل الزائغین المعتدین۔
کیسی حقیقتیں اُن پر چھپ گئیں اور خدا ایسا ہی اُن لوگوں کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑھے چلتے اور حد سے گذرتے ہیں
وقد رئیتم اننا کیف اوذینا من لسنھم انھم کذبونا۔ شتمونا۔ لعنونا۔
اور آپ لوگوں نے دیکھا کہ ہم کیسے اُن لوگوں کی زبانوں سے ستائے گئے انہوں نے ہمیں جھٹلایا گالیاں نکالیں۔ لعنتیں کیں۔
وما کان لھم علینا ذنب وما کنّا مجرمین۔ ثم ما اقتصروا علیه بل جاؤا
اور ہم نے کوئی اُن کا گناہ نہیں کیا تھا اور نہ کوئی جرم سرزد ہُوا تھا۔ پھر انہوں نے اسی پر قناعت نہ کی
یھرعون الینا مشتعلین وسمّونا کافرین۔ وما کان لھم ان یتکلموا
بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف دوڑے اور ہمارا نام کافر رکھا۔ اور اُنہیں نہیں چاہیئے تھا کہ بیدڑ ہو کر
فی مُسلمین الا خائفین۔ ولٰکنھم لا یبالون نھی ذی الجلال بل لھم
مسلمانوں کے حق میں ایسے کلمات مُنہ پر لاتے۔ مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کی ممانعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ
اعمال دون ذٰلک یقولون للمسلم لست مؤمنا ویعلمون انھم ترکوا
وہ تو اور ہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں مسلمان کو کہتے ہیں کہ تو مومن نہیں اور جانتے ہیں کہ ایسا کہنے سے
القرآن بقولھم ھذا واتخذوہ مھجورًا فبعدوا عن الحق فقست قلوبھم
وہ قرآن کو چھوڑتے ہیں اور قرآن کو تو وہ چھوڑ ہی بیٹھے ہیں سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دُور جا پڑے اور اُنکے دل
یفعلون ما یشاؤن ولا یتقون افتراءً ا ولا زورًا وکذٰلک افتروا علینا
سخت ہو گئے۔ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں نہ افترا سے کچھ پرہیز اور نہ جھوٹ سے کچھ خوف اور اسی طرح انہوں نے ہم پر
وحثوا ناسا کثیرا من ذوی سفه علیٰ ایذاءنا وکفرونا من غیر علم
افترا کیا اور بہت سے نادان لوگوں کو ہمارے سامنے ستانے کیلئے اُٹھایا اور ہمیں کافر ٹھہرایا حالانکہ کوئی
ولا برھان مبین وامّھم فی ھذہ الفتاویٰ شیخ عاری الجلدۃ من
بھی وجہ کفر نہیں تھی اور ان فتووں میں پیشوا اُنکا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ

المحلل الانسانية والديانة الايمانية وتبعوه امثاله جهلا وحمقا
اور برہنہ اور ایمانی دیانت سے عاری ہے اور اسکے پیرو اُسی کی مانند ہیں جو محض جہل اور حمق
وما كنا كمجهول لا يُعرف بل كانوا على اسلامنا مطلعين وما صرنا
سے اُسکے پیچھے ہو لئے اور ہم ایسے نہیں تھے جو ہمارا حال اُن سے پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر وہ مطلع تھے اور
بتكفيرهم كافرين عند الله ولكن سُبر ايمانهم وتقواهم ومبلغ
انکے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر اُن کا ایمان اور اُن کا تقوی اور اُن کا اندازہ
فهمهم وعلمهم وتبيّن ما كانوا يسترون وبان انهم كانوا حاسدين۔
فہم اور علم سب آزمایا گیا اور جو کچھ وہ چھپاتے تھے وہ سب ظاہر ہو گیا اور کھل گیا کہ وہ حاسد ہیں۔
يا حسرتا عليهم ما عطف الينا احد منهم ليسئل ما اشكل عليه حلما
ان پر افسوس کہ اُن میں سے ایک بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت حلم
ورفقا وما سمعنا صكة مستفتح من المسترشدين وما جاءنا
اور رفق سے سوال کرتا اور ہم نے کسی کھٹکھٹانیوالے کا کھٹکا نہ سُنا جو رشد حاصل کرنیکا طالب ہو اور کوئی
احد منهم بصدق القلب وصحة النيّة بل بادروا الى التكفير وكفروا
اُن میں سے ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جھٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے اور
قبل ان يثبت كفرنا ثم ما اقتصروا عليه بل قالوا ان هؤلاء مرتدون
قبل اسکے جو ہمارا کفر ثابت ہو کافر ٹھہرایا اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد
خارجون من الدّين وفي قتلهم اجر عظيم ونهب اموالهم حلال
اور دین سے خارج ہیں اور انکا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور انکا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی
طيب ولو بالسرقة واخذ نساءهم وسبي ذراريهم عمل صالح حسن
کیوں نہ ہو حلال طیب ہے اور انکی عورتوں کو پکڑ لینا اور انکی اولاد کو غلام بنا لینا عمل صالح میں داخل ہے۔
ومن انسل بسُحرة وسقط على احد من مسافريهم كاللصوص فهو
اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اُٹھے اور جنگل میں نکل جائے اور اُنکے مسافروں میں سے کسی پر چوروں کی طرح ڈاکہ مارے

مکہ

من نخب الصالحین۔ ھذہ اقوالھم وفتاواھم وما امتنعوا الیٰ ھذا

تو وہ بڑا ہی نیک بخت اور چنے ہوئے نکوکاروں میں سے ہے۔ یہ انکی باتیں اور یہ انکے فتوے ہیں اور اب تک ان نہایت

الوقت من ھذہ الفتن الصماء وما فاؤا الی الارعواء وما کانوا متندمین +

پُرشر فتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے +

ولولا خوف سیف الدولۃ البرطانیۃ لمزقونا کل ممزق ولکن

اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن

ھذہ الدولۃ القاھرۃ السائسۃ المبارکۃ لنا جزاھا اللہ منا خیر الجزاء

یہ دولت برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اسکو ہماری طرف سے جزا خیر دے۔

تووی الضعفاء تحت جناح التحنن والترحم فما کان لقوی ان یظلم

کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ

الضعیف فنعیش تحت ظلھا بالامن والعافیۃ شاکرین۔ وان ھذا

تعدی نہیں کر سکتا سو ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکرگذار ہیں

فضل اللہ علینا واحسانہ انہ ما فوض امرنا الیٰ ملکٍ ظالمٍ یدوسنا

اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے، جو اُس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں

تحت الاقدام ولا یرحم بل اعطانا ملکۃ راحمۃً التی تربینا بوابل الاحسان

کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اُسنے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش

والاکرام وتنھضنا من حضیض الضعف والھوان فجزاھا اللہ خیر

سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اُٹھاتی

ما جازیٰ ملکاً عادلاً عن رعیتہ واجزل لھا الاجر وبارک فیھا ولھا

ہے سو خدا اُسکو وہ جزا خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اُسکی رعیت پروری کی وجہ سے ملتی ہے اور اُسکو بہت ہی بدلہ دے

وتفضّل علیھا بنعماء التوحید والاسلام ورحمھا کما ھی رحمنا

اور ہمیں اور اسکے لئے برکت نازل کرے اور اسپر یہ احسان بھی کرے کہ وہ مسلمان ہو جائے اور توحید اور اسلام کی نعمت اسکو ملے اور اسپر

وهو ربنا ارحم الراحمين ٭
رحم کرے جیسا کہ اُسنے ہمپر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم میں سب سے بڑھکر ہے ۔

وانتم تعلمون ایها الاخوان ان فتاوی التکفیر ما کانت مبنیّة
اور بھائیو آپ لوگ جانتے ہیں کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہیں تھے ۔

علی تحقیق وما کان فیها رائحة صدق بل نسجوا کلها بمنسج الکید و
اور اُن میں سچائی کی بو بھی نہیں تھی بلکہ وہ سب فتوے کر اور

الظلم والزور افتراء او حسدا من عند انفسهم وکانوا یعرفوننا ویعرفون
ظلم اور جھوٹ کی تُر پر بُنے گئے تھے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ

ایماننا ویرون باعینهم انا نحن مسلمون نومن بالله الفرد الصمد الاحد
ہم مومن ہیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور

قائلین لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ونؤمن بکتاب الله القرآن وبرسوله سیدنا محمد
کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو

خاتم النبیّین ۔ ونؤمنُ بالملائکة ویوم البعث والجنة والنار ونصلی
خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں ۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور بہشت اور دوزخ پر ایمان رکھتے

ونصوم ونستقبل القبلة ونحرم ما حرم الله ورسوله ونحل ما احل الله
ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام

ورسوله ولا نزید فی الشریعة ولا ننقص منها مثقال ذرّة ونقبل کلما
سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اُسکو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ

جاء به رسول الله صلی الله علیه وسلم وان فهمنا اولم نفهم سره ولم
کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اُسکو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اُسکو

ندرك حقیقته وانا بفضل الله من المؤمنین الموحدین المسلمین ۔
سمجھیں یا اُسکے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اُسکی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مؤمن موحد مسلم ہیں ۔

وما خالفنا المكفرين الا فى وفات عيسى ابن مريم عليه السلام

اور جن لوگوں نے ہمیں کافر ٹھہرایا اُن سے ہم صرف اسبات میں اُنکے مخالف ہیں کہ ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات

فاغتاظوا غيظا شديدا وملئوا منه كأنهم لا يؤمنون باية يا عيسى انى

کے قائل ہیں وہ لوگ بہت غضبناک ہوئے اور غصہ سے بھر گئے گویا اُنہیں اسبات پر کچھ ایمان نہیں کہ اے عیسےٰ میں

متوفيك[1] ولا يؤمنون بوعد الوفات الذي قد صرح فيها وكأنهم لا

تجھے وفات دونگا اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جسکی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اس آیت کو بھی

يعرفون آية فلما توفيتنى التى فيها اشارة الى انجاز هذا الوعد ووقوع

پہچانتے نہیں جس میں حضرت عیسےٰ کا اقرار ہے کہ تو نے مجھے وفات دی یہ وہی آیت فلما توفیتنی ہے جس میں

الموت والآيات بينة منكشفة فلعلهم فى شك من كتاب مبين۔

اس وعدہ موت کے پورے ہونے کیطرف اشارہ ہے جو آیت انی متوفیک میں ہو چکا تھا آیات کھلے کھلے ہیں مگر شاید

فنبذوا كتاب الله وراء ظهورهم بعد ما كانوا مؤمنين۔

یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں رکھتے اور شک میں ہیں اور کتاب اللہ کو انہوں نے ایمان لانیکے بعد اپنی پس پشت پھینکدیا ہے

وتعجبت ولا تعجب من ختم الله واضلاله ان اكثر علماء هذه

اور میں نے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اُسکے گمراہ کرنے سے کچھ تعجب بھی نہیں کہ اس ملک کے اکثر

الديار فسدوا حتى عطلت حواسهم وسلبت عقولهم وغمرت

مولوی بگڑ گئے یہاں تک کہ اُن کے حواس بیکار اور معطل ہو گئے اور اُنکی عقلیں مسلوب ہو گئیں اور اُن کی

مداركهم وكدرت آرائهم وغشيت اعينهم فيا عجبا لفعل الله و

دماغی قوتیں گم ہو گئیں اور اُنکی رائوں پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے سو دیکھو خدا کا کام اور

قهره كيف اخذ كلما كان عندهم من البصيرة والمعرفة والدراية

اُسکا قہر کس طرح اُس نے اُن کی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی

وتركهم فى ظلمات لا يبصرون لا ياخذهم رقة على مصائب الاسلام

اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا اُن کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھ کر کچھ بھی نرم نہیں ہوتا

[1] آل عمران : ۵۶

يكفروننا و يكفرون كل من خالفهم من المسلمين فى ادنیٰ امر و لو فی
ہمیں کافر ٹھہراتے ہیں اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہر یک مسلمان انکے نزدیک کافر ہے جبکہ وہ ایک ادنیٰ بات میں بھی
بعض مسائل الاستنجاء و يدعون المسلمين بايديهم و يريدون ان
ان کا مخالف ہو اگرچہ کسی استنجاء کے مسئلہ میں ہی اختلاف ہو مسلمانوں کو دھکے دے دیکر دین سے باہر نکالتے ہیں
يقللوا الاسلام و يرون باعينهم ان النصارىٰ قد غلبوا و كثر مذهبهم
اور چاہتے ہیں کہ اسلام بہت کم رہجائے اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ نصاریٰ غالب آگئے اور انکا مذہب
و امتد الىٰ اقطار الارض و هم ينسلون من كل حدب و اتخذوا
زمین پر بہت بڑھ گیا اور زمین کے کناروں تک پھیل گیا اور ہر یک بلندی انہیں کے حصہ میں آگئی اور
العبد العاجز الٰهًا و نحتوا ابنا و ابا و رسوا على خزعبلاتهم امثال
ایک عاجز بندہ کو انہوں نے خدا ٹھہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتوں پر
الجبال و الربا و علماؤنا هؤلاء عقدوا لجهلاتهم الحبا و صارت
پہاڑوں اور ٹیلوں کی طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ انکے آگے انکی باطل باتوں کے سننے کے لئے
كلماتهم لزهر فريتهم كالصبا و جمعوا روايات واهية كحاطب
زانو باندھ کر بیٹھ گئے اور انکی باتیں عیسائیوں کے شگوفوں کیلئے باد صبا کے حکم میں ہوگئیں اور بیہودہ اور سست
ليل او طالب سيل و نصروا النصارىٰ بكلماتهم و قالوا ان المسيح
روائتیں انہوں نے جمع کیں جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہے جیسے کوئی طوفان کا طالب ہوتا ہے اور
متفرد ببعض صفاته و ما وجد فيه من كمال و جلال و عظمة
انہوں نے نصاریٰ کو اپنی باتوں سے مدد دی جیسا کہ انہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں بےمثل ہے اور جو کمال
فهو لا يوجد فى غيره انه كان على اعلىٰ مراتب العصمة ما مسه
اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں اسکے غیر میں نہیں پائی جاتیں وہ یہی ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے
الشيطان عند تولده و مس غيره من الانبياء كلهم و لا شريك له
شیطان نے اسکی پیدائش کیوقت اسکو چھوا نہیں اور بجز اسکے سب نبیوں کو چھوا اور کوئی شیطان کے مس سے بچ

مک

فی ھٰذہ الصفة حتی خاتم النبیّین وقالوا انه کان خالق الطیور

نہ تھا مگر ایک مسیح اور اس صفت میں نبیوں میں سے اس کا کوئی بھی شریک نہیں یہاں تک کہ خاتم الانبیاء بھی۔ اور خدا

کخلق اللّٰہ تعالیٰ وجعله اللّٰہ شریکه باذنه والطیور التی توجد فی

تعالیٰ کی طرح وہ پرندوں کا بھی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اُس کو اپنا شریک بنایا۔ سو وہ سب پرندے جو

ھٰذا العالم تنحصر فی القسمین خلق اللّٰہ وخلق المسیح فانظر کیف جعلوا

دنیا میں پائے جاتے ہیں دو قسم کے ہیں کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیوں کر

ابن مریم من الخالقین۔ ویشیعون فی الناس ھٰذہ العقائد ولا یدرون

ابن مریم کو خالق بنا دیا۔ اور لوگوں میں یہ عقائد شائع کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ

ما فیھا من البلایا والمنایا ویؤیّدون المتنصّرین۔ وھلك بھا الی الآن

اِن عقیدوں میں کیا کیا بلائیں اور موتیں ہیں اور نصاریٰ کو مدد پہنچا رہے ہیں۔ اور اِن عقائد کی شامت سے اب تک

الوف من الناس ودخلوا فی الملة النصرانیة بعد ما کانوا مسلمین۔

ہزاروں انسان ہلاک ہو چکے اور نصرانی مذہب میں داخل ہو گئے بعد اس کے جو وہ مسلمان تھے۔

وما کان فی القرآن ذکر خلقه علی الوجه الحقیقی وما قال اللّٰہ تعالیٰ

اور قرآن میں مسیح کے پرندے بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں بھی نہیں اور خدا نے اِس

عند ذکر ھٰذہ القصة فیصیر حیًّا باذن اللّٰہ بل قال فیکون طیرًا

قصّہ کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہیں فرمایا کہ فیصیر حیًّا باذن اللّٰہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرًا

باذن اللّٰہ[1] فانظروا لفظ یکون ولفظ طیرًا لم اختارھما العلیم

باذن اللّٰہ سو لفظ فیکون اور لفظ طیرا میں غور کرو کہ کیوں اس علیم حکیم نے انہیں

الحکیم وترك لفظ یصیر حیًا فثبت من ھٰھنا ان اللّٰہ ما

دونوں لفظوں کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیاً کو چھوڑ دیا سو اِس جگہ ثابت ہوا کہ اس جگہ خدا تعالیٰ

اراد ھٰھنا خلقًا حقیقیًا کخلقه عزّ وجل ویؤیدہ ما جاء فی کتب

کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اسکی ذات سے مخصوص ہے اور اسکی تائید وہ بیانات

[1] آل عمران: ۵۰

التفسیر من بعض الصحابة ان طیر عیسیٰ ما کان یطیر الا امام اعین

کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عیسیٰ کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جبتک کہ

الناس فاذا غاب سقط علی الارض ورجع الی اصله کعصا موسیٰ وکذلك

وہ لوگوں کی نظروں کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گرجاتا تھا اور اپنی اصل کیطرف رجوع کرتا تھا جیسے

کان احیاء عیسیٰ فاین الحیات الحقیقی فلاجل ذلك اختار الله

عصا موسیٰ کا اور عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا سو اسجگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے

تعالیٰ فی هذا المقام الفاظ تناسب الاستعارات لیشیر الی الاعجاز

خداتعالیٰ نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب حال تھے تاکہ اس مجاز کی طرف اشارہ کرے جو

الذی بلغ الی احد المجاز وذکر مجاز الیبیّن اعجازا فحمله الجاهلون

اعجاز کی حد تک پہنچا تھا اور مجاز کو اسلئے ذکر کیا کہ تا اُنکے معجزہ کو جو خارق عادت تھا بیان فرمائے پس اس مجاز کو

المستعجلون علی الحقیقة وسلکوه مسلك خلق الله من غیر تفاوت مع

جاہلوں نے حقیقت پر حمل کر دیا اور ایسے مرتبہ میں داخل کیا جو الٰہی پیدائش کا مرتبہ ہے حالانکہ وہ صرف

انه کان من نفخ المسیح وتاثیر روحه من غیر مقارنته دعاء فهلکوا

نفخ مسیح اور اُسکی روح کی تاثیر سے تھا اور اُسکے ساتھ کوئی دُعا نہیں تھی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہوئے

واهلکوا کثیرا من الجاهلین۔ والقرآن لا یجعل شریکا فی خلق الله

اور بہتوں کو جاہلوں میں سے ہلاک کیا۔ اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک

احدا ولو فی ذباب او بعوضة بل یقول انه واحد ذاتا وصفاتا فاقرؤا

مکھی بنانے یا ایک مچھر بنانے میں شراکت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً وصفاتاً واحد لاشریک ہے سو تم قرآن کو

القرآن کالمتدبرین۔ فالامر الذی ثبت عقلًا ونقلًا واستدلالًا

ایسا پڑھو جیسا کہ تدبر کرنیوالے پڑھتے ہیں۔ سو جو اُمر عقلًا و نقلًا و استدلالًا ثابت ہو گیا۔

؎ (الفائدة) کان الاحیاء بالنفخ کالاماتة بالنظر، پھونک سے زندہ کرنا ایسا تھا جیسے نظر سے مارنا۔ منہ

لا ينكره احد الّا الّذى ما بقى فى رأسه مرة انسانية ولحق بالاخسرين
اُس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ بجز ایسے شخص کے جسکے سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا اور زیاں کاروں اُ

السافلين۔ ولا يقول احد كمثل هذه الكلمات الا الذى نسي طريق
تحت الثریٰ جانیوالوں کے ساتھ جاملا۔ اور ایسی باتیں کوئی مُنہ پہ نہیں لائیگا مگر وہی جو توحید کی راہ کو بھول گیا۔

التوحيد ومال الى الجاهلية الاولى وما بلغ نظره الى نتائجها الضرورية
اور پہلی جاہلیت کیطرف مائل ہوگیا اور اسکی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں

ومفاسدها المخفية او الذى اصر على جهله عمدًا وغرق فى لجّة التقليد غرقًا
اور چھپے ہوئے فسادوں تک نہیں پہنچ سکے یا وہ شخص ایسے کلمات کہیگا جو جہالت کی باتوں پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے

حتى فقد اثر حرية الانسانية وسقط فى شبكةٍ لا تخلص منها وتابع اثر
دریا میں غرق ہوگیا یہانتک کہ انسانی آزادی کے نام و نشان کو کھو بیٹھا اور ایسے جال میں پھنس گیا جسمیں سے نجات نہیں پایا

ابليس اللعين وَالذى آمن بالقرآن والقى نفسه تحت هدايا ته فلن
اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہوگیا اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اسکی ہدایتوں کے نیچے اپنی تئیں ڈالدیا

يرضى بمثل هذه العقائد بل لا يسوغ له قول يخالف القرآن بالبداهة
سو وُہ ایسے عقائد پر کبھی راضی نہیں ہونا بلکہ وہ ایسی باتوں کو جو صریح قرآن کے مخالف اور اسکی محکم آیتوں کے

ويعارض بيّنا ته ومحكما ته صريحًا واى ذنب اكبر من ذلك ان احدا
کھلے کھلے معارض ہیں ناجائز سمجھے گا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان

يؤمن بالقرآن ثمّ يرجع وينكر بعض هدايا ته ويتبع المتشابهات
لاکر پھر رجوع کرے اور اسکی بعض ہدایتوں سے انکاری ہو جائے اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے

ويترك المحكمات ويحرّف القرآن ويغيّر معانيه من مركزها المستقيم
اور محکمات کو چھوڑ دے اور قرآن کی تحریف کرے اور اُس کے معانی کو اُن کے مرکز مستقیم سے پھیر دے

ويؤيد با قواله قومًا مشركين۔ ولكن الّذي تمسك بكتاب الله وآمن
اور اپنی باتوں سے مشرکوں کو مدد دے۔ مگر وہ شخص جس نے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچھ اسمیں ہے اُن سب

بما فيه صدقاً وحقاً فأيّ حرج عليه وأيّ ضيرٍ ان ترك روايات اُخرىٰ
باتوں پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجھ لیا پس اسپر کونسا حرج اور کونسا مضائقہ ہے اگر وہ ایسی روایتوں کو
الّتی تخالف بینات القرآن ولیست ثابتةً من رسول الله بثبوت
چھوڑ دے جو قرآن کے کھلے کھلے بیانات کی مخالف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعی اور
قطعی یقینی الذی یساوی ثبوت القرآن وتواتره او ترك مثلاً معان
یقینی طور سے ثابت نہیں جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کرسکے یا مثلاً کوئی ایسے معانی ترک کرے
تخالف نصوصه، واختار الموافق ولو بالتاویل بل هذا من سیر
جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہیں اور وہ معنے اختیار کرے جو اسکے موافق ہیں اگرچہ تاویل سے ہی ہی بلکہ یہ تو
الصالحین المتقین۔ ومن سیر الصدیقة رضی الله عنها اُمّ المؤمنین۔
نیک بختوں اور متقیوں کا طریق ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مادر مومنان کے طریق اور خصلت میں سے
فالواجب علی المؤمن المسلم المتورع الذی یتقی الله حق التقات۔
ہے۔ پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیزگار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنے کا ہو ڈرتا ہو واجب ہو۔
اَن یعتصم بحبل الله القرآن ولا یبالی غیره الذی یخالفه واذا
جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اسکے غیر کی کچھ پرواہ نہ کرے جو اس کا مخالف ہے اور جب
وانکشف علیه ان بعض العلماء من السلف او الخلف غلطوا فی
اسپر کھلے کہ بعض علماء سلف میں سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑ گئے ہیں
فهم امر فلیس من دیانته ان یتبع اغلاطهم ویقبلها بغض البصر
تو اس کی دیانت سے بعید ہوگا کہ اُن غلطیوں کی پیروی کرے اور آنکھ بند کرکے اُن کو
ولا یفارقها بتفهیم منفهم ویرسو علیها ابداً ولا یلتفت الی الحق
قبول کرلیوے اور کسی سمجھانیوالے کے سمجھانے سے باز نہ آوے اور ہمیشہ انھیں غلطیوں پر اڑا رہے اور اس
الذی حصحص والرشد الذی تبین فان امراً اذا ثبت فلابد من
سچائی کیطرف جو کھل گئی اور اُس ہدایت کیطرف جو ظاہر ہوگئی التفات نہ کرے کیونکہ جب ایک امر ثابت ہوگیا تو

قبوله ولا مفر منه مثلاً جاء فی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اُسکے قبول کرنے سے چارہ نہیں اور اس سے کوئی گریز گاہ نہیں۔ مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لا عدوٰی ای لا تجاوز علة من مریض الی غیرہ ولا یعدی شیءٌ شیئاً
فرمایا ہو کہ لا عدوٰی یعنے ایک مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنے تجاوز نہیں کرتی ایک چیز دوسری تک
ولکن التجارب الطبیّة قد اثبتت خلاف ذٰلك ونحن نرٰی باعیننا
لیکن طبّی تجارب سے اسکے مخالف ثابت ہو گیا اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں
ان بعض الامراض مثلا داء الحمرة التی یقال لها فی الفارسیّة
کہ بعض مرضیں مثلاً آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے
آتشك یعدی من امرأة مبتلاة بهذا المرض رجلا ینکحها وبالعکس
اور ایک آتشک زدہ عورت سے مرد کو آتشک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت
وکذٰلك نرٰی فی عمل الابرة الذی مبنی علی خمیرة مادة مجدر
کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے میں بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جسپر چیچک والے کے خمیر سے ٹیکا کا عمل
فانه یبدی اٰثار الجُدری فی المحمول فیه فهذا هو العدوٰی فکیف
کیا جائے اُسکے بدن پر بھی آثار چیچک ظاہر ہو جاتے ہیں پس یہی تو عدوٰی ہے سو ہم کیوں کر اُس کا
ننکرہ فان انکارہ انکار عُلوم حسّیة بدیهیة التی ثبتت عند
انکار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اسکا انکار علوم حسّیہ بدیہیّہ کا انکار ہے جو تجارب طبّیہ سے
مجربی صناعة الطبّ وما بقِیَ فیها شك للاطفال اللاعبین
ثابت ہو چکے ہیں اور ان میں بچّوں کو بھی شک نہیں رہا جو کوچوں میں کھیلتے پھرتے ہیں
فی السکک فضلاً عن رجال عاقلین۔ فلا بدّ لنا من ان نؤوّل
چہ جائیکہ عقلمند مرد کو کچھ بھی شک ہو۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ
هذا الحدیث ونصرفه الی معانی لا تخالف الحقیقة الثابتة و
ہم اِس حدیث کی تاویل کریں اور اُن معانی کی طرف پھیر دیں جو ثابت شدہ حقیقت کے مخالف نہیں اور

ان لا نفعل کذلك فکانا دعونا کل مخالف لیضحك علینا وعلیٰ مذہبنا
اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ایک مخالف کو بلائیں گے تا وہ ہم پر اور ہمارے مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں

فاذن ایدنا الساخرین۔ فنقول فی تاویل ھذا الحدیث ان رسول اللہ
ہم ٹھٹھا کرنیوالوں کے مددگار ٹھہرینگے۔ پس ہم اس حدیث کی تاویل یوں کریں گے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ما اراد من قولہ لا عدویٰ نفی السرایۃ من کل الوجوہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لا عدویٰ میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ من کل الوجوہ

وکیف وقد حذر من المجذوم وبین فی حدیث آخر فما کان مرادہ من ھذا القول
ایک کی مرض دوسرے میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے تھے جبکہ آپنے ایک

من غیر ان التاثیرات کلھا بید اللہ تعالیٰ ولا مؤثر فی ھذا العالم الدائر بالکون و
دوسری حدیث میں مجذوم وغیرہ سے پرہیز کرنے کیلئے ممانعت فرمائی ہو اور اُنکے چھونے سے ڈرایا پس آنحضرت صلعم کی اس حدیث

الفساد الا بحکمہ وارادتہ ومشیتہ واذا اولنا کذلك فتخلصنا من
سے بجز اُسکے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدوی وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اُسکے علم اور ارادہ اور مشیت

شبہات المعترضین والذی نفسی بیدہٖ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس عالم کون اور فساد میں کوئی مؤثر نہیں اور جبکہ ہمنے یہ تاویل کی تو ہمنے اعتراض کرنیوالوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور

ما اراد قط فی ھذا المقام وامثالہ من نزول عیسےٰ وغیرہ الا معانی تاویلیۃ*
مجھے اس ذات کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس مقام اور اسکے مشابہ دوسرے مقاموں میں
جیسے نزول حضرت عیسےٰ وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لئے

---

*(الفائدۃ) لو کان المراد من نزول عیسےٰ نزولہ بذاتہ لقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اگر نزول عیسےٰ سے مراد درحقیقت عیسیٰ کا ہی آنا ہوتا تو آپؐ یہ فرماتے کہ

سیرجع وما قال انہ سینزل فان لفظ الرجوع مناسب للذی یقدم بعد الذھاب۔ منہ
واپس آئیگا نہ یہ کہ اُترے گا۔ کیونکہ جانے کے بعد جو شخص آئے اُس کو واپس آنا کہتے ہیں نہ اُترنا۔

فلا تعجل ولا تعن فتن المفسدين۔ هذا هو القول الحق فاقبلوا كلمة الحق
پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت بنو۔ یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو
ولو خرج من فم طفل فان السعادة كلها في قبول الحق فطوبى
اور اگرچہ ایک بچّہ کے مُنہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے سو مبارک
للذين يقبلون الحق خاضعين۔ و الذين عادونا فلا يقبلون الحق مع
وہ لوگ جو حق کے قبول کرنے کیلئے جھک جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہم سے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو قبول نہیں
انه ليس فيه دقة و اغماض بل هم يعلمون في قلوبهم انه الحق المبين۔
کرتے باوجودیکہ کچھ اسمیں دِقت نہیں بلکہ وہ اپنے دلوں میں جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے۔
و اذا قيل لهم آمنوا بالحق الذي تبين و بالمعاني التي حصحصت
اور جب اُنکو کہا جائے کہ حق تو کُھل گیا اب تم اُسکو قبول کرو اور اُن معانی پر ایمان لاؤ جن کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا
صحتها قالوا انؤمن بامور تخالف اقوال اسلافنا و ان كان اسلافهم
تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسی باتوں کو مان لیں جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہیں اور اگرچہ اُنکے متقدمین نے
من الخاطئين المخطئين۔ و نرى انهم قد خنقوا و ان ثلوج البخل قد
اپنی راؤں میں خطا ہی کی ہو۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ دبائے گئے ہیں اور بخل کی برفیں کثرت کے ساتھ
تساقطت على ارض قلوبهم بشدتها و صدا كاتها فخنقت شطأها و
اور شدّت کے ساتھ اُن کے دلوں پر گریں اور اُن کے سبزہ کو دبالیا اور پیچھے سے
برد فها حصا التعصب فسحقت الاستعدادات تحتها كالحديد
تعصب کے سنگریزے اُن پر پڑے سو اُنکی استعدادیں اُسکے نیچے ایسی پیسی گئیں جیساکہ لوہا لوہار کے
تحت مطرقة القين او القطن تحت مطرقة الطارقين۔ والعجب منهم
ہتھوڑے کے نیچے پس جاتا ہے یا روئی دُھنے کے دُھنکے کے نیچے دُھنی جاتی ہے۔ اور اُنپر اور اُنکی عقل پر
ومن عقلهم انهم يرون باعينهم ان كلماتهم الباطلة المضلة
تعجب آتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ اُن کے کلمات باطلہ

قد اضرت الاسلام اضرارًا عظيمًا و الناس باستماعها یخرجون من
اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں اور لوگ اُنکی باتوں کو سُنکر دین اسلام سے نکلتے
دین اللہ افواجًا و یلحقون بالنصاریٰ بما سمعوا من صفات المسیح و عصمتہ
جاتے ہیں اور نصاریٰ میں داخل ہوتے جاتے ہیں کیونکہ وہ مسیح کی عصمت
الخاصۃ وخلودہ الیٰ ھذا الوقت وقدرتہ الکاملۃ فی الخلق و الاحیاء
خاصہ اور اُسکا اَب تک زندہ رہنا اور اُس کی قدرت کاملہ خالقیت میں اور زندہ کرنے میں
علی قدرٍ ما وجد مثلہ فی احد من النبیین- ویشاھدون (ھٰذہ العلماء)
اس مبالغہ سے سُنتے ہیں جسکی نظیر اور نبیوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ مولوی لوگ ان تمام فسادوں کو
ھذہ المفاسد کلھا ثم لا یتنبھون ولا یرتجف فؤادھم ولا تذوب اکبادھم
دیکھ رہے ہیں پھر خبردار نہیں ہوتے اور اُنکے دل نہیں کانپتے اور ان کے جگر نہیں پگھلتے اور
ولا یاخذھم رحم ورقۃ علیٰ اُمّۃ النبی ونبکی علیھم ونصرخ صرخۃ
اُنکو اُمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہیں آتا ہم اُن پر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں
متموّجۃ فلا یسمع احد بکاءنا ولا صراخنا بل یکفروننا مغتاظین۔
سو کوئی ہمارے گریہ کو نہیں سُنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصّہ میں آکر کافر کہتے ہیں۔

و انما مثلنا فی ھذہ الایام ایام غربۃ الاسلام کمثل خابط فی واد
اور ہماری مثل ان دنوں میں جو غربت اسلام کے دن ہیں اُس مسافر کی طرح ہے جو جنگل میں
فی اللیلۃ المظلمۃ او صارخ فی اللظی المضرمۃ فلا نجد مغیثًا من ١٣
اور اندھیری رات میں بھٹکتا پھرتا ہو یا اُس کی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ میں فریاد کر رہا ہو سو ہم کوئی فریادرس اپنی
قومنا الا الواحد الذی ھو رب العٰلمین۔ و انا یئسنا منھم غایۃ
قوم میں نہیں پاتے مگر وہی ایک جو ربّ العالمین ہے۔ اور ہم ان لوگوں سے نہایت درجہ
الیاس کانّا وضعناھم فی قبورھم قُلنا مرارًا فما سمعوا وایقظنا انذارًا
نااُمید ہوگئے گویا ہم نے اُن کو اُن کی قبروں میں دفن کر دیا ہمنے بہت کہا مگر انہوں نے نہیں سنا ہمنے خوف دلاکے

فما استیقظوا وخضعنا اطوارًا فما خضعوا فقلنا اخسئوا خسئًا

کے لئے جگایا پر وہ نہ اُٹھے ہم کئی مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہم نے کہا دُور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ

ان اللہ غنی عنکم ولا یعبأ بکم وسیاتی بقوم ینصرون دینہ

خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں اور وہ ایسی قوم لے آئیگا جو اُس کے دین کے مددگار ہوں گے

ویحبّون الصادقین۔

اور صادقوں سے پیار کریں گے۔

فحاصل الکلام انی اذا رأیت ھذہ الامراض والسموم ساریۃ

اَب حاصل کلام یہ ہے کہ جب میں نے یہ بیماریاں اور یہ زہریں اس ملک کے

فی عروق اکثر علماء الھند ورئیتھم فی غنیۃ من کتاب اللہ ورسولہ

اکثر مولویوں میں دیکھیں جو انکی رگوں میں رچ چکی تھیں اور میں نے انکو اللہ کی کتاب اور اسکے رسول سے لاپرواہ پایا

بل رئیتھم ضاربین بعود ومزمار آخر وکل احد منھم زمار بما

بلکہ میں نے دیکھا کہ وہ تو اور ہی بانسلی بجا رہے ہیں اور ہر ایک بانسلی بجانے والا

عندہ من الخیالات الباطلۃ وارتضی بمعازفہ النفسانیۃ متمسکا بھا

اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے میں مشغول ہے اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے

ولا یتوبون ولا یتندمون بل اراھم یصرّون ویفخرون علی جھلاتھم

اور اُن سے خوش ہے نہ توبہ کرتے اور نہ پچھتاتے ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے

ویصفّقون بالایادی فرحین۔ ویکفّرون المؤمنین مجترءین کانھم

ہیں اور خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں۔ اور بڑی دلیری سے مومنوں کو کافر ٹھہرا رہے ہیں۔ گویا انکو خدا تعالیٰ کے مؤاخذہ

فی مامن من مواخذۃ اللہ ومحاسباتہ وکان اللہ لا یسئل عنھم ولا

سے بکلی امن ہے اور اُسکے محاسبہ سے بے غم ہیں گویا خدا اُن سے سوال نہیں کرے گا اور نہیں

یقول لم تقفوتم مالم یکن لکم بہ علم ولا ینبأھم بما فی صدورھم

کہیگا کہ تم کیوں ایسی بات کے پیچھے پڑے جس کا تمہیں قطعی اور یقینی علم نہیں تھا اور اُن کے دلی ارادے اُنپر ظاہر

صلا

فی یوم کلّا بل انهم من المسئولین۔

نہیں کریگا ہرگز نہیں بلکہ اُن سے باز پُرس ہوگی۔

ورئیتُ ان الفتن لیست محدودۃ الیٰ انفسهم بل العامۃ

اور میں نے دیکھا کہ فتنے اُنہیں کی ذات تک محدود نہیں ہے بلکہ عوام الناس ان کی سیٹی پر

قد اجتمعوا علیٰ صفیرهم واغترّوا بتقاریرهم الیابسة الملمعة

جمع ہوگئے ہیں اور اُن کی خشک اور ملمع باتوں پر فریفتہ ہوگئے۔

فاشتعل غیظ العامة علینا وتبوّغ دمهم تهییج المفترین۔

سو عام لوگوں کا غصّہ ہم پر بھڑکا اور اُن کا خون بباعث افترا پردازوں کی انگیخت کے جوش میں آیا۔

وحسبوهم عالمین متدینین صادقین۔ فلمّا زلزلت ارض الهند

اور اُن کو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحبِ علم اور دیانتدار اور سچے ہیں۔ پس جب ہند کی زمین میں ایسا زلزلہ آیا کہ

کلّها واحسست عن العلماء البخل والحسد وضعتُ فی نفسی ان

ساری زمین ہل گئی اور علماء میں میں نے بخل اور حسد پایا تو میں نے اپنے دل میں ٹھان لیا کہ ان لوگوں

اعرض عنهم فارًّا الیٰ مکة وان اتوجه الیٰ صلحاء العرب ونجباء

سے اعراض کروں اور مکّہ کی طرف بھاگوں اور صلحاء عرب اور مکّہ کے برگزیدوں کیطرف توجہ کروں

اُمّ القریٰ الذین خلقوا من طین الحریة وتفوّقوا درّ الاهلیة

کیونکہ وہ آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلیت کے دودھ سے پرورش پائے ہیں۔

فالقی الله فی قلبی عند مسّ هذه الحاجة ان اؤلف کتبا فی لسان

سو خدا تعالیٰ نے اِس حاجت کے پیدا ہونے کے وقت میرے دِل میں یہ القا کیا کہ میں کھلی کھلی عربی

عربی مبین۔ فالفت بفضل الله ورحمته وتوفیقه کتابا اسمه

میں چند کتابیں تالیف کروں۔ سو میں نے خدا کے فضل اور اُسکی رحمت اور اُسکی توفیق سے ایک کتاب تالیف کی

التبلیغ ثم کتابًا اٰخر اسمه التحفة ثم کتابًا اٰخر اسمه کرامات الصادقین

جس کا نام تبلیغ ہے پھر دُوسری کتاب تالیف کی جس کا نام تحفہ ہے پھر تیسری کتاب تالیف کی جس کا نام کرامات الصادقین ہے

ثم الفت بعدها حمامة البشریٰ فیه بشریٰ للذین یطلبون الحق و

پھر چوتھی کتاب تالیف کی جس کا نام حمامۃ البشریٰ ہے اور حمامۃ البشریٰ میں اُن لوگوں کے لئے بشارتیں ہیں جو حق کے طالب ہیں

تفصیل کل ما قلنا من قبلُ والتی تنهال من تلك الرسائل متفرقا

اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جس کو ہم پہلی کتابوں میں بیان کر چکے ہیں اور جو کچھ پہلی کتابوں سے متفرق طور پر

یعطی هذا الکتاب مجتمعًا للجائعین۔ و نسبته الیها کنسبة شجرة

فوائد علمیہ کی بارش ہوتی ہے یہ کتاب حمامۃ البشریٰ بھوکوں کیلئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دیتی ہے اور اس کی نسبت دوسری کتابوں

الی بذرها و جاء بحمد الله حسنا مبسوطا مُتبارکًا و امّا ثمن

کی طرف ایسی ہے جیسی درخت کی اپنے بیج کی طرف اور خدا کی حمد اور شکر ہے کہ یہ کتاب مبسوط اور مبارک ہے اور قیمت کے

هذه الکتب فهی هدیة لبلاد الحجاز و الشام و العراق و المصریین

بارہ میں یہ حال ہے کہ یہ کتابیں ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور مصریوں

والافریقیین کلهم و لکل من کان عالما منصفا مع صفر الید و اما غیرهم

اور افریقیوں کیلئے تو مفت بطور ہدیہ ہیں اور ایسا ہی اسکے لئے بھی جو عالم اور منصف مزاج اور تہیدست ہو اور دوسروں

فعلیهم ان ارادوا اشتراءها ان یرسلوا روبیة فی ثمن الحمامة

کو قیمت سے ملیں گی سو اگر وہ خریدنا چاہیں تو لازم ہے کہ حمامۃ البشریٰ کی ایک روپیہ قیمت بھیجیں۔

و کذلك فی ثمن الکرامات و نصفها فی ثمن التبلیغ و اثنین للتحفة

اور ایسا ہی ایک روپیہ کرامات الصادقین کیلئے اور آٹھ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی

ان کانوا مشترین۔ و انا نقصنا آنة من ثمن التحفة رعایتًا للشائقین۔

اگر خریداری کا ارادہ ہو۔ اور ہم نے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے بپاس خاطر شائقاں کم کر دیا ہے۔

و ما الفت هذه الکتب الا لاکباد ارض العرب و کان اعظم

اور مَیں نے اِن کتابوں کو صرف زمین عرب کے جگر گوشوں کیلئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تھی

مرادی ان تشیع کتبی فی تلك الاماکن المقدسة و البلاد المبارکة

کہ ان مقدس جگہوں اور مبارک شہروں میں میری کتابیں شائع ہو جائیں

فرئیت ان شیوع الکتب فی تلک البلاد فرع لوجود رجل صالح یشیعہا
پس مَیں نے دیکھا کہ کتابوں کا ان ملکوں میں شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہو جو شائع کرنیوالا ہو

وایقنت ان شہرۃ کتبی وانتشارھا فی صلحاء العرب امر مستحیل
اور مَیں نے یقین کیا کہ میری کتابوں کا صلحاء عرب میں شائع ہونا ایک امر محال ہے بجز اس صورت کے کہ

من غیر ان یجعل اللہ من لدنہ ناصرا منہم ومن اخوانہم فکنت
خدا تعالیٰ اپنی طرف سے میرے لئے اُن میں سے اور اُن کے بھائیوں میں سے کوئی مدد دینے والا مقرر

ارفع اکف الضراعۃ والابتہال لتحصیل ھذہ المنیۃ وتحقیق ھذہ
کرے سو مَیں تضرع کے ہاتھ اُٹھاتا اور دُعائیں عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میرے لئے حاصل اور

البُغیۃ حتی اُجیبت دعوتی واعطیت لی بغیتی وقاد الیّ فضل اللہ
متحقق ہو یہانتک کہ میری دعا قبول کی گئی اور میری مراد مجھے دی گئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی

رجلًا ذا علم وفہم ومناسبۃ ومن علماء العرب ومن الصّٰلحین۔
کو کھینچ لایا جو صاحبِ علم اور فہم اور مناسبت تھا اور نیک بختوں میں سے تھا۔

ووجدتہ طیب الاعراق کریم الاخلاق مطہرۃ الفطرۃ لوذعیا
اور مَیں نے اُس کو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیزگار پایا

المعیا ومن المتقین۔ فابتہجت بلقائہ الذی کان مرادی ومدعائی
سو مَیں اسکی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دُعا کا پہلا پھل

وحسبتہ باکورۃ دعائی وتفاءلت بہ بخیر یاتی وفضل یحمی وازدھانی
میں نے اس کو خیال کیا اور آنے والی خیر اور بچانے والے فضل کے لئے میں نے اسکو ایک نیک

الفرح وصرت یومئذٍ من المستبشرین فہنّیت نفسی ھنالک و
فال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھ کو ہلا دیا اور اس دن میں اُن لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوتے ہیں سو مَیں نے اپنے نفس کو اُس وقت

شکرت اللہ وقلتُ الحمد لک یارب العالمین۔
مبارکباد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اے تمام جہانوں کے خدا تیرا شکر ہے۔

ص۱۶

وتفصيل ذلك ان شابًا صالحًا وسيمًا جاءني من بلاد الشام اعني

اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوشرو میرے پاس آیا یعنے

مِنْ طرابلس وقاده الحكيم العليم اِلَيّ ولبث عندي الى سبعة اشهر

طرابلس سے اور حکیم وعلیم اُس کو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے

اعني الى هذا الوقت فتوسمت فيه الخير والرشد وجدت في ميسمه

یعنے اسوقت تک میرے پاس رہا اور مَیں نے فراست سے اُسکے وجود کو باخیر دیکھا اور اسمیں رشد پایا اور

انوار الصلاح ورأيتُ فيه سمة الصّٰلحين۔ ثم امعنتُ في حاله

اُسکے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحاء کے نشان پائے۔ پھر مَیں نے اسکے حال اور قال

وقاله وتفحصت من ظاهره وباطن احواله بنور اعطي لي والهام

میں غور کی اور اُس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اُس نور اور الہام کے ساتھ دیکھا

قُذفَ في قلبي فآنستُ حسن تقاته ورزانة حصاته ووجدته رجلًا

جو مجھ کو عطا کیا گیا ہو سو مَیں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقل اسکو حاصل ہو اور آدمی

صالحًا تقيا ركلا على جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين۔ ثم

نیکبخت ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور اُن کو الگ کر دیا ہو اور ریاضت کش انسان ہے۔ پھر

اعطاه الله حظًّا مِن معرفتي فدخل في المبائعين۔ وقد انفتح عليه

خدا نے اُسکو کچھ حصہ میری شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنیوالوں میں داخل ہوگیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری

باب عجيب من معارفنا والّف كتابا وسماه ايقاظ الناس وهو

معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اُسپر کھولدیا۔ اور اُسنے ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ایقاظ الناس

دليل واضح على سعة علمه وحجة منيرة على اصابة رايه ويكفي

رکھا اور وہ کتاب اسکے وسعت معلومات پر دلیل واضح ہو اور اسکی رائے صائب پر ایک روشن حجت ہے اور وہ کتاب

لكل مُمار في مضمار ولما افضى في تاليف ذلك الكتاب جمع عنده

ہرایک مباحث کیلئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہو اور جب اُسنے اِس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی

كثيرا من كتب الحديث والتفسير وفكر فكرا عميقا فى كل امر

کتابیں حدیث اور تفسیر کی جمع کیں اور ہر ایک اَمر میں پوری پوری غور کی سو یہ کتاب اُسکے فکروں کا ایک

فهو در افكاره ونور انظاره وليس علامة المعارف من دون المعارف

دُودھ اور اُسکی نظروں کا ایک نور ہے اور عارف کی علامت اسکی معرفت کی باتیں ہی ہوتی ہیں اور جب مَیں نے

وانى اذا اقرءت كتابه وتصفحت ابوابه ورفعت جلبابه فاستملحت

اُسکی کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کر کے اسکے باب دیکھے اور اسکی چادر اٹھائی تو میں نے اس کے بیان کو

بيانه ومدحت شانه وما وجدت فيه شيئا شانه وادعوان يشيع الله

ملیح پایا اور اُسکی شان کی میں نے تعریف کی اور میں نے اُس میں کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اسکو بٹہ لگاوے اور میں دعا کرتا ہوں

كتابه مع كتبى ويضع فيه قبولية ويدخل فيه روحا منه ويجعل

کہ خدا اُسکی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اسمیں قبولیت رکھ دیوے اور اسمیں اپنی طرف سے ایک رُوح داخل کرے اور

افئدة من الناس تهوى اليه وجزاه فى الدارين وبارك فى مقاصده

بعض دل پیدا کرے جو اسکی طرف جھک جاویں اور اُسکے مؤلف کو دونوں جہانوں میں بدلہ دے اور اُسکے مقاصد میں برکت ڈالے

ويدخله فى المقبولين ولما فرغ من تاليف كتابه حمله اخلاصه

اور اُسکو مقبولوں میں داخل کرے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اُسکے اخلاص نے اُسکو اس بات پر آمادہ کیا

على ان يكون مبلغ معارفنا الى علماء وطنه ويخبرفيهم عن اخبارنا

کہ ہماری معرفت کی باتوں کو اپنے وطن کے علماء تک پہنچاوے اور ہماری خبریں ان میں پھیلاوے۔

ويكون مناديا ويطلق نداء افي كل ناحية ويشيع الكتب ليتضح

اور منادی بن کر ہر ایک طرف آوازیں پہنچاوے اور کتابوں کو شائع کرے تا اُن لوگوں پر

الامر على اهل تلك البلاد وهذا هو المراد الذى كنا ندعوله فى الليل

حقیقت کھل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دُعائیں کرتے تھے

والنهار وارى انه رجل صادق القول والوعد يتقى الفضول فى الكلام

اور مَیں دیکھتا ہوں کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ میں مرد صادق ہے بیہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے۔

ولا یرتع اللسان فی کلّ مرتع باطلاق الزمام ولقد ادخل اللّٰہ حبنا فی
اور زبان کو ہر ایک چراگاہ میں مطلق العنان نہیں چھوڑتا اور خدا تعالیٰ نے ہماری محبت اُسکے دل میں ڈالدی
قلبہ فیحبنا ونحبہ وکلما وعد ھذا الرجل وتکلّم فاتیقن انہ ھو
سو ہم سے وہ محبت رکھتا ہے اور ہم اُس سے جو کچھ اُس نے کہا اور وعدہ کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اُسکا
اھلہ وسینجز کما وعد وارجوان یجعلہ اللّٰہ سببًا لریع بذرنا وسوغ
اہل ہے اور جیساکہ کہا ویسا ہی کریگا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا اُسکو ہمارے بیج کی نشوو نما اور ترو تازگی کا باعث
حلبنا وھو احسن المسبّبین۔ ورأیتُ انہ رجل مرتاض صابر لایشکو
کرے اور ہمارا دُودھ اُسکے ذریعہ سے خوشگوار ہو جاوے۔ اور خدا سب سببوں سے نیکتر ہے اور میں نے دیکھا کہ یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے
ولا یفزع ورأیت مرارا انہ یقنع علی ادنی الماکولات والملبوسات
شکوہ اور جزع فزع اسکی سیرت نہیں اور میں نے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنیٰ چیزوں کے کھانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنیٰ
ولو لم یکن لحاف فلا یطلبہ بل یدفع البرد من التضحی واصطلاء
ملبوسات پر اگر لحاف نہ ہو تو اُسکو مانگتا نہیں بلکہ دھوپ میں بیٹھنے اور آگ سیکنے سے گذارہ کر لیتا ہے اور تکلیف اُٹھاکر
الجمر ولا یسئل تعففا ووجدت فیہ آثار الخشوع والحلم والانابۃ و
اپنے تئیں سوال سے باز رکھتا ہے میں نے اسمیں فروتنی اور حلم اور انابت اور نرمیٔ دل کو پایا
رقۃ القلب واللّٰہ اعلم وھو حسیبہ وما قلت الا ما رأیت فلا تعجبوا
اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اسکا حسیب ہے میں نے جو دیکھا سو کہا پس خدا کی
من رحمۃ اللّٰہ ان تکفکف ما دھمنا من حرج بسعی ھذا الرجل واللّٰہ
رحمت سے کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی سے اُن حرجوں کو اُٹھاوے جو ہمیں پہنچ گئے اور خدا جو
یفعل ما یشاء لا مانع لما اراد ولا راد لما جاد وھو حافظ دینہ و
چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اُسکو روک نہیں سکتا اور جو کچھ وہ دیوے کوئی اُسکو رد نہیں کر سکتا وہ اپنے
ناصر کلّ من ینصر الدین۔
دین کا حافظ ہے اور تمام اُن لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اُسکے دین کی مدد کریں۔

واعلموا ایّھا الاخوان ان امر اشاعة الکتب فی دیار العرب و

اور بھائیو یہ بھی تمہیں معلوم رہے کہ دیار عرب میں کتابوں کے شائع کرنے کا معاملہ اور ہماری

تبلیغ معارف کتبنا الیھم لیس بشئ ھیّن بل امر ذو بال لا یتمہ الا

کتابوں کے عمدہ مطالب عرب کے لوگوں تک پہنچانا کچھ تھوڑی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور

من ھو اھلہ فان ھذہ المسائل الغامضة التی کُفّرنا وکذِبنا لھا

اسکو وہی پُورا کرسکتا ہی جو اسکا اہل ہو۔ کیونکہ یہ باریک مسائل جن کیلئے ہم کافر ٹھہرائے گئے اور جھٹلائے گئے

لا شک انھا تصعب علی علماء العرب کما صعبت علی علماء

کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر بھی ایسے ہی سخت گذریں گے جیسا کہ اِس ملک کے مولویوں پر سخت گذرے ہیں۔

ھذہ الدیار لا سیما علی اھل البوادی الذین لا یعلمون دقائق

بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہونگے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں اور وہ

الحقیقة ولا یتدبّرون حق التدبّر انظارھم سطحیة وقلوبھم مستعجلة

جیسا کہ حق سوچنے کا ہے سوچتے نہیں اور اُن کی نظریں سطحی اور دِل جلد باز ہیں مگر اُن میں

الا قلیل منھم الذین اَنَار اللّٰہ فطرتھم وھم من النادرین۔

قلیل المقدار ایسے بھی ہیں جن کی فطرتیں روشن ہیں اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں۔

فلاجل تلک المشکلات التی سمعتم اقتضت المصلحة الدینیة

سو ان مشکلات کی وجہ سے جو تم سُن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام

ان نتخیّر لھذا الامر عالما مذکورا الذی اسمہ محمد سعید النشار الحمیدی

کے لئے ہم اس عالم مذکور کو منتخب کریں جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی

الشامی* ولا شک ان وجودہ لھذا المھم من المغتنمات ومجیئہ عندنا

الشامی ہی اور کچھ شک نہیں کہ اُس کا وجود اس مہم کے لئے از بس غنیمت ہے اور اُس کا اِس جگہ آنا

ص ۱۹

* الحاشیة۔ مسکنہ طرابلس شام ملک سیریا ویُقال لھا باللغة الانکلیزیة تریپولی و ھی مدینة عظیمة علی ساحل بحر الروم بینھا و بین بیروت ثلثون اکواسًا۔ منہ ۱۲

من فضل قاضی الحاجاتِ وھو خیر قلبا و نعم الرجل مع ان الضرورۃ
خدا تعالیٰ کے فضل میں سے ہے اور وہ نیک دِل اور بہت اچھا آدمی ہو اور اس طرف ضرورت
قد اشتدت فلعل اللہ یصلح امرنا علیٰ یدیہ وھو بھذا التقریب
بھی سخت ہے پس شائد خدا اُسکے ہاتھ پر ہمارے کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے اپنے
یصل وطنہ وینجو من تکالیف السفر العنیف ویتخلّص من مفارقۃ
وطن میں پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاوے اور وطن اور دوستوں کی جُدائی سے بھی
المالف والالیف وتوجرون عَلَیہ من اللہ الرحیم اللطیف وما
رہائی ہو اور تم کو خدا تعالیٰ سے اجر ملے اور مَیں نے صرف اللہ کے لئے یہ باتیں کی ہیں
قلت الا للہ وما انا الا ناصح امین۔ والذین یظنون ان اھل العرب
اور میں امانت سے نصیحت کرنے والا ہوں۔ اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ
لا یقبلون ولا یسمعون فلیس عندنا جواب ھذا الحمق من غیر ان
قبول نہیں کرینگے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا بجز اس کے اور کوئی جواب
نحولق علی قولھم ونسترجع علی فھمھم الا یعلمون ان العربیین سابقون
نہیں کہ ہم اُن کے اِس خیال پر لاحول پڑھیں اور اُنکی سمجھ پر اناللہ کہیں کیا نہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق
فی قبول الحق من الزمان القدیم بل ھم کالاصل فی ذٰلك وغیرھم
کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیشدست رہے ہیں بلکہ وہ اس بات میں جڑ کی طرح ہیں اور
اغصانھم ثم نقول ان ھذا فعل اللہ رحمۃً منہ والعرب احق واولی
دُوسرے اُنکی شاخیں ہیں پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارا کاروبار خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الٰہی
واقرب برحمتہ وانی اَجِدُ ریح فضل اللہ فلا تتکلّموا بکلمات الیاس
رحمت کے قبول کرنے کیلئے سب سے زیادہ حقدار اور قریب اور نزدیک ہیں اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آرہی ہے
ولا تکونوا من القانطین۔ ولا تظنوا ظن السوء وان بعض الظنّ
سو تم نا امیدی کی باتیں مت کرو اور نا امیدوں میں سے مت ہو جاؤ اور بدگمانیوں میں مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہیں

ثم فاتقوا الظنون الفاسدة التی تتزعزع منها ارض ایمان الظانین وتتزعزع
سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہلجاتی ہے اور نیت

النیة الصالحة وتکثر وساوس الشیاطین۔ وقوموا متوکلین علی اللّٰہ و
صالحہ میں جنبش آجاتی ہو اور شیطانی وساوس بڑھتے ہیں۔ اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ اور

قدموا من خیر ما استطعتم واعدوا لاخیکم من زاد یکفیه لسفره البحری
کوئی نیکی کرلو جو کرسکتے ہو اور اپنے بھائی کے لئے کچھ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اُسکے سفر بحری

ص ۲۰

والبرّی وکان اللّٰہ معکم ووفّقکم وهو خیر الموفّقین۔
اور برّی کیلئے کافی ہو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے۔

فنرجو من اخلاص اهل الثروة والمقدرة ان یتوجهوا الی اهتمام
پس ہم اہل مقدور دوستوں کے اخلاص سے اُمید رکھتے ہیں کہ اِس کام کے اہتمام کی طرف

هذا الامر بکل القلب وکل الهمة ولا حاجة الی ان نکثر القول ونبالغ
سارے دِل اور ساری ہمت سے مصروف ہوں اور ہمیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں مبالغہ کریں

فی الکلام ونستنهض همم الاحبّاء والمخلصین ببیانات مملوة من
اور پُر تکلف بیانوں سے اپنے دوستوں اور مخلصوں کو تحریک دیں کیونکہ ہم

التکلفات فانا نعلم ان الاشارة کافیة لاحبّائنا المتصدقین۔
جانتے ہیں کہ اُن کے لئے اشارت کافی ہوگی للہ کام کرنا اُن کی عادت ہے۔

فلیعط کل احد منهم بقدر قدرته التی اعطاه اللّٰہ ولا یستحیی
پس چاہیئے کہ ہر ایک اُن میں سے بقدر خداداد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے

ولا یحتشم من ان ینفح بالقلیل ولیعلم ان الغرض ان یعطی ولو کانت
کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہو اور اِس بات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہ ہو کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اس کا چوتھا

فلسة او ربعه او اقل من الفتیل ومن کان ذا عیشة خضراء فلیعط
حصّہ یا کھجور کے اندر کے چھلکے سے بھی تھوڑا ہو اور جو شخص خوش اوقات کھاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو

بقدر حیثیته ان شاء۔ وما ھذا الا عمل طلاب وجه اللہ ومن یعمل
اپنی حیثیت کے مناسب دیوے۔ اور یہ کام محض للہ اور اُس کی خوشنودی کیلئے ہو اور جو شخص ایک ذرہ کے
مثقال ذرۃ خیرا یرہ و یبارك اللہ فی ماله و اھله وعیاله وما تنفقون
موافق بھی بھلائی کریگا وہ اسکا اجر پائیگا اور خدا اُسکے مال اور اہل اور عیال میں برکت دیگا اور
فی سبیل اللہ فھو عائد الیکم فی الدنیا والآخرۃ ولا ترون خسرا فان
جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کروگے وہ تمہاری طرف دُنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئیگا اور نقصان نہیں اٹھاؤ گے
اعطیتم بذرا فلکم زراعة وان اعطیتم قطرۃ فلکم بحر فضلاً من عند اللہ
پس اگر تم ایک بیج دوگے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی اگر قطرہ دوگے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا
واللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ ام حسبتم ان تغفروا ویرضی عنکم ربکم
نیکو کاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یونہی بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے
ولما یجدکم ساعین لمرضاته والطائعین کالمخلصین۔ ایھا الرجال
اور ہنوز اُس نے تم کو اپنی رضامندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اسکی نظر میں ٹھہرے ہو
اتقوا اللہ وکونوا من الذین یوثرونه علیٰ انفسھم واعلموا ان اللہ مع
اے لوگو خدا سے ڈرو اور اُن لوگوں کیطرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسوں پر مقدم کرلیتے ہیں اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگاروں
المتقین۔ انما اموالکم واولادکم فتنة وینظر اللہ اتحبونه او تحبون
کے ساتھ ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی جگہ ہیں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اُس سے پیار کرتے ہو یا دُوسری
اشیاء اُخریٰ وستبعدون عن ھذہ اللذات ولا تبقی ھذہ المجالس و
چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دُور کر دیئے جاؤگے اور یہ مجلسیں باقی نہیں رہینگی اور نہ اُنکے
نظارتھا ثم ترجعون الی اللہ وتسئلون عما عملتم وعما جاھدتم فی
دیکھنے والے پھر تم خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر کئے جاؤگے اور تم سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تم نے
سبله فقوموا ایھا الناس قوموا الوقت یذھب قوموا سریعًا ولا
اسکی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اُٹھو اے لوگو اُٹھو وقت جاتا ہے جلد اُٹھو اور آرام پسندوں کے

۲۱

تقعد وامع المترفين۔ ولسنا بالموجب حقًّا لمن لا يوجب الحق على
ساتھ مت بیٹھو۔ اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر حق واجب

نفسه ولا يكلّف الله نفسًا الا وُسعها وما انا من المتكلفين۔ وما اتوجه
نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اُسی قدر تکلیف دیتا ہے جو اُسکی وسعت میں ہو اور مَیں تکلف کرنے والوں سے نہیں ہوں۔ اور

الا الى الذي يصدقني الودّ واترك الذي منعه البخل فصد ولحق
مَیں صرف ایسے شخص کیطرف توجہ کرتا ہوں جو مجھ سے دوستی خالص رکھتا ہو۔ اور میں اُسکو ترک کرتا ہوں جسکو بخل نے کارِ خیر

بالذين بخلوا فردّ وعُدّ من المخذولين۔
سے منع کر دیا اور بخیلوں سے مل گیا اور ردّ کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا۔

وليعجل المُرسلون للارسال فان الوقت ضيق والضيف العزيز
اور چاہیئے کہ بھیجنے والے بھیجنے کیلئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے

مستعد للسفر وقد وجب علينا إعلام المتغفلين باسرع اوقات فلا
اور ہم پر واجب ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں انکو بہت جلد متنبہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے

ينبغي ان تقعدوا اكسالى بعد ما بيّنت لكم ضرورة هذا الامر فقدموا
بیٹھے رہو بعد اسکے جو مَیں نے اس امر کی ضرورت بیان کر دی پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور

للمعاضدة ولا تاخروا وانفضوا ايديكم توجروا وكونوا في سبيل الله
مت پیچھے ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑو تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک دوسرے سے

سابقين۔ وليرسل ههنا في قاديان من كان مُرسلًا من درهم او دينار
سبقت کرو۔ اور چاہیئے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجنا ہو اور اپنے خط میں

وليبين في مكتوبه انه أُرسل له بل الاولىٰ ان يرسل اليه باسمه بلا
بیان کر دے کہ یہ روپیہ اُس کے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اُسی کے نام سے بغیر میرے واسطہ کے بھیجے تاکہ

واسطتي ليجمع عنده كلما يجيئ وليطمئن به قلبه وان انفس القربات
جو کچھ آوے وہ سب اُسی کے پاس جمع ہوتا رہے اور تاکہ اُسکے دل کو اطمینان ہو۔ اور سب الٰہی عملوں سے جو خدا تعالیٰ کی

اعلاء کلمة الاسلام وھذا وقته فلا تضیعوا وقتکم وقوموا کالخادمین۔
قربت کے لئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے پس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو اور خادموں کی طرح اٹھ کر

اَیُّھَا المُسْلِمون فِرّوا الی اللّٰہ واتقوا الفتن التی ھاجت وماجت
اے مسلمانوں خدا کی طرف بھاگو اور ان فتنوں سے جو تمہارے آگے پیچھے اور تم میں موجیں مار رہے

۲۲ حولکم وفیکم واعملوا عملاً یرضاہ لیکون لکم زُلفیٰ لدیه ولتاخذکم
ہیں اور اُٹھ رہے ہیں اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیئے

رقة علی دینکم فانه ضعف وبدء الشیب بفودیه والشیب غیر طبعی
کہ تمہیں اپنے دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہو گیا اور اُسکی کنپٹیوں پر بڑھاپے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں

حدث من نوازل الحادثات والتکالیف المتتابعات ولینظر کل
اور یہ بڑھاپا غیر طبعی ہے جو حادث نزلہ کے سبب سے اور تکالیف متواترہ کے باعث سے ظاہر ہو گیا ہے اور چاہیئے کہ

احدٍ منکم عمله ولیفتش خطراته ولیزن بضاعته التی اعدھا
ہر ایک شخص اپنے عملوں کو دیکھے اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اِس بضاعت کو تولے جو آخرت کیلئے

للاٰخرة ولینقد دراھمه التی جمعھا لذلك السفر ھل ھی وازنة
تیار کی ہے اور اپنے اس روپیہ کو کھرا کرے جو اس سفر کے لئے تیار کیا ہے کیا وُہ پورے وزن کا

جیدة او مغشوشة ناقصة ولا یخدع نفسه ولا یغرر نفسه من
اور کھرا ہے یا کھوٹا اور کم وزن کا ہے اور چاہیئے کہ اپنے نفس کو دھوکا نہ دیوے اور اُس کو خطرہ میں

المغشوشات ولیتدارك قبل ذھاب الوقت ولا تقعد کالغافلین۔
نہ ڈالے اور چاہیئے کہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافلوں کی طرح مت بیٹھا رہے۔

اَیُّھَا النَّاسُ زکوا انفوسکم وطھروا صدورکم ولا تفرحکم جیفة
اے لوگو اپنے نفسوں کو صاف کرو اور اپنے سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دُنیا کا مردار

الدنیا وشحومھا ولا تجلبکم الیھا کلابھا ولا تموتوا الا مسلمین
اور اُسکی چربی بیہودہ خوش نہ کرے اور اُسکے کُتے تمہیں اس گوشت کیطرف نہ کھینچیں اور بجز پاک مسلمان ہونے کی حالت کے

مطہّرین۔ ولا تتّقوا لعن المخلوق فانہ سہل ہیّن واتقوا لعن
مت مرو۔ اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو کیونکہ وہ سہل اور آسان ہو اور اُس خدا کی لعنت سے ڈرو

اللاعن الذي يسود الوجوه لعنہ و یلقی فی ھرۃ السافلین۔ ھذا ا
جس کی لعنت مونہوں کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنے والوں کے گڑھوں میں ڈالتی ہے۔ ہماری یہ نصیحت ہے

ما اوصینا کم فتذکروا ما اوصینا و اشھدوا انا بلغنا واللہ خیر
سو اِس نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہم نے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں

الشاھدین۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۵
سے بہتر ہے۔ اور آخری دعوت ہماری یہی ہو کہ تمام تعریفیں خدا کو ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔

اعلان

تَرجُو اَن تتوجّھه الدَّولَة البرطَانية بمراحمها العُظمیٰ اِلیٰ

ہم اُمید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشّان رحم کی وجہ سے

ھٰذَا الاِعلَانِ وَتحملق بعَدلِھَا الی الصّل الّذي یَلدغ

اِس اعلان کیطرف توجّہ کریگی اور اِس مارسیرت کو مورد نظر عتاب فرمائیگی جو اُس کے

نُصحَائِهَا وَیتنضنض نضنضة الثعبانِ۔

خیر خواہوں کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے۔

یا قیصرة الهند صانك الله عن الآفاتِ وکان لطفه معك فی کل

اے قیصرہ ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگاہ رکھے اور ہر یک خیر کے ارادہ میں اُس کا

ارادات الخیرات وحفظك عن الدواهی والحادثات جئناك

لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بن کر تیرے پاس

مستغیثین بما اوذینا من لسان رجل وکلمه المحفظات وقد

آئے ہیں کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور اُس کے رنجدہ کلمات سے ستائے گئے ہیں اور

سمعنا انكِ تحلیتِ بمحاسن الاخلاق۔ وتخلیتِ فی عدلكِ مما یسم

ہم نے سُنا ہے کہ تو نیک خلقوں سے آراستہ ہے۔ اور اپنے عدل میں ان باتوں سے خالی ہے

بالاخلاق ومازلتِ آخذة نفسكِ بالرحم والاشفاق ولا ترضين بجور
جس پر داغ عیب ہے۔ اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنے نفس کیلئے ایک خصلت لازمی ٹھہرادی ہے اور ظلم کرنیوالوں کے ظلم

الجائرين۔
پر راضی نہیں۔

ص۲

هٰذَا خُلقكِ ونحن مع ظلّ حمايتكِ نُلدَغ من شرّ بعض المعادين و
یہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظل حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے نیش شرارت سے نیش زدہ اور

نعضّ من انياب العاضين۔ وَيَصول علينا كل ضُل بن ضُلّ ويسُبّ
ان کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک ایسا شخص ہم پر حملہ کرتا ہے جسکے باپ دادے کوئی نہیں پہچانتا

نبيّنا الكريم كل جهول مهين۔ ويسعى اَنْ نُعدّ من الباغين۔
اور ہر ایک جاہل ذلیل ہمارے نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گنے جائیں۔

و امّا تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصرة تزائد اقبالكِ وبارك الله
اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری

فى دُنياكِ واصلح مآلكِ ان رَجلا من الذين ارتدوا من دين الاسلام
دُنیا میں برکت دے اور تیرا انجام بھی بخیر کرے تجھے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے

ودخلوا فِى الملّة النصرانية اعنى النصرانى الذى يسمّى نفسه القسيس
نکل کر عیسائی ہو گئے ہیں یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے

عماد الدّين اَلّف كتابا فى هٰذه الايام لخدع العوام وسمّاه توزين الاقوال
موسوم کرتا ہے ایک کتاب ان دنوں میں عوام کو دھوکہ دینے کیلئے تالیف کی ہے اور اسکا نام توزین الاقوال

وذكر فيه بعض حالاتى بافتراءٍ بحتٍ لا اصل له وقال ان هذا الرجل
رکھا ہے اور اسمیں ایک خالص افترا کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہ شخص ایک

رجل مفسد ومن اهل العداوة وانى وجدت فى طريقة مشيه
مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طریق چال چلن میں

آثار البغاوة وليس من نصحاء الدولة وانيقّن انه سيفعل كذا وكذا
بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں - اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کریگا

وانه من المخالفين۔
اور وہ مخالفوں میں سے ہے۔

فالملخّص انه حث الحكومة فى ذٰلك على ايذائى ومع ذٰلك فرّغ
پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کیلئے برانگیختہ کیا ہے اور ساتھ اسکے مجھے گالیاں دینی اور تحقیر کرنے

اناءه فى سبّى وازدرائى وافرغ قذر لسانه على بعض احبائى واكثر
میں اسقدر مبالغہ کیا ہو کہ جو کچھ اسکے برتن میں تھا سب باہر نکالدیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی میرے بعض دوستوں پر ڈالی

القول فى ديانتنا المقدسة وشتم خير الرسل صلى الله عليه وسلم ۲۵
اور ہمارے دین مقدس کے بارے میں بہت کچھ بیہودہ باتیں کیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیں

وبالغ فى التوهين - وتكلم بكلماتٍ ترتجف منها القلوب وتهيج فى الافئدة
اور توہین میں مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتیں کہیں جن سے دل کانپ اُٹھتے ہیں اور ان میں بیقراریاں

الكروب وسوف نكتب قليلاً منها ونجوبُ استار الجاهلين۔
جوش مارتی ہیں اور ہم کسی وقت اُن میں سے کچھ تھوڑا سا لکھیں گے اور جاہلوں کے پردے پھاڑینگے۔

والاٰن ننبّهُ الدولة العالية مما افترى علينا وزعم كانّا من اعداء
اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتوں کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہیں جو ہم پر اُسنے افترا کیں اور گمان کیا کہ

الدولة البرطانية فليعلم الدولة ان هذه المقالات كلها من قبيل
گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہیں سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتیں از قبیل آرائش دروغ اور

صوغ الزور ونسج الشرور وليس فيها رائحة الصدق مثقال ذرّة وما
شرارت باقی ہیں اور ایک ذرہ بھی سچائی کی بُو اُن میں نہیں اور ان باتوں پر اُس کو صرف اُس کے

حمله على ذٰلك الا بعض المصالح الّتى رأٰها فى نفس تلك المكائد وليسّرها
بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اُس نے ان فریبوں کے اندر دیکھے ہیں اور ایک یہ بھی اُسکی غرض

اکابر القسیسین۔ والحمد للہ ان کلماتہ المفتریات شیٔ لا تخفی

ہے کہ تا اپنے بڑے پادریوں کو خوش کرے۔ اور شکر خدا کا کہ اسکے خودساختہ کلمات ایک ایسی چیز ہے جس کی حقیقت

علی الدولۃ حقیقتہ فنحن فی مامن من شرھا و نری خدماتنا

اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں اور ہم اُسکی شرارت سے امن میں ہیں اور ہم اپنی روشن خدمات کو

اللامعۃ للرد علیہا کالشھب للشیاطین۔ ولا یخفی علی الحکام

اُس کی باتوں کے ردّ کرنے کے لئے ایسی دیکھتے ہیں جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنے کے لئے

طریقتی و شانی ولا امشی موار یا عنہم عیانی بل الحکومۃ البرطانیۃ

اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہیں اور مَیں اُن سے چُھپ چُھپ کر چلتا نہیں بلکہ گورنمنٹ برطانیہ

تعرفنی و تعرف آبائی و تنظر مھیعی و مدعائی و تعرف اصلی و

مجھے اور میرے باپ دادوں کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میرے مدعا کو دیکھ رہی ہے اور میرے اصل اور

منبعی ولا تجھل بیتی و مربعی و تعلم انا لسنا من المفسدین

سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں اور جانتی ہے کہ ہم مفسدوں اور دشمنوں اور

المعادین ولا الباغین الطاغین۔ وما خرجت الآن من مغارۃ

باغیوں اور طاغیوں میں سے نہیں۔ اور میں ابھی کسی غار میں سے نہیں نکلا

۳۶ ص

لتکون الدولۃ من امری فی غرارۃ بل الدولۃ علی امثالنا من

تاکہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔ بلکہ یہ گورنمنٹ ہمارے جیسے خیرخواہوں پر

المباھین۔ ومن توسم اقوالنا و استشف افعالنا فلا تخفی علیہ

ناز کرتی ہے۔ اور جو شخص ہماری باتوں کو بنظر غور سے دیکھے گا اور ہمارے افعال پر ایک عمیق نگاہ دوڑائیگا

اعمالنا و انا من الصادقین۔ والدولۃ تغوص الی اعماقنا ولیس

سو اسپر ہماری کارگذاریاں چھپی نہیں رہینگی اور ہم سچے ہیں۔ اور یہ گورنمنٹ ہمارے گہراؤ تک غوطہ مار رہی ہے اور

علیہا الخفاء۔ ولھا افکار عادیات لا تُواھقھا وجناء اذا ما ترکض

اسپر ہمارے امر پوشیدہ نہیں۔ اور اِس گورنمنٹ کی فکریں تیز دَوڑنیوالی ہیں کہ کوئی تیز اور مضبوط اُونٹنی انکا مقابلہ

آرائها فی ارض مقاصدها فتفری ادیم الارضین۔ وکل عقل
نہیں کرسکتی جس وقت گورنمنٹ اپنے رائوں کو مقاصد کی زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ رائیں زمین کو کاٹتی ہوئی چلی
عندها الا عقل الدین۔ ونرجوان یفتح اللّٰہ علیها هذا الباب
جاتی ہیں اور ہر ایک عقل بجز دینی عقل کے اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ
ایضًا کما فتح ابوابًا اُخرٰی واللّٰہ ارحم الراحمین ۵
یہ دروازہ بھی اُس پر کُھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے۔
ولا یخفی علی هذه الدولة المبارکة انّا من خُدّامها و نُصحائها و
اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اُس کی خدمت کرنے والے اور اُسکے ناصح اور
دواعی خیرها من قدیم وجئناها فی کل وقتٍ بقلب صمیم وکان
خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دِلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں اور
لابی عِندها زُلفٰی وخطاب التحسین ولنا لدی هذه الدولة ایدی الخدمة
میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں
ولا نظن ان تنسها فی حین۔ وکان وَالدیَ المیرزا غلام مرتضٰی ابن
اور مَیں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دیگی۔ اور میرا والد میرزا غلام مرتضٰی ابن
میرزا عطا محمد القادیانی من نُصحاء الدولة وذوی الخلة وعندها
میرزا عطا محمدؐ رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اُس کے
من ارباب القربة وکان یُصدّر علی تکرمة العزة وکانت الدولة تعرفه
نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اُس کو خوب
غایة المعرفة وما کُنّا قط من ذوی الظنة بل ثبت اخلاصنا فی
پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام
اعین الناس کلّهم وانکشف علی الحاکمین۔ ولتسطلع الدولة حکّامها
لوگوں کی نظروں میں ثابت ہوگیا اور حکام پر کُھل گیا۔ اور سرکار انگریزی اپنے ان حکّام سے

صفحہ ۲۷

الذین جاء ونا ولبثوا بیننا کیف عشنا امام اعینهم وکیف سبقنا
دریافت کر لیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے انکی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی

فی کل خدمة مَعَ السّابقین۔
اور کس طرح ہم ہر یک خدمت میں سبقت کرنیوالوں کے گروہ میں رہے۔

ولا حاجة الیٰ تفصیل هذه الحقائق فان الدولة البریطانیة
اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب

مطلعة علی مراتب خلوصنا وشئون خدماتنا والاعانات التی
خلوص اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور اُن اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے

کانت تریٰ منا وقتا بعد وقت وفی ایام فساد المفسدین۔ وتعلم
ظہور میں آئیں خاصکر دہلی کے مفسدہ کے وقت میں - اور اس گورنمنٹ

الدولة ان ابی کیف امدّها فی حین محاربات مشتدة الهبوب و
کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکہ اُس کو ایسے وقت میں مدد دی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت

فتن مشتّطة اللهوب وانه آتا الدولة خمسین خیلا مع الفوارس
آندھی چل رہی تھی اور فتنے بھڑک رہے تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ

مددًا منه فی ایام المفسدة وسبق السابقین فی امدادات المال عند
کے دنوں میں پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کے طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد

حلول الاهوال مع ایام العسر والاقلال وذهاب عهد الامارات
میں سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ وہ زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہو کر گردش کے

الآبائیة وانقلاب الاحوال فلینظر من کان له نظر صحیح او قلب امین۔
دن آ گئے تھے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور دل امین رکھتا ہے اُس کو چاہیئے کہ سوچے ؟

ولم یزل کان ابی مشغوف الخدمات حتی شاخ وجاء وقت الوفات
اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت

ووجب الارتحال ولو قصدنا ذكر خدماته لضاق بنا المجال وعجزنا

کا وقت آگیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سمانہ سکیں اور ہم لکھنے سے

عن التدوين۔ فالملخص ان ابی لم یزل کان شائم برق الدولة وقائمًا

عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا

عَلَى الخدمة عند الضرورة حتى اعزته الدولة بمكاتيب رضاءها وخصته

اور عندالضرورت خدمتیں بجالاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اُسکو معزّز

فى كل وقتٍ بعطاءها واسمحت له بمواساتها وتفضلت عليه بمراعاتها و

کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اُسکو خاص فرمایا اور اُسکی غمخواری فرمائی اور اُسکی رعایت رکھی

۲۸ حسبته مِنْ دَوَاعي الخير ومن المخلصين۔ ثم اذا تُوُفِّيَ ابى فقام مقامه

اور اُسکو اپنے خیرخواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پاگیا تب ان خصلتوں میں

فى هذه السير اخى الميرزا غلام قادر وغمرته مواهب الدولة كما

اسکا قائم مقام میرا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اُس کے

غمرت والدى وتُوُفِّيَ اخي بعد ابى فى بضع سنين ثم بعد وفاتِهما

شامل حال ہوگئیں جیسی کہ میرے باپکے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا

قفوت اثرهما واقتديتُ سِيَرهما وذكرت عصرهما ولكني ما كنت

پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں اُنکے نقش قدم پر چلا اور اُنکی سیرتوں کی پیروی کی اور اُنکے زمانہ کو یاد کیا

ذاخصب ونعمة وسعة وثروة ولاذا املاك وارضين۔ بل تبتلت

لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا۔ بلکہ میں اُنکی وفات کے

الى اللهِ بعد ارتحالهما ولحقت بقوم منقطعين۔ وجذبني ربي اليه

بعد اللہ جلّشانہ کیطرف جھک گیا اور اُنہیں جاملا جنہوں نے دنیا کا تعلق توڑ دیا۔ اور میرے رب نے اپنی طرف

واحسن مثواى واسبغ علىّ من نعماء الدّين۔ وقادني من تدنسات

مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کی آلودگیوں اور مکروہات سے

الدنیا الیٰ حظیرۃ قدسہ و اعطانی ما اعطانی وجعلنی من الملھَمین
نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھے اُس نے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملھموں اور

المحدَّثین۔ فما کان عندی من مال الدنیا وخیلھا وافراسھا غیرانی
محدثوں میں سے کر دیا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اسکے کہ

اُعطیتُ جیاد الاقلام و رُزِقتُ جواھر الکلام و اُعطیتُ من نور
عمدہ گھوڑے قلموں کے مجھکو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھکو دیئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھے

یؤمننی العثار ویبین لی الاٰثار فھٰذہ الدولۃ الالٰھیۃ السماویۃ
لغزش سے بچاتا اور راست روی کے آثار مجھ پر ظاہر کرتا ہے پس اس الٰہی اور آسمانی دولت نے مجھے

قد اغنتنی وجبرت عَیلتی و اضاءتنی ونورت لیلتی وادخلتنی
غنی کر دیا اور میرے افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے منعموں

فی المنعَمین۔ فقصدت ان اعین الدولۃ البرطانیۃ بھذا المال وان لم
میں داخل کیا۔ سو مَیں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ

یکن لی من الدراھم والخیل والبغال وما کنت من المتمولین۔
میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور خچریں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں۔

فقمت لامدادھا بقلمی و یدی وکان اللّٰہ فی مددی وعاھدت
سو میں اسکی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اُٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور مَیں نے اسی زمانہ سے

اللّٰہ تعالیٰ مُنذ ذٰلکَ العھد اَن لا اؤلف کتاباً مبسوطاً من بعد الا واذکر
خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اسکے تالیف نہیں کرونگا جو اسمیں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر

فیہ ذکر احسانات قیصرۃ الھند و ذکر منھا التی وجب شکرھا علی المسلمین
نہ ہو اور نیز اُسکے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔

ومع ذٰلک کان فی خاطری اَن ادعوا القیصرۃ المکرمۃ الی الاسلام
اور باوجود اسکے میرے دل میں یہ بھی تھا کہ میں قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کروں

ص ۲۹

واهدیہا الی الرب الذی ھو خالق الانام فانہا احسنت الینا والیٰ
اور اس رب کی طرف اُسکو راہنمائی کردں جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ اس کا احسان ہم پر اور ہمارے
آبائنا وما کان جزاء الاحسان الا ان ندعو لہا فی الدنیا دعاء الخیر
باپ دادوں پر ہے اور احسان کا عوض بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ ہم اس کی دُنیا کی خیر اور
والاقبال وفوز المرام ونسئل اللہ لعقباھا ان ترزق توحید الاسلام
اقبال کے لئے دُعا کریں اور اُسکے عقبیٰ کے لئے خداتعالیٰ سے یہ مانگیں کہ اسلامی توحید کی راہ اُسکے
وتنتہج سبل الحق وتومن بعظمۃ الملیک العلام وتعرف الرب الذی
نصیب کرے اور حق کی راہوں پر چلے اور اُس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتیں جانتا ہے اور اُس رب کو
احد صمد ما ولد وما ولد وتحظی نعماء ابد الآبدین۔
پہچانے جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اسکو ابدی نعمتیں ملیں۔
فالفت کتباً وحررت فی کل کتاب ان الدولۃ البریطانیۃ محسنۃ
سو مَیں نے کئی کتابیں تالیف کیں اور ہریک کتاب میں مَیں نے لکھا کہ دولت برطانیہ مسلمانوں کی محسن ہے
الی مسلمی الھند وتنتجعہا ذراری المسلمین۔ فلا یجوز لاحد منہم ان
اور مسلمانوں کی اولاد کی ذریعہ معاش ہے۔ پس کسی کو ان میں سے جائز نہیں جو اس پر
یخرج علیہا ویسطو کالباغین العاصین۔ بل وجب علیہم شکر ھٰذہ
خروج کرے اور باغیوں کی طرح اُسپر حملہ آور ہو۔ بلکہ اُن پر اِس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور
الدولۃ واطاعتہا فی المعروف فانہا تحمی دمائہم واموالہم وتحفظہم
اُس کی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانوں کے خونوں اور مالوں کی حمایت کرتی ہے اور
من سطوۃ کل ظالم وقد نجتنا من انواع الکروب وارتجاف القلوب
ہریک ظالم کے حملہ سے اُن کو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمیں اُسی نے بیقراریوں اور دِل کے لرزوں
فان لم نشکر فکنا ظالمین۔ فالشکر واجب علینا دیناً ودیانۃً ومن
سے بچایا سو اگر شکر نہ کریں تو ظالم ٹھہرینگے۔ پس شکر ہم پر از روئے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص

۳۰ لایشکر الناس ما شکر اللہ و اللہ یحب المقسطین۔ و انا لن ننسی ایاماً
آدمیوں کا شکر نہیں کرتا اُس نے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا اُنہیں کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور
و ازمنة مضت علینا قبلها و اللہ ما کان لنا امن فیها الی دقیقتین
ہم اُن دنوں اور اُن زمانوں کو بھول نہیں گئے جو اِس گورنمنٹ سے پہلے ہم پر گذرے اور بخدا ہمیں اُن وقتوں میں
فضلا عن یوم او یومین و کنا نمسی و نصبح متخوفین۔
دو منٹ بھی امن نہیں تھا چہ جائیکہ ایک دن یا دو دن ہو اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تھے۔
فاشعت تلك الکتب المحتویة علی تلك المضامین فی کل دیار
سو میں نے اس مضمون کی کتابوں کو شائع کیا ہے اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں انکو شہرت دی ہے اور ان
و فی الناس اجمعین۔ و ارسلتها الی دیار بعیدة من العرب والعجم
کتابوں کو یعنی دُور دُور کی ولایتوں میں بھیجا ہے جن میں سے عرب اور عجم اور
وغیرها لعل الطبائع الزائغة تکون مستقیمة بمواعظها ولعلها تکون
دوسرے ملک ہیں تاکہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے براہ راست آجائیں اور تاکہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا
صالحة لشکر الدولة وامتثالها وتقل غوائل المفسدین۔ ولعلهم
شکر کرنے اور اسکی فرمانبرداری کے لیے صلاحیت پیدا کریں اور مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں۔ اور تاکہ
یعلمون ان هذه الدولة محسنة الیهم فیحبونها طائعین۔ هذا عملی و
وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ اُن کی محسن ہے اور محبت سے اس کی اطاعت کریں۔ یہ میرا کام اور
هذه خدمتی و اللہ یعلم نیتی وهو خیر المحاسبین۔ وما فعلت ذلك
یہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ کرنیوالا ہے۔ اور میں نے یہ کام
خوفا من هذه الدولة او طمعا فی انعامها و اکرامها ان فعلت الا للہ
گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور نہ اسکے کسی انعام کا اُمیدوار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض للہ اور
و امتثالا لامر خاتم النبیین۔ فان نبینا و سیدنا و مولنا حبیب اللہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے۔ کیونکہ ہمارے نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولانے جو خدا کا پیارا

و خلیله محمد ن المصطفیٰ صلعم قد امرنا ان نثنی علی المنعمین و نشکر

اور اُسکا دوست محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم انکی تعریف کریں جنکے ہم نعمت پروردہ

المحسنین۔ فلاجل ذٰلك شکرتھا و نصرتھا ما استطعت و بثثت مِننھا

ہیں اور انکا ہم شکر کریں جن سے ہمیں نیکی پہنچی ہو۔ پس اسی وجہ سے میں نے اِس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہانتک بن پڑا اسکی مدد کی

و اشعتھا فی کل بلدۃ من ملکنا المعلوم الیٰ بلاد العرب والروم وحثثت

اور اسکے احسانوں کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شائع کیا اور لوگوں کو اُٹھایا کہ

الناس علیٰ اِطاعتھا ومن کان فی شك فلیرجع الیٰ کتابی البراھین۔ و

تا اسکی فرمانبرداری کریں اور جس کو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے۔ اور

۳۱ ان لم یکف لِشکه فلینظر کتابی التبلیغ و ان لم یطمئن فلیقرء کتابی

اگر وہ اُسکے شک کے دُور کرنیکے لئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ کرے۔ اور اگر اُس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر

الحمامة و ان بقی معذالك شك فلیفکر فی کتابی الشھادۃ ولیس حرام

میری کتاب حمامۃ البشریٰ کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہجائے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں غور کرے اور

علیه ان ینظر فی ھٰذہ الرسالة ایضًا لیفتح علیه کیف اعلنت بصوت

اُسپر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تاکہ اُسپر کھلجائے کہ مَیں نے کیونکر بلند آواز سے کہدیا ہے کہ اس

عالٍ فی منع الجھاد والخروج علیٰ ھذہ الدولة وتخطیة المجاھِدین۔

گورنمنٹ سے جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

فلو کنت عدوًّا لھذہ الدولة لفعلتُ افعالًا خلاف ذٰلك وما

پس اگر مَیں اِس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اِس کارروائی کے مخالف ہوتے اور

ارسلت ھٰذہ الکتب وھذہ الاشتھارات الیٰ دیار العرب وبلاد اسلامیة

یہ کتابیں اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کیطرف روانہ

وما قدمت قدمی لھٰذہ النصائح فانظروا یا اولی الابصار لِمَ فعلت

نہ کرتا اور ان نصیحتوں کے لئے آگے قدم نہ اُٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں

هٰذه الافعال ولِمَ ارسلتُ هٰذه الكتب التى فيها منع شديد من الجهاد

کئے اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے

لهٰذه الدولة فى ديار العرب وفى غيرها من البلاد ءكنت ارجو انعاما

ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں کے انعام

من سُكّان تلك البلاد اوكنت اعلم انهم يرضون عنى بسماع تِلك

کی اُمید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی

الكلمات ويزيدون فى الاخوة والاتحاد فان لم يكن لى غرض من

اور برادری میں ترقی کریں گے سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض

هٰذه الاغراض بل كانت النتيجة البديهة سخط القوم وغضبهم علىّ

نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور اُن کی تیز زبانی کے

وطعنهم بالالسنة الحداد فبعده ايّ شئ حملنى على ذلك أكانت

ساتھ طعن تھے سو اس کے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے

لنفسى فائدة اخرىٰ فى ارسال تلك الكتب الىٰ ديار ليست داخلة تحت

ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے

الحكومة البريطانية بل هى ممالك الاسلام ولهم خيالات دون ذٰلك

بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور اُنکے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا

كما لا يخفى على الخواص والعوام فان كانت فائدة مخفية فليبين لِىْ

اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اعتراض کرنیوالا ہے اِس فائدہ کو

۳۲

مَن كان من المرتابين والمعترضين علىّ إن كان من الصادقين حاشا

بیان کرے اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا

ما كانت فائدة من غير اظهار الحق بل انى سمعتُ ان اقوالى هذه قد احفظت

بلکہ مَیں نے سُنا ہے کہ یہ میری باتیں اور یہ تحریریں

بعض العلماء وكفروني كالجهلاء فما باليتهم بعد تفهم الحق وانكشاف
بعض علماء کے غضبناک ہونے کا موجب ہوئیں اور جہالت سے مجھے کافر ٹھہرایا سو میں نے حق کے سمجھنے کے بعد اور ہدایت
طريق الاهتداء ورأيت ان هذا هو الحق فبينتها ولو كان قومي كارهين۔
کا رستہ کھلنے کے پیچھے اُنکی کچھ بھی پروا نہ کی اور میں نے دیکھا کہ یہی حق ہے سو میں نے بیان کردیا اگرچہ میری قوم کراہت
فاذا ثبت خلوصي الى هذا المقدار وبرهنت عليه بقدر كاف لاولي الابصار
کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا خلوص اس گورنمنٹ سے اسقدر ثابت ہوا اور میں نے اسقدر دلائل سے اسکو ثابت کردیا جو دانشمندوں
فمن يظن ظن السوء في امري بعد الا الذي خبث جرثته كالفجار وتدرّب
کیلئے کافی ہیں پس جو شخص اسکے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی عادت میں
بالشرّ واللدغ والا برد سير الاشرار وترك سير الصالحين۔
نیش زنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو در حقیقت یہ اُسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکبختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔
وما كان تاليفي في العربية الا لمثل هذه الاغراض العظيمة ولم
اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کیلئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو
يخل تنتاب العربيين كتبي حتى رئيت فيهم آثار التاثير وجاءني
برابر پے در پے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض
بعض منهم وراسلني بعض وبعضهم هجنوا وبعضهم صلحوا و
عرب میرے پاس آئے اور بعضوں نے خط وکتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے
وافقوا كالمسترشدين۔
اور موافق ہوگئے جیساکہ حق کے طالبوں کا کام ہے۔
واني صرفتُ زمانا طويلا في هذه الامدادات حتى مضت عليّ
اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے۔ یہاں تک کہ گیارہ برس
احدى عشر سنة في شغل الاشاعات وما كنت من القاصرين۔ فلي
انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس میں

ان ادعی التفرد فی ھذہ الخدمات ولی ان اقول اننی وحید فی ھذہ
یہ دعویٰ کرسکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان

التائیدات ولی ان اقول اننی حرز لھا وحصن حافظ من الآفات و
تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کیلئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ

بشرنی ربی وقال ما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم فلیس للدولۃ نظیری
کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ انکو دُکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس اس

ومثیلی فی نصری وعونی وستعلم الدولۃ ان کانت من المتوسّمین۔
گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا اسمیں مادہ ہے۔

وَاَمَّا الَّذِین دخلوا فی الملّۃ النصرانیۃ تارکین دین الاسلام و
مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم اُن کو

باعِدِین عن ظل خیر الانام فما نجدھم قائمین لخدمۃ الدولۃ والمخلصین
ایسے نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ

لھذہ الحضرۃ بل نجدھم مداھنین منافقین۔ وما دخلوا اکثرھم فی دینھم
مداہنہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا اپنی

الا یستطبوا الوجع الجوع ولیفعموا کاس الولوع فسینتشرون ذات
درد گرسنگی کا علاج کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر

بکرۃ اذا رءوا انھم اخرجوا من روض المرتوع ویعجبون النا س
ہو جائیں گے۔ جب دیکھیں گے چراگاہ سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے

من وشک الرجوع ونحن نراھم منذ اعوام مناجین للاخفار کلثام ولا
سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو اُنکو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار

نجد فیھم شیئا من الاوصاف الا عشق الصّعف والصحاف والجیفۃ
ہیں اور ہم اُن میں بجز اسکے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانوں کے جو پیالوں میں بھرے ہوئے ہوں

كالخداف وما نجد هم الا مترفين - وسيعلم الدولة البريطانية كم منهم
عاشق ہیں اور دنیا کے مردار کے ایسے دوست ہیں جیسے کوّا اور ہم اُنکو جانتے ہیں کہ دنیاوی نعمتوں نے اُنکو بے راہ
من المخلصين الصادقين و والله انا نشاهد باعيننا ان اكثرهم قد خرجوا
کر دیا ہو اور عنقریب گورنمنٹ انگریزی جان لیگی کہ کس قدر اُن میں مخلص صادق ہیں۔ اور بخدا ہم اپنی آنکھوں سے
من الاسلام ودخلوا فى النصارىٰ من التكاليف النفسانية واثقال
مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اکثر اُن میں سے محض تکالیف نفسانیہ اور قرض کے بوجھ
الدّين ولهب الاجوفين وكان المسلمون مطلعين على عرّهم وشرّهم
اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ میں داخل ہوئے
فما بالوهم لاطلاعهم على سبب مفرهم فتوجهت هذه الطائفة الىٰ
اور مسلمان لوگ اُن کی حرص کی خارش اور اُنکی شرارتوں سے مطلع تھے پس اُنہوں نے کچھ پرواہ نہ کی سو یہ لوگ پادریوں کی
قسّيسين بما رءوا بصيص اقبالهم وزينة دنياهم وكثرة مالهم و
طرف متوجہ ہوئے کیونکہ اُنہوں نے اُنکے اقبال کی چمک دیکھی اور اُنکی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور
معٰذلك وجدوهم غافلين من مقاصدهم كحمقى وحسبوا الاديار
باایں ہمہ اُنکو اپنے اصل مقاصد سے غافل پایا ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہیں اور انہوں نے گرجاؤں کو ایک
بقعة النوكى فتمايلوا عليها خادعين - وما كان لمسلمى ديارنا ان يربوا
بیوقوف لوگوں کا مکان سمجھ لیا سو وہ اُنکی طرف دھوکہ دینے کی نیت سے جھک پڑے اور ہمارے ملک کے مسلمان
تلك الكسالى ويكفلوهم فى ماكلهم ومشاربهم ولبوسهم و يتركوهم
ایسے سست اور کاہل لوگوں کی پرورش نہیں کر سکتے تھے اور یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ اُنکے کھانے پینے اور پہننے کے مصارف
معذورين مستريحين كالحبالىٰ ويحملوا نفقاتهم علىٰ انفسهم ويتركوهم
اپنے ذمہ اُٹھالیں اور اُنکو حاملہ عورتوں کی طرح معذور سمجھ کر آرام کرنے دیں اور تمام خرچ اُنکے اپنے ذمہ کرلیں
لياكلوا ويتمتعوا فارغين - فان المسلمين قوم ضعفاء مُعْسرين - ولا
اور انکو صرف کھانے پینے کیلئے فارغ چھوڑ دیں۔ کیونکہ مسلمان ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور انکے مالوں میں مقدر

يفضل عنهم ما يصرفون الیٰ غيرهم فمن اين وكيف يفعمون وعاء
بچت نہیں ہوتی جو کسی دوسرے کو دیں پھر کہاں سے اور کیونکر نکلےّ لوگوں کے برتن بھر سکیں سو مرتد عیسائیوں

البطالين۔ فلما رءوا ان اهل الاسلام لا يحملون اثقالهم ولا يبالون
نے جب دیکھا کہ مسلمان اُن کے بوجھوں کو اُٹھا نہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پروا نہیں رکھتے تو

اقلالهم توجّهوا الیٰ قسّيسين مصطادين۔
شکار ڈھونڈھتے ہوئے پادریوں کی طرف دوڑے۔

فاجتمعوا فی الكنائس من داء الذئب والخوى المذيب طمعًا
سوگرجاؤں میں بھوک کی وجہ سے جو گلاتی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ

فی اموالهم وطموحًا الیٰ اقبالهم واخذوا يُسنّونهم باغلاظ الكلام
اُن کے مالوں کے لالچ اور اُنکے اقبال پر نظر دوڑانے سے ظہور میں آیا اور پھر اُنہوں نے شروع کیا کہ

فی شان خير الانام۔ ويُطرفون فی التوهينات واختراع الاعتراضات
آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت اور نئے نئے درشت کلمے استعمال کرکے پادریوں کو خوش کرتے اور نئی نئی

ليروهم انهم متنفرين من الاسلام وفی التنصر متشددين۔ وليحصل
قسم کی اہانتیں اور اختراع اور اعتراض اُنکے لئے بناتے تاکہ اُنکو دکھلادیں کہ وہ اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب میں

لهم قربتهم بوسيلتها وليقضوا اوطارهم بتوسطها ويكونوا فی اعينهم
بڑے پکے ہیں۔ اور تاکہ ان بے ادبی کی باتوں سے اُنکے خاص مصاحب بنجائیں اور انکے توسط سے اپنی حاجتیں پوری کریں اور

صالحين متنصّلين وكذلك صابت سهامهم وحصل مرامهم فترى
اُنکی آنکھوں میں پرہیزگار اور صالح دکھائی دیں اسی طرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگے اور اُنکی مرادیں بر آئیں پس

كيف اصطادوا اكابرهم ونهبوا اموالهم واختلوا جهالهم فاحبوهم
تُو دیکھتا ہو کہ کیونکر اُنہوں نے اپنے بڑوں کو شکار کیا اور کیونکر اُنکے جاہلوں کو دھوکے دیئے سو وہ اُن سے پیار کرنے لگے

واحسنوا اليهم كانهم فوج المتقين۔ وفرضوا لهم فی صدقاتهم حصّةً
اور اُن پر احسان کئے گویا یہ ایک پرہیزگاروں کی فوج ہو۔ اور اُن کیلئے اپنے خیراتی مالوں میں حصّے ٹھہرا دیئے۔

ص ۳۵

وجعلوا لهم وظائف فيأخذ كل احد منها ويأكلها بطالا ضجعة نومة

اور وظیفے مقرر کر دیئے پس ہر ایک کرشتان اُن میں سے لیتا ہے اور محض نکما لیٹے سوتے اس مال کو کھاتا ہے

وترى هم كيف يتبخترون بالارتداد كتبختر المطلق من الاسار ويهتزون

اور تو دیکھتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونے کی حالت میں وہ لٹکتے پھرتے ہیں جیسے قیدی قید چھوڑ کر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور

هزة الموسر بعد الاعسار ويتلفون اموال الناس متنعمين۔ فليت

ایسی خوشی کر رہے ہیں جیسے وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکھتا ہے اور لوگوں کا مال عیاشی میں اُڑا رہے ہیں

شعرى لو بُنِيَتْ من هذه الاموال التى تسكب كالماء فى تنعمات

کاش اس مال سے جو ناپاک دلوں کی عیاشی کے لئے پانی کی طرح بہایا جاتا ہے کوئی پُل دریا کے عبور

السفهاء جسرٌ للعابرين اوخان للمسافرين لكان خيرًا واولىٰ و

کرنیوالوں کے لئے بنایا جاتا یا مسافروں کیلئے کوئی سرا تیار کی جاتی تو بہت ہی مناسب اور بہتر

انفع الناس من ان يُبْذل علىٰ هذه الطائفة مظاهر الخناس التى اتلفت

اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تھا بہ نسبت اسکے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال خرچ ہوتا ایسا طائفہ

نفائس اموال الناس فى الخضم والقضم وما مسّهم فكر الدنيا ولا فكر

جس نے کھانے چبانے میں لوگوں کے نفیس اور عمدہ مالوں کو ناحق کھو دیا اور اُنکو دنیا اور آخرت کا فکر چھو

الآخرة وما اخرجهم من الاسلام الا اسباب معدودة واكبرها كثرة

بھی نہیں گیا اور اُنکے دین اسلام سے مرتد ہونے کا بڑا باعث کثرت حمق

الحمق وقلة التدبر ثم معذلك سبب ارتداد الاكثر منهم اضطرام

اور قلّت تدبر ہے اور پھر باوجود اسکے اُن میں اکثر مُرتد ہونے کا سبب بھوک کی آگ کا بھڑک

الاحشاء والاضطرار الى العشاء وشبع مطائب الطعام وحرص كاس

اُٹھنا ہے اور رات کی روٹی کیلئے بیقرار ہونا اور اچھے اچھے کھانوں کا لالچ اور شراب کی حرص

المدام والرغبة فى الغيد والشوق الى الاغاريد والميل الى مغادات

اور نازک اندام عورتوں کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتوں کو دیکھنے کے لئے صبح کو

الغادات ومقانات القينات وغيرها من الهنات فسقطوا الاجل
جانا اور گانے بجانے والی عورتوں سے میل ملاپ رکھنا اور ایسا ہی اور بُری خصلتیں پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بھرے

ذلك على الدنيا بالقلب الشحيح كالذباب على المخاط والقيح وكانوا من
ہوئے دل کے ساتھ دُنیا پر گرے جیسے مکھی پیپ اور رینٹھ پر گرتی ہے اور عاقبت سے

۳۶

العقبیٰ غافلین۔ مابقی لهم شغل من غیر شرب الصهباء واسبال
بالکل غافل رہے۔ اور اُنکو بجز اسکے اور کوئی شغل نہیں رہا کہ شراب پیویں اور ناز نخرے کے ساتھ

ثیاب الخیلاء واکل الخبز السمیذ وملاء قرب البطون بكاس النبیذ
لٹکتے ہوئے کپڑے پہنیں اور میدے کی روٹی کھاویں اور پیٹ کی مُشک کو شراب کے پیالوں کے ساتھ بھریں

وتوهین المقدسین۔ اری المدام سکنهم والغبوق خدینهم والبطن
اور پاک لوگوں کی توہین کرتے رہیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ دوست آرام وہ اُن کا خمر ہے اور آدھی رات کی شراب اُن کا

دینهم ونسوا عظمة الله مجترئین۔
دلی اور اندرونی یار ہے اور پیٹ اُنکا دین ہے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی عظمتوں کو دلیری سے بھلا دیا ہے۔

لا تتحامی السنتهم من الزور والدجل والمین۔ ولا یتقون درن
ان کی زبانیں جھوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہیں کرتیں۔ اور نہ دروغگوئی کی میل سے

الکذب والشین هٰذه اعمالهم ثم یسبّون المعصومین۔ نسوا الاٰخرة
بچنا چاہتے ہیں یہ اُن کے عمل ہیں پھر معصوموں کو گالیاں نکالتے ہیں۔ آخرت کو بھلا دیا

وفرغوا من همّها بما غرّهم الکفّارة وغلبت علیهم النفس الامّارة یاکلون
اور کفارہ کے دھوکہ سے معاد کی فکر سے فارغ ہو بیٹھے اور نفس امارہ اُن پر غالب آگیا جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں

مایشاءون ویقولون مایریدون لا یعرفون اوصاف الانصاف و
اور جو دل میں آتا ہے بول اُٹھتے ہیں انصاف کی صفتوں سے ناشناسا اور

یرتضعون اخلاف الخلاف وما حملهم علیٰ ذٰلك الا النفس التی کانت
مخالفت کی چھاتیوں کا دُودھ پی رہے ہیں اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے اُن کو آمادہ نہیں کیا بجز اُنکے نفس کے

خلیع الرسن مدید الوسن فمالوا عن الحق الی الباطل وترکوا اصحاب
جو کھلی رسّی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چھوڑ کر باطل کیطرف جھک گئے اور داہنے ہاتھ کیطرف والوں
الیمین۔ لم لا ینہاھم اکابرھم عن المنکرات ولم لا یمنعونہم من نقل
کو چھوڑ دیا۔ اُن کے اکابر کیوں اُن کو بُری باتوں سے منع نہیں کرتے اور کیوں گناہوں کی طرف قدم اُٹھانے سے منع
الخُطواتِ الیٰ خطط الخطیّات ولِمَ یترکونہم فارغین۔ فعندی من
نہیں فرماتے اور کیوں اُن کو فارغ بٹھا رکھا ہے۔ سو میرے نزدیک واجبات
الواجبات اَنْ نُکْتَبَ علیہم خدمات تناسب قوم کل احد و حرفۃ
سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات اُن پر مقرر کی جائیں جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے اُن کے مناسب حال ہوں
کل احد فلیُعط للنجار فاسًا و للطارق النافِش منجاجًا فاسًا و للحجام
پس چاہیئے کہ نجار کو تو تیشہ دیا جائے اور دُھنئے کے لئے ایک مضبوط دھنکی (پنجن) اور نائی کو
مشرا طًا و مُوسٰی للعصّار معصرۃ عظمٰی لکی یشتغل کل احد منہم بما ھو
نشتر اور اُسترا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولھو سپُرد ہو تاکہ ہر یک شخص اُن میں سے اس کام میں مشغول ہو جائے جس کا
اھلہ ویمتنع مَن کل فضولٍ ولغوٍ و تاثیم ولکی یستریح الخلق من
وہ اہل ہے اور تاکہ اس انتظام سے ہر ایک اُن میں سے فضول گوئی اور بیہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائے تاکہ
شرھم و عباد اللہ من اذاھم وفی ذٰلک نفع عظیم لاکابرھم المغبونین۔
خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو انکی شرارت اور ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام میں انکے اکابر کو جو زیاں رسیدہ ہیں بہت ہی

واَمّا ھٰذا الرجل الذی صال علیّ فما صال الا لحاجۃٍ الجائیۃ
اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حملہ کیا سو اُس نے صرف اُس اضطرار کیوجہ سے حملہ کیا ہے جو اُس کو پیش آئے
الیٰ ذٰلک وھو انہ عجز عن جواب سوالاتٍ قد اوردناھا علیہ وعلیٰ
اور وہ یہ ہے کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہوگیا جو ہم نے ایک مباحثہ میں جو اُن میں اور ہم میں
رفقائہ فی مباحثۃٍ کانت بیننا و بینہم وتبیّن انّہم علی الباطل و
تھا اُسپر اور اُسکے رفیقوں پر کئے تھے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل اور

فی ضلالٍ مبین۔ فتندم غایۃ التندم و اضطر کمذبوح و اعتاص الامر

کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔ پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ایسا بیقرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور

علیہ فما رای طریقاً یُرضی بہ قومہ الا طریق البہتانات فاختارہ

اُس پر کام مشکل ہو گیا پس اُسکو کوئی ایسا رستہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر ایک بہتان کا طریق کھلا تھا سو اُسکو

لیستر عوارہ بتلک المفتریات فاشرب فی قلبہ ان یستمد بوشاءۃ

اُس نے اختیار کر لیا تا وہ اپنی مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اُسکے دل میں یہ خیال رچ گیا در دمغ آراستہ

من اہل الحکومۃ و الولایۃ و یریش بکلمات الشر نبل السعایۃ لعلّہم

کہ سرکار انگریزی کے حکام اور اہل حکومت سے بذریعہ اپنی جھوٹی مخبری کے اس کام میں مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت

یصلبوننی او یقتلوننی و یعلو امر قوم متنصرین۔ فمنشأ تحریراتہ

کی باتوں کو پر لگاوے تا کہ حکام مجھ کو پھانسی دیدیں یا قتل کر دیں اور اس طرح سے یہ کرشان لوگ غالب آجائیں۔ سو اصل موجب ان تحریرات

ھٰذہ الخطوات المنسوجات لا غیرہا وما اختار ھذا الا لعدم علمہ بما آتم

کا یہ دلی منصوبے ہیں اور کوئی سبب نہیں اور اس نے اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اسکو معلوم نہیں کہ اس گورنمنٹ

الدولۃ علینا و حقوق مخزونۃٍ لدیہا و لدینا وقد تہادینا بامور تزید الوفاق

کی کیسی مہربانیاں ہم پر ہیں اور کیسے باہمی حق اُنکے پاس اور ہمارے پاس ہیں اور ہم نے ایسے امور کو ایکدوسرے کو بطور ہدیہ دیئے

و تخرج من القلوب النفاق فلیس علیٰ سمائنا الغمام لیعزوہ الیٰ ظلام

ہیں جو موافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور تعلق کو دور کرتے ہیں سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہیں تا کوئی نکتہ چین اُسکو

النمام و لیس فی کنانتنا مرماۃ واحدۃ لنخاف المناضلین۔ وما رئی ھٰذا

اندھیرے کیطرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش میں صرف ایک ہی تیر نہیں تا ہم مخالف تیر اندازوں سے ڈریں۔ اور اس غطلیہ غبی نے

المتجنّی الغبی ان الدولۃ البرطانیۃ فہیمۃ مدبرۃ تعرف کل کلمۃ وما

یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہے ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اسکے

تحتہا و تفہم کل افتراء و اہلہ ولا تتبع رای کل قتّات ضنین۔ فما کان

نیچے ہے پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اسکے اہل کو سمجھ جاتی ہے اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس

۳۸

لاحد ان يدلى بغرورهذه الدولة او يخدعها فانها تعرف الخائن
کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دھوکا اور فریب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل
القتات والدخل الكاذب المفتات ولا تشتعل كالمخدوعين۔ بل تهجم
بیجا دینے والا جھوٹا اور جھوٹی مخبری کرنیوالا ہو خوب پہچانتی ہے۔ اور دھوکا کھانیوالوں کی
عقابها على المفترين۔ وتحملق الى الذين يسطون على الضعفاء ولا
طرح نہیں بھڑکتی بلکہ اسکی عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور اُنکی نظر عتاب اُنکی طرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر
يتركن سير الظالمين۔ فالحجّة التى تبرءنا من وشاية هذا الرجل و
حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتی۔ پس وہ حجت جو اس شخص کی مخالفانہ مخبری ہم کو بری کرتی اور اس کی
تنقذنا من ابرامه وتبعد عليه نيل مرامه فهو ما ذكرنا آنفا والله
مضبوطی فریب سے ہم کو نجات دیتی ہے اور اسکو اپنے مقصود سے ناکام رکھتی ہے سو وہی دلائل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں
يعلم انا نحن براء من هذه البهتانات بل نحن مستحقون ان تسبغ
اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم ان بیجا الزاموں سے بری ہیں بلکہ اِس بات کے مستحق ہیں جو سرکار
الدولة علينا من اعظم العطيات وتجري جزاءً بمزاياها وتعيننا
انگریزی اپنے کامل انعام سے ہم کو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کام کی جزا بڑھ کر دیوے اور ضرورتوں
عند الضرورات وتحسبنا من المحسنين۔ هذا هو الامر الذى ليس
کے وقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنے احسان کرنیوالوں میں سے خیال کرے۔ یہ وہ بات ہے جسمیں ایک ذرہ کے برابر
فيه تفاوت مثقال ذرّة ويعلمه العالمون ولكن ليس عندنا علاج الواشى
فرق نہیں اور جاننے والے اُس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا
الوقيح والزمع المضيع وقد قلنا كلما هو مدحرة الكاذبين۔
اور سفلہ اور عیب ڈھونڈھنے والا ہو اور ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جن میں اُن جھوٹوں کا رد ہے۔

وَاَمَّا ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوى اعنى صاحب جريدة الاشاعة
اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکھی ہے یعنے محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنۃ کی

محمد حسین وقوله انه نعم الرجل ویستحق التحسین۔ فما نفهم سرّ
اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بھید

هذا الامر نتعجب غایة التعجب کیف اثنی علیه الرجل الذی یسبّ
نہیں سمجھتے اور ہم نہایت متعجب ہیں کہ کس طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

رسول الله صلی الله علیه وسلّم ولا یرضی عن مومن الذی یحب رسول الله
گالیاں دیتا ہے اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو محب رسول اللہ ہو

ویشتم نبینا وسیّدنا صلی الله علیه وسلم بکلمات ترتجف منها قلوب
اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ

ص ۳۹

المسلمین وما ننکر هذا الثناء لعل البطالوی یکون عند المتنصّرین هکذا
جاتے ہیں اور ہم تعریف سے انکار نہیں کرتے شاید شیخ بٹالوی کرشتانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ

ولعله نطق بکلمةٍ سرّت اعداء رسول الله ولکنا ما نری ان نتکلم
کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا ہے جو دشمنان رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہو لیکن ہم مناسب

فی هذا ولا نطول الکلام فیه وکل احد یوخذ بقوله والله یریٰ
نہیں دیکھتے جو اس بارے میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے اور ہر یک اپنے قول سے

عباده الصالحین والطالحین۔
پکڑا جائیگا اور خدا تعالیٰ نیک بختوں اور بدبختوں کو دیکھ رہا ہے۔

واما قول هذا الواشی وزعمه کانی ارید ملکوتا فی الارض او امارة
اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر بننے

فی القوم فان هی الا افتراءٌ مبین۔ ونشهد کل من یسمع انا لسنا طالبی
کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افترا ہے۔ اور ہم ہر ایک کو جو سننے والا ہو گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا

ملکوت الارض ولا نرید امارة هذه الدنیا وزینتها الفانیة ان نرید الا
کی بادشاہت کے طالب نہیں اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس دار فانی کی زینت کے خواہشمند ہیں ہم صرف

ملکوت السماء التی لا تنفد ولا تفنی ولا تنقضی بالموت ولا نطلب قهر

اس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کا انجام نہیں اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دُور ہو سکتی ہے

الناس بالحکومۃ والسیاسۃ والقضاء بل نطلب عزیمۃ قاهرۃ الاهواء

اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمانروائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں

فی الرّضاء المولیٰ الذی هو احکم الحاکمین ولیس اصولنا اشاعۃ

جو رضائے مولیٰ احکم الحاکمین کے لئے نفسانی جذبات پہ غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد اور

الفساد والطلاح والتبار بل ندعوا الی الصلح والصلاح وطریق

بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم اُن لوگوں کو صلح اور نیکی اور نکوکاروں کے طریق کی طرف

الابرار ونرید ان یتوب الخلق توبۃ الاخیار واعظم مدعانا ان یطلب

بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ایسی توبہ کریں جس طرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ

الناس حقیقۃ الایمان ویرغبوا الیٰ فهم دقائق العرفان ویکثر التراحم والتحنن

لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں اور باہم رحم اور مہربانی اُن میں

فیهم وینتهوا من السیئات وانواع الهنات فنجتهد لتحصیل هٰذا

بہت زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رُک جائیں سو ہم ایسے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے

المقصد بالمواعظ الحسنۃ والدعاء والنظر والهمّۃ هذه اصولنا فمن

مواعظ حسنہ اور دُعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں یہ ہمارا اصول ہے پس

عزا الینا خلاف ذٰلك فقد افترٰی علینا وما اقامنا علٰی هذا الا الربّ

جو شخص اسکے برخلاف ہماری طرف کوئی بات منسوب کرے سو اس نے ہم پر افترا کیا اور ہمیں اس بات پر صرف اللہ تعالیٰ

الّذی یرسل نوره عند غلبۃ الظلام ویبدی دواءً عند کثرۃ السقام

نے قائم کیا ہے وہ خدا جو اندھیرے کے وقت اپنا نور بھیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کے وقت دوا ظاہر کرتا ہے

وینجی عباده المضطرین۔ ولا شك ان الفتن قد کثرت فی الارض و

اور اپنے بندوں کو بیقراری کی حالت میں بچاتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ فتنے زمین پر بہت بڑھ گئے ہیں اور

صعدت الادخنة الى السماء وهبّت رياح مفسدة مبيدة من

بہت سے دُخان آسمان کی طرف چڑھے ہیں اور بگاڑنے والی اور ہلاک کرنے والی ہوائیں ہریک طرف اور

كل طرفٍ الى اقصى الارجاء ولو فصلنا هذه الفتن كلها لاحتجنا

ہریک ناحیہ سے چل رہی ہیں اگر ہم ان تمام فتنوں کی تفصیل کرنا چاہیں تو ہمیں کئی کتابیں لکھنے کی طرف حاجت

الى المجلدات وابكينا كثيرا من الباكين والباكيات وزلزلنا اقدام

پڑے گی اور ہم کئی مردوں اور عورتوں کو رلائیں گے اور سُننے والوں کے قدم ہلائیں گے۔

السامعين۔ وانتم تعلمون ان لكل داءٍ دواءً ولكل ظلام ضياءً

اور آپ جانتے ہیں کہ ہرایک بیماری کی ایک دوا اور ہریک اندھیرے کے واسطے روشنی

فاراد ربي ان ينير الدنيا بعد ظلماتها والله يفعل ما يشاء انتم

ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دُنیا کو اندھیرے کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو! تمہیں اس سے

تنكرونه يا معشر العاقلين۔ ومع ذلك لسنا نميس كالامراء بل

کچھ انکار ہے۔ اور باوجود اسکے ہم امیروں کی طرح ناز سے نہیں چلتے بلکہ

نحن نمشي في الطمر كالفقراء ولا نجر ثوب الخيلاء ونشكر القيصرة

ہم فقیروں کی طرح پھٹے پورانے کپڑوں میں چلتے ہیں اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا

وحكامها على ما احسنوا الينا في ايام الضراء وندعو لها صدقا و

نہیں چاہتے اور قیصرہ اور اُسکے حکّام کا اُن کے اِن احسانوں کی وجہ سے شکر کرتے ہیں جو سختی کے زمانوں میں ہمنے

حقا ونرسل اليها هدية الدعاء وندعوها بقول لين الى الاسلام

دیکھے ہیں اور قیصرہ کیلئے ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں اور دُعا کا ہدیہ اُسکو بھیجتے ہیں مگر یہ بات ہے کہ ہم اُسکے مذہب پر

لتدخل في نعماء ابد الآبدين بيد اننا لا نرضى بمذهبها ونحسب

راضی نہیں ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ خطاکاروں اور گمراہوں کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اُسکو اسلام کی

انها من الخاطئين الضالين واعجبنا انها مع كمال حزمها ولطافة

طرف بلاتے ہیں تاکہ وہ ہمیشہ کی نعمتوں میں داخل ہو جائے اور ہمیں تعجب ہے کہ ملکہ مکرمہ باوجود اسقدر ہوشیاری کے اور لطافت

فہمہا فی امور الدنیا تعبد عبداً عاجزاً و تحسبه ربّ العٰلمین۔ سُبحانه
فہم کے جو اُسکو اُمور دُنیا میں حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرے اور اسکو اپنا ربّ سمجھے حالانکہ وہ حقیقی معبود

۲۱
لاشریك له و ان شاء لخلق الوفا مثل عیسٰی او اکبر و افضل منه و
اور پاک ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں اگر چاہے تو ہزاروں عیسٰے بلکہ اُس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کردے اور پیدا کرسکتا

یخلق و من یعلم اسراره فتوبوا و اتقوا ان تجعلوا له شرکاء و اتوه
ہے اور اُسکے بھیدوں کو کون جانتا ہے پس ان باتوں سو توبہ کرو کہ اُس کا کوئی شریک ٹھہراؤ اور اُسکے فرمانبردار

مُسلمین۔ وکیف نظن ان عیسٰی هو الله وما قرءنا فلسفة یثبت منہا
بدل بنجاؤ۔ اور کس طرح ہم گمان کریں کہ عیسٰی ہی خدا ہے اور ہم نے تو کوئی ایسا فلسفہ نہیں پڑھا جس سے یہ

ان رجلا کان یاکل و یشرب و یبول و یتغوط و ینام و یمرض ولا یعلم
ثابت ہو کہ ایک آدمی کھاتا پیتا بول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار ہوتا اور علم غیب سے بے بہرہ

الغیب ولا یقدر علٰی دفع الاعداء و دعا لنفسه عند مصیبة مبتہلاً
دشمنوں کو دفع کرنے سے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے

متضرعاً من اول اللیل الٰی آخره فما اجیبت دعوته وماشاء الله
وہ دُعا بھی قبول نہ ہو اور خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو

ان یوافق ارادته بارادته وقاده الشیطان الٰی جبل فاتبعه فما
اُس کے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اُس کو ایک پہاڑ کی طرف کھینچ لے جائے اور وہ اُسکو

استطاع ان یفارقه ومات قائلاً ایلی ایلی لما سبقتنی ومعذلك
روک نہ سکے اور اُسکے پیچھے چلا جائے اور یہ بات کہتا کہتا مرگیا ہو کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اور

اِلٰہٌ و ابن اله سُبحانه ان هذا الّا بُہتان مُبین۔
باوجود ان سب نقصانوں کے خدا بھی ہو اور خدا کا بیٹا بھی۔ اللہ جلّشانہٗ ان عیبوں سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے۔

وانی رئیتُ عیسٰی علیه السلام مراراً فی المنام ومراراً فی الحالة
اور مَیں نے بارہا عیسٰی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی اور ایک ہی

الكشفية وقد أكل معى علىٰ مائدةٍ واحدةٍ ورئيته مرّة واستفسرته
خوان میں میرے ساتھ اُس نے کھایا اور ایک دفعہ میں نے اُسکو دیکھا اور اُس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اُسکی قوم مبتلا

ممّا وقع قومه فيه فاستوىٰ عليه الدهش وذكر عظمة الله و
ہو گئی ہے پس اُسپر دہشت غالب ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اُس نے ذکر کیا اور

طفق يسبّح ويقدّس واشار الى الارض وقال انّما انا ترابىّ و برئٌ
اُس کی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو صرف خاکی ہوں اور ان تہمتوں سے

ممّا يقولون فرئيته كالمنكسرين المتواضعين۔ ورئيته مرةً اُخرىٰ
بری ہوں جو مجھپر لگائی جاتی ہیں پس میں نے اُسکو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنیوالا آدمی پایا۔ اور ایک مرتبہ میں نے اُسکو دیکھا کہ

قائمًا علىٰ عتبة بابى و فى يده قرطاسٌ كصحيفةٍ فالقى فى قلبى ان فيها
میرے دروازہ کی دہلیز پہ کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کیطرح اُسکے ہاتھ میں ہو سو میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس خط میں

ص۴۲

اسماء عباد يحبّون الله ويحبّهم و بيان مراتب قربهم عند الله فقرءتها
اُن لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ اُنہیں دوست رکھتا ہو اور اُسمیں اُنکے مراتب قرب کا بیان

فاذا فى اٰخرها مكتوب من الله تعالىٰ فى مرتبتى عند ربى هو منّى بمنزلة
جو عند اللہ اُنکو حاصل ہیں پس میں نے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اُسکے آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کیطرف

توحيدى وتفريدى۔ فكاد ان يعرف بين الناس۔ هٰذا ما رئيت و
سے یہ لکھا ہوا ہو کہ وہ مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائیگا۔ یہ ہے جو میں نے دیکھا

يكفيك ان كنت من الطالبين۔ لا يقال انها رؤيا او كشف ومن
اور یہ تجھے کفایت کرتا ہو اگر تو حق کا طالب ہے۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہو کہ

المحتمل ان يتمثل الشيطان فى مثل هذه الواقعات فان الشيطان
ایسے واقعات میں شیطان متمثل ہو کر ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی صورت پر

لا يتمثل بصورة الانبياء فتقبل هذا السرّ الجليل ولا تقبل ما قيل
متمثل نہیں ہوتا پس اس بزرگ بھید کو قبول کر اور جو کچھ اُسکے مخالف کہا گیا اُسکو مت قبول کر

وانا قرءنا عليك معارف الله فهل لك ان ترغب فيها و تكون من الصّٰلحين
اور ہم نے تجھ کو معارف الٰہی پڑھ سُنائے پس کیا تجھے کچھ خواہش ہے کہ اُنمیں رغبت کرے اور نیکوں میں سے ہو جائے۔

ذِكرُ بَعضِ اِعتِرَاضَاتِ الواشِى وَرَدِّهَا

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور اُن کا رَدّ

منها قوله ان قسيسى هٰذا الزمان لىسيوا بدجّالين ثم بعد ذٰلك
اُن میں سے ایک یہ اُس کا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجّال نہیں پھر اسکے بعد اس نے

حثّ الحكومة البرطانية على ايذائى و يشير الى ان هذا الرجل
گورنمنٹ برطانیہ کو میرے ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے

يعتقد ان هذه الدولة هى الدجال المعهود و انه من الباغين۔
کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجّال معہود ہے اور یہ شخص باغی ہے۔

امّا الجواب فاعلم اننا لا نسمى الدولة البريطانية دجّالا
سو اسکے جواب میں جاننا چاہیئے کہ ہم اس گورنمنٹ کا نام دجّال نہیں رکھتے

معهودًا بل نعلم ونستيقن ان هذه الدولة محققة عاقلة مفكرة
بلکہ ہم یقین رکھتے اور جانتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقایق موجودات میں فکر

فى حقائق الموجودات وقد رزقها الله من العلم والحكمة والفلسفة
کرنے والی ہے اور خدا نے اس کو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم کی

۴۳

وانواع الصناعات وحفت بها لمعات المعقولات فهى تعرف الترهات
صناعتوں سے حصہ دیا ہے اور معقول کی چمکیں اُس کے محیط ہو گئی ہیں پس اسی وجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتوں کو

وتفض ختم سر المزورات وليست من الذين يرضون بالهذيانات
خوب پہچانتی اور جھوٹ کے سربستہ راز کی مُہر توڑتی ہے اور اُن میں سے نہیں جو بیہودہ باتوں پر راضی ہو جائیں

فکیف یمکن ان تؤمن بھذہ الخرافات بل تحسبھا کسمر لا اصل له

پس کیونکر ممکن ہو کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتوں پر ایمان لادے بلکہ یہ تو اُسکو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہو اور ایک خواب

اوکطیف مرکب من الخزعبلات و معذلك لا میل لھا اصلا الی

پریشان کی طرح اباطیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اسکے اس گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ

الدینیات وفتن قلبھا حبّ الدُّنیا وشوق الحکومات فھی غریقة فی

نہیں اور دُنیا کی محبت اور حکومتوں نے اسکے دل کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک

دنیاھا من الراس الی القدم فی کل الخطوات ولا تمیل الیٰ دینٍ اذا مالت

دُنیا میں غرق ہے اور کسی دین کی طرف اس کو میل نہیں اور اگر کسی وقت میل ہو گی تو

فالی الاسلام فلا تقبل الّا ھذا الدین وملّة خاتم النبیّین۔

اسلام کیطرف اور صرف دین اسلام کو قبول کرے گی اور ملّت خاتم النبیّین میں داخل ہوگی۔

و انا نریٰ انھا ترمقه بعین الحب ولیست علی الضلالة کالمکب بل

اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کو بنظر محبّت دیکھتی ہو اور گمراہی پر نگونسار نہیں بلکہ تدبر میں اپنے دنوں کو بسر

تزجی ایامھا فی التدبر ولا تعرض کالمتکبر وانی اجد آثار رشدھا واظن

کرتی ہو اور متکبر کیطرح کنارہ کش نہیں اور مَیں اُسکے رشد کے آثار پاتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ وہ جلد

انھا ستمیل الیه ولا یترکھا الله فی الغافلین الضالین۔ وقد دخل من

اسلام کی طرف میل کرے گی اور خدا اُسکو گمراہوں اور غافلوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک طایفہ اُنکے

علماءھم فی دیننا طائفة من شبان روقة وشارة مرموقة وآخرون منھم

علماء کا ہمارے دین میں داخل ہوگیا جو جوانانِ خوشرو اور پسندیدہ صورت ہیں اور اُن میں سے ایسے بھی

یکتمون ایمانھم الیٰ حین۔ وانا نریٰ ان ملکتنا المکرمة مرجوة الاھتداء

ہیں جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ملکہ مکرمہ ہدایت پانے کیلئے اُمید کی جگہ ہو اور

وقد اعطیت لقلبھا حبّ الاسلام وشوق ھذا الضیاء وعسیٰ ان

اسکے دِل کو حبّ اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خدائے تعالےٰ اِس

يدخل الله نور توحيده فى قلب هذه الملكة الزهراء و قلوب ابنائها
ملکہ نورانی وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں نور توحید ڈالدے   اور خدائے تعالیٰ پر یہ
العقلاء وليس على الله بعزيز بل قدرته صالحة لهذا النور وهو على كل شئ
مشکل نہیں بلکہ اُس کی قدرت ایسے ہی کام کرتی ہے   اور وہ ہر چیز پر قادر
قدير وانه يجذب اليه قلوب الطالبين. وكذلك نرى ان اعاظم اركان
ہے اور وہ اپنی طرف طالبوں کے دل کھینچ لیتا ہے۔   اور اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے رکن اس
الدولة يميلون الى التوحيد يومًا فيومًا و قد نفرت قلوبهم من مثل هذه
گورنمنٹ کے دن بدن توحید کیطرف مائل ہوتے جاتے ہیں اور اُن کے دل ان عقائد باطلہ سے نفرت
العقائد الباطلة ولا يليق بشانهم ان يعبدوا بشرا مثلهم فى الضعف و
کر گئے ہیں اور اُن کی شان کے لائق بھی نہیں کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کریں جو انسانوں کی طرح صفات میں
اللوازم الانسانية وكيف وقد اعطاهم الله انواع العلوم وحظًّا وافرًا
اور لوازم انسانیت میں انکا شریک ہے اور ایسا شرک اُن سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے اُن کو کئی قسم کے علم عطا کئے ہیں
من الفهم والعقل ولا نجد فى محققى هذا القوم رجلا يرضى بهذه
اور فہم اور عقل عنایت کی ہے اور ہم اس قوم کے محققوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں پاتے جو ان
الاباطيل الا نادرا كالشعرة البيضاء فى اللمة السوداء و انى اعلم انهم
واہیات باتوں پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کی طرح ہے جو سیاہ بالوں میں ہو اور میں جانتا ہوں کہ
بيض الاسلام وستخرج منهم افرخ هذه الملة و ستصرف وجوههم
یہ لوگ اسلام کے انڈے ہیں اور عنقریب انہیں سے اس ملّت کے بچّے پیدا ہوں گے   اور اُن کے مُنہ
الى دين الله انهم قوم يفتشون كل امر ولا يغضون الطرف من الحق
الٰہی دین کیطرف پھیرے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر یک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ
الذى حصحص ولا يتأبّون من قبول الحق ويطلبون ولا يلغبون
بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہو اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے اور تھکتی نہیں اور جو

ومن طلب فوجد ولو بعد حين۔
ڈھونڈیگا پائیگا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پاوے۔

واما ما خوّف الواشی المزور الحکومة البریطانیة عن بغاوتنا فہٰذا
اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک

ہٰذا الا وشاء وشتم ولیس علٰی سرّنا ختم والدولة اعرف من ہٰذا الواشی
صرف سخن چینی اور گالی ہے اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے بھید پر تو کوئی مہر نہیں ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت

وھی ابن الایام و بیتنا عندھا فی ہٰذہ النواح علم الاعلام وتعلم رعایاھا
زیادہ واقف اور زمانہ دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اسکے نزدیک اس نواح میں اوّل درجہ کا مشہور ہے اور اپنی رعایا کو وہ

طبقا عن طبق فلا یخفی علیہا غرض ہٰذا الواشی ولیس بمستور علیہا سرّ
درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو اسپر اس نکتہ چین کی غرض پوشیدہ نہیں اور اسپر اس نکتہ چین کے اس جزع فزع کا

فزعہ ومقصد جزعہ بل ھی تعلم حق العلم امثالہ الّذین یریدون
اصل مقصد چھپا نہیں بلکہ وہ ایسے لوگوں کو خوب جانتی ہے کہ جو

مخاتلة الحکام من سورة تعصبہم وفورة عداوتہم وفساد فطراتہم وما فی
حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد فطرت سے دھوکا دینا چاہتے ہیں اور اُنکے برتن میں بجز فساد

وعاءھم الا سمّ الفساد وما فی قلبہم الا مقت الارتداد اعرضوا عن
کے زہر کے اور کچھ نہیں اور اُن کے دل میں بجز مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہیں

المہیمن وجلالہ وعثوا فی الارض مفسدین۔ وقد کتبنا غیر مرة انا نحن
خدا تعالیٰ اور اُسکے جلال سے ان لوگوں نے مُنہ پھیر لیا اور زمین میں فساد پر آمادہ ہوگئے ہیں۔ اور ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ

من نُصحاء الدولة ودواعی خیرھا وکیف وقد جبر اللّٰہ مصائبنا بہا
ہم گورنمنٹ کے خیر خواہوں میں سے ہیں اور کیونکر نہ ہوں اور خدا تعالیٰ نے اسکے سبب سے ہماری مصیبتوں کو دُور کیا

وازال بہا مرارة حیاتنا وکنا فی ارض محیاة فاھلک بہا کل حیة کانت
اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دُور فرمایا اور ہم سانپوں والی زمین پر بستے تھے تو اسکے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان سانپوں کو

۴۵

حولنا و ان لها علینا احسانا عظیماً فلن ننسے احسانها و انا من الشاکرین۔
ہلاک کیا جو ہمارے گرد تھے اور اس کا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکر گذار ہیں۔

واما ما ذکرهٰذا الواشی قصة جهاد الاسلام وتظنی ان القرآن یحث علی
اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے

الجهاد مطلقاً من غیر شرط من الشرائط فایّ زور و افتراءه اکبر من ذٰلك ان
جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افترا نہیں اگر

کان احد من المتدبرین۔ فلیعلم ان القرآن لا یأمر بحرب احد الا بالذین
کوئی سوچنے والا ہو۔ سو جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان

یمنعون عباد الله ان یؤمنوا به و یدخلوا فی دینه و یطیعوه فی جمیع احکامه
لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ

و یعبدوه کما اُمروا والذین یقاتلون بغیر الحق و یخرجون المؤمنین
کے حکموں پر کاربند ہوں اور اسکی عبادت کریں اور اُن لوگوں کے ساتھ لڑنے کیلئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں

من دیارهم واوطانهم و یُدخلون الخلق فی دینهم جبرًا و قهرًا و
اور مومنوں کو اُنکے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبرًا اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور

یریدون ان یطفؤا نور الاسلام ویصدون الناس من ان یسلموا
دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں

اولئك الذین غضب الله علیهم و وجب علے المؤمنین ان یحاربوهم ان لم
یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو اُن سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں

ینتهوا فانظر هٰذه الدولة ایّ فساد توجد فیها من هٰذه المفاسد[1] اتمنعنا
مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون فساد ان فسادوں میں سے اُن میں پایا جاتا ہے کیا وہ ہمیں ہماری

من صلواتنا و صومنا و حجنا و اشاعة مذهبنا او تقاتلنا فی دیننا او
نماز اور روزہ اور حج اور اشاعت مذہب سے ہم کو منع کرتی ہو یا دین کے بارے میں ہم سے لڑتی ہو یا

[1] افتراء

تخرجنا من اوطاننا او يجعل الناس نصارىٰ ظلمًا وجبرًا كلا بل انّها
ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالتی ہے یا لوگوں کو جبرًا اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ ہمارے لئے
بريّةٌ من كل هٰذه الالزامات بل هى لنا من المعينين ثم انظر الى احكام
مددگاروں میں سے ہے پھر قرآن کے اُن حکموں پر نظر ڈالو جن میں خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں اُن
علّمنا القرآن للذين احسنوا الينا وراعوا شئوننا وكفلوا شجوننا وآوونا
کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے جو ہم پر احسان کریں اور ہمارے کاموں کی رعایت رکھیں اور ہماری حاجات کی
وآوونا بعد ما كنّا تائهين. ايمنعنا ربّنا من ان نحسن الى المحسنين و
متکفل ہو جائیں اور ہمارے بوجھوں کو اُٹھالیں۔ اور ہمیں پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ میں لے آویں کیا خدا تعالیٰ ہم کو
نشكر المنعمين. كلا بل القرآن يأمر بالقسط والعدل والاحسان
اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنیوالوں کے ساتھ نیکی کریں اور دلی نعمتوں کا شکر ادا کریں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو انصاف اور عدل اور
والله يحب المقسطين. وقد قال فى القرآن ولتكن منكم امّة يدعون
احسان کرنے کیلئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور قرآن میں اُس نے یہ فرمایا ہے کہ تم میں سے ہمیشہ
الى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر[1] وما قال ولتكن منكم
ایسے لوگ ہوتے رہیں جو نیکی کیطرف بلادیں اور امر معروف اور نہی منکر کریں اور یہ نہیں کہا کہ تم میں سے لوگ ہمیشہ ایسے
امّة يقتلون الكفار ويدخلونهم جبرًا فى دينهم وقال جادل لهم
ہوتے رہیں کہ جو کافروں کو قتل کریں اور اُنکو اپنے دین میں جبرًا داخل کرتے رہیں اور اُس نے تو کہا کہ عیسائیوں
(لمے جادل النصارىٰ) بالحكمة والموعظة الحسنة[2] وما قال اقتلوهم
سے حکمت اور نیک نصیحت کے طور پر بحث کرو اور یہ نہیں کہا کہ اُن کو تلواروں سے قتل کر ڈالو۔ مگر اس
بالسيوف والصوارم الا بعد صدهم عن سبيل الله ومكرهم لاطفاء
حالت میں جبکہ وہ دین سے روکیں اور اسلام کا نور بجھانے کے لئے منصوبے برپا کریں اور دشمنوں
نور الاسلام وقيامهم فى مقام المعادين فانظر ما قال ربّنا ربّ العٰلمين.
کے مقام میں کھڑے ہو جائیں پس دیکھو تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالموں کا رب ہے کیا کچھ فرمایا ہے۔

[1] آل عمران: ۱۰۵ [2] النحل: ۱۲۶

وقد بيّنا لك ان الحرب ليس من اصل مقاصد القرآن ولا من جذر
اور ہم بیان کرچکے ہیں کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قرآن میں سے نہیں اور وہ صرف ضرورت کے
تعليمه وانما هو جوّز عند اشتداد الحاجة و بلوغ ظلم الظالمين الى
وقت تجویز کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت میں جبکہ ظالموں کا ظلم انتہا تک
انتهاءه واشتعال جوار الجائرين ولكم أسوة حسنة فى غزوات رسول الله
پہنچ جائے۔ اور پیروی کرنے کیلئے طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صلّى الله عليه وسلم كيف صبر على ظلم الكفار الى مدة يبلغ فيه صبى
بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ایذا پر اُس زمانہ تک صبر کیا جس میں ایک بچہ
الى سن بلوغة فصبر وكان الكفار يوذونه فى الليل والنهار ينهبون اموال
اپنے سنّ بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکھ دیتے اور رات دن ستاتے اور
المؤمنين كالاشرار ويقتلون رجالهم ونساءهم بتعذيبات تنحدر
شریروں کی طرح اُن کے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ایسے بڑے بڑے
بتصورها دموع العيون وتقشعر قلوب الاخيار وكذلك بلغ الايذاء
عذابوں سے مارتے کہ اُن کے یاد کرنے سے آنکھوں کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نیک آدمیوں کے دِل کانپتے ہیں اور
الى انتهائه حتى هموا بقتل نبى الله فامره ربّه ان يترك وطنه و
اِسی طرح دُکھ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہانتک کہ ان لوگوں نے
يهرب الى المدينة مهاجرًا من مكة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا قصد کیا سو اُسکے ربّنے اُس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت
من وطنه باخراج قومه ومع ذلك ما كان الكفار منتهين. بل لم يزل
صلعم اپنے وطن سو کفار کے نکالنے سے ہجرت کرگئے اور ابھی کفار نے ایذا رسانی میں بس نہیں کی تھی بلکہ وہ فتنے
الفتن منهم تستعر و محجة الدعوة تعر حتى جلبوا على رسول الله صلى الله
بھڑکاتے اور دعوت کے کاموں میں مشکلات ڈالتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

علیہ وسلم خیلھم ورجلھم وضربوا خیامھم فی میادین بدر
معہ اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑھائی کی اور بدر کے میدان میں جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے

بفوج کثیر قریبًا من المدینۃ و ارادوا استیصال الدین فاشتعل
خیمے کھڑے کر دیئے اور چاہا کہ دین کی بیخکنی کر دیں تب خدا کا غضب اُن پر

غضب اللّٰہ علیہم رعْیے قبح جفاءھم و شدۃ اعتداءھم فنزل الوحی
بھڑکا اور اُس نے اُن کے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا تو اُس نے اپنی وحی اپنے

علٰی رسولہ وقال اُذن للّذین یقاتلون بانہم ظلموا و ان اللّٰہ علٰی نصرھم
رسول پر اُتاری اور کہا کہ مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق اُن کے قتل کیلئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہیں

لقدیر فامر اللّٰہ رسولہ المظلوم فی ھٰذہ الاٰیۃ یحارب الذین ھم بدءوا
اس لئے اُنھیں مقابلہ کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو اُنکی مدد کرے سو خدا تعالٰی نے اپنے رسول مظلوم

اول مرّۃ بعد ان رءٰی شدۃ اعتداءھم وکمال حقدھم وضلالھم ورءٰی
کو اِس آیت میں اُن لوگوں کے مقابل پر ہتھیار اُٹھانے کی اجازت دی جنکی طرف سے ابتدا تھی مگر اُسوقت اجازت دی

انہم قوم لا یرجی بالمواعظ صلاح احوالہم فانظر کیف کان حرب
جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی اُن کی طرف سے دیکھ لی اور یہ دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مجرد نصیحتوں سے

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وما حارب نبی اللّٰہ اعداء الدین
اُن کی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور

الا بعد ما راٰھم سابقین فی الترامی بالسہام والتجالد بالحسام
نبی اللہ دشمنانِ دین سے ہرگز نہیں لڑا مگر جب تک کہ اُس نے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے میں

وما کان الکفار مقتولین فقط بل کان یسقط من الجانبین قتلٰی
پیش دست اور سبقت کرنیوالے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ صرف کفار ہی مارے جاتے تھے بلکہ جانبین سے

وکان الکفار ظالمین صائلین۔
مرنے والے کام آتے تھے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے۔

۴۸ صفحہ

فليتدبّر فى هذا المقام كل عاقل حفظه الله تعالىٰ عن الحمق وصانه

پس اس مقام میں ہر یک عاقل جس کو خدا نے حمق اور سفاہت اور بدوں کی خصلتوں سے نگاہ رکھا ہو

عن السفاهة وسير اللئام ليظهر عليه حقيقة جهاد الاسلام ولينظر

فکر کرے اور سوچے تاکہ اس پر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہیے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم

اين اثر الظلم فى هذا الجهاد و اين ايذاء المحسن ذمل الانعام بل كان

کا نشان کہاں ہیں اور کہاں کسی محسن کو دُکھ دیا گیا ہے بلکہ ان دنوں میں تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ میں

راس الاسلام فى تلك الايام معرضًا لدوس الاقدام وقد وردت

پڑا ہوا تھا اور مسلمانوں پر ایسی مصیبتیں پڑی ہوئی تھیں کہ اُن مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے

على المسلمين مصائب الىٰ حتى يجرى الدموع قصتها من المقلتين

آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے

وتشوى القلوب بنار الآلام فهل من مُنصف ينظرها ويخاف قهر

پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ

الرب العلام ام انعدم الانصاف من قلوب المخالفين۔ هذا

انصاف مخالفوں کے دلوں سے اُٹھ ہی گیا ہے اور یہی بات

هو الحق ولا نخبأ الحق ولا نستره والنفاق عندنا اكبر الذنوب والرياء

حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور نہ چھپاتے ہیں اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور

أخطر الخطوب ومن سير الظالمين المشركين۔

ریا سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مُشرکوں کی صفات میں سے ہے۔

فخلاصة قولنا ان مسئلة الغزوة والجهاد ليست محور الاسلام

پس ہمارے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں جس کو اسلام کا محور اور

واستقسه كما فهمه الجاهلون المخالفون او المتجاهلون من المسلمين

استقس کہا جائے جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں

بل وردت فی کتاب الله تصریحات علی خلافها کما سمعت آیات ۲۹ ص

بلکہ کتاب اللہ میں اسکے برخلاف تصریحات واقع ہیں جیسا کہ تونے آیتوں کو سُن لیا۔

رب العالمین۔ واما العقیدۃ المشهورۃ اعنی قول بعض العلماء

اور عقیدہ مشہورہ یعنی قول بعض علماء کا

ان المسیح الموعود ینزل من السماء ویقاتل الکفار ولا یقبل الجزیة

جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑیگا اور جزیہ قبول نہیں کرے گا

بل اما القتل واما الاسلام فاعلموا انها باطلة ومملوة من انواع

بلکہ دو باتوں میں سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہیئے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح

الخطاء والزلة ومن امور تخالف نصوص القرآن وما هی الا

کے خطاؤں اور لغزشوں سے بھرا ہوا ہے اور قرآن کی نصوص صریحہ سے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف

تلبیسات المفترین۔ یا حسرة علیهم انهم اطرءوا عیسٰی من غیر حق

مفتریوں کا افترا ہے۔ اُن پر افسوس کہ اُنہوں نے حضرت عیسٰی کو حد سے زیادہ بڑھا دیا

حتی قال بعضهم انه ملك کریم ولیس من نوع الانسان وقال بعضهم

یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں اور بعض نے کہا

ان هو الا کلمة الله وروح الله ولیس فی هٰذه المرتبة شریكا له وزاد

وہ ایک کلمہ اور روح اللہ ہے اور اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور

بعضهم علیه حواشی اخرى وقال هو مخلوق اقرب الى الله وافضل

بعض نے اس پر اور حاشئے چڑھائے اور کہا کہ وہ ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتوں سے بڑھ کر

من الملائکة فان الملائکة لا یرفعون الی العرش وهو مرفوع الی العرش

ہے کیونکہ ملائک تو عرش پر جا نہیں سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ

لانه مرفوع الی الله فهو افضل من الملائکة کلهم ومن کل ما خلق

خدا تعالیٰ کی طرف اُس کا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر یک فرشتہ اور ہر یک مخلوقات سے افضل ہے

وذراء هذا بیان بعض العلماء و اما صاحب الانسان الکامل عبد الکریم
یہ تو بعض علماء کا قول ہے گر صاحب کتاب انسان کامل عبدالکریم نے

الذی ہو من المتصوفین فبلغ الامر الی النہایۃ وقال ان التثلیث
جو متصوفین میں سے ہے اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث

بمعنے حق ولا حرج فیہ و ان عیسٰے کذا و کذا بل اشار الی انہ لیس
ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اسمیں کچھ حرج نہیں اور عیسٰے ایسا ہو اور ایسا ہو بلکہ اس طرف اشارہ کر دیا کہ

بمخلوق ومنہم من اعتدی فی کذبہ وقال بسم اللہ الاب والابن و
وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہیں ہو اور بعض آدمی جھوٹ بولنے میں بہت بڑھ گئے اور یہ لکھا کہ بسم اللہ الاب الابن و

روح القدس کذلک ایدوا الفریۃ ونصروھا وکان الکذب فی اول الامر
روح القدس اسی طرح اُنہوں نے جھوٹ کی تائید کی اور جھوٹ کو مدد دی اور جھوٹ پہلے پہلے تو

منہ قلیلاً ثم من جاء بعد کاذب الحق بکذبہ کذبا اخر حتی ارتفعت
تھوڑا تھا پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اُس نے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹ پر زیادہ کیا یہانتک کہ جھوٹ کی

عمارۃ الکذب وجعل ابن عجوزۃ ابن اللہ وبعد ذلک جعل اللہ العلمین
عمارت بہت اُونچی ہوگئی اور ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کر کے مانا گیا خبردار ہو کہ

الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ان عیسٰے الا نبی اللہ کانبیاء اخرین وان
جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ عیسٰی صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ

ہو الا خادم شریعۃ النبی المعصوم الذی حرم اللہ علیہ المراضع حتی
اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دُودھ پلانیوالی حرام کی گئی تھیں یہانتک کہ

اقبل علی ثدی اُمّہ وکلّمہ ربّہ علی طور سینین و جعلہ من المحبوبین ھذا ھو موسیٰ
اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اُسکا خدا کوہ سینا میں اُس سے ہمکلام ہوُا اور اُسکو پیارا بنایا یہ وُہی موسیٰ

* (الفائدۃ) کلّم اللہ موسےٰ علے جبل وکلّم الشیطٰن عیسےٰ علے جبل فانظر الفرق بینہما ان کنت من الناظرین۔ منہ
خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہمکلام ہوُا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسٰے سے ہمکلام ہوُا سو ان دونوں قسم کے مکالمہ میں غور کر اگر غور کرنے کا مادہ ہے۔

فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الیٰ حیاتہ و فرض علینا ان نؤمن
مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہوگیا کہ ہم اِس بات ایمان لاویں

انہ حیٌّ فی السماء ولم یمُتْ ولیس من المیتین۔
کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔

و امّا نزول عیسٰی من السماء فقد اثبتنا بطلانہ فی کتابنا الحمامۃ
مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہونگے سو ہم نے اِس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ

وخلاصتہ انا لا نجد فی القرآن شیئاً فی ھذا الباب من غیر خبر وفاتہ
میں بخوبی ثابت کردیا ہوا اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسےٰؑ کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے اور

الذی نجدھا فی مقامات کثیرۃ من الفرقان الحمید نعم جاء لفظ النزول
وفات کا ذکر نہ ایک جگہ بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں ہاں بعض احادیث میں نزول کا

فی بعض الاحادیث ولکنہ لفظ قد کثر استعمالہ فی لسان العرب
لفظ آیا ہو لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ زبان عرب میں اکثر استعمال اس کے

علی نزول المسافرین اذا نزلوا من بلدۃ ببلدۃ اومن ملک بملک
مُسافروں کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں وارد ہوں اور یا ایک ملک سے دوسرے

متغربین والنزیل ھو المسافر کما لا یخفی علی العالمین۔
ملک میں سفر کر کے آویں اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہیں جیسا کہ جاننے والوں پر پوشیدہ نہیں۔

و امّا لفظ التوفی الذی یوجد فی القرآن فی حق المسیح وغیرہ
مگر توفّی کا لفظ جو قرآن میں حضرت مسیح اور دُوسروں کے حق میں پایا جاتا ہے سو اسمیں بغیر معنے مارنے کے

من بنی آدم فلا سبیل فیہ الیٰ تاویل اخری بغیر الاماتۃ واخذنا
اور کوئی تاویل نہیں ہوسکتی اور یہ معنے مارنے کے ہم نے

صـ۵۱

معناہ من النبی ومن اجلّ الصحابۃ لا من عند انفسنا وانت تعلم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہیں یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تو جانتا ہو کہ

ان الاماتة امر ثابت دائم داخل فی سُنن اللّٰہ القدیمة وما من رسول
مارنا ایک امر ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سُنّتوں میں داخل ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں جو
الا توفی وقد خلت من قبل عیسے الرسل فاذا تعارض لفظ التوفی
فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول
ولفظ النزول فان سلمنا و فرضنا صحة الحدیث فلا بدلنا ان نؤول
اور لفظ توفی میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ
لفظ النزول فانه لیس بموضوع لنزول رجل من السماء بل وضع
نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وُہ دراصل آسمان سے اُترنے کے معنوں کیلئے موضوع نہیں ہے بلکہ وُہ تو
لنزول مسافر من ارض بارض فما کان لنا ان نترك معنے وضع له
مسافروں کے نزول کیلئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں ہو سکتا کہ اصل موضوع کو چھوڑ دیں
هذا اللفظ فی لسان العرب ونرد بیّنات القرآن وما نجد ذکر السّماء فی
اور قرآن کی بیّنات کو ردّ کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں آسمان
حدیث صحیح وما نجد نظیر النزول فی امم اولیٰ[1] بل یثبت خلافه فی
کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی اُمتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ
قصّة یوحنّا فلا شك ان هذه العقیدة اعنی عقیدة نزول المسیح
قصّہ یُوحنّا میں اسکے خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی

---

[1] (الفائدة) قال اللّٰہ تعالیٰ ان هذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراهیم وموسیٰ[ل] ولکنا
قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنی توریت اور صحف ابراہیم میں شواہد تعلیم قرآن موجود ہیں مگر
لا نجد ذکر صعود عیسٰے وذکر نزوله فی التورٰة ولا مثالا یشابهه وان التورٰة
ہم توریت میں حضرت عیسیٰ کے صعود اور نزول کا کچھ نشان نہیں پاتے اور نہ اُسکی کوئی مثال پاتے ہیں حالانکہ
امام لذکر الامثلة کلّها ولاجل ذٰلك سمّاه اللّٰہ اماما فی کتٰبٍ مّبین۔۱۲ منه
توریت تمام مثالوں کے لئے امام ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسکا نام امام رکھا ہے۔۱۲

ل الاعلیٰ : ۱۹، ۲۰

من السماء مبتلاة بامراض لا بمرض واحد يخالف بیّنات القرآن و
بیماریاں لگی ہوئی ہیں قرآن کی بیّنات کا مخالف ہے

یکذّب امر ختم النبوة ویبائن محاورات القوم ویخالف الاٰثار التی
ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغائر پڑا ہے اور ان احادیث کے

صُرحت فیہا موت المسیح فتفکروا ایہا الناس ان کنتم من المتفکرین۔
برعکس ہے جن میں حضرت عیسٰی کی موت کی تصریح ہو پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کرسکتے ہو۔

واما الشق الثانی اعنی محاربات المسیح الموعود بعد النزول کما
اور دُوسرا شق یعنے یہ کہ مسیح موعود اُترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا

ہو زعم بعض الناس الذی ما کان الا کالغبی الجہول فہو لیس من مذہبنا
جیساکہ بعض جہال کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے

بل عندنا ہو خیال باطل لا یصلح للقبول وبعید عن الحق والیقین و
اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فضول ہے جو لائق قبول نہیں اور حق اور یقین سے بعید ہے اور

داخل فی نمط الفضول وکفٰی لبطلانہ الحدیث الذی موجود فی البخاری
اس کے باطل کرنے کے لئے وہ حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری میں لکھی ہے

صلـــ۵۲ـــہ

اعنی یضع الحرب یعنے لا یقاتل المسیح الموعود ولا یحارب بل یفعل کلما
یعنے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یضع الحرب جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود کفار سے نہیں لڑیگا اور نہ

یفعل بالنظر والھمة ویجعل اللّٰہ فی نظرہ تاثیرات عجیبة وفی انفاسه
جنگ کریگا بلکہ جو کچھ کریگا اپنی نظر اور ہمت سے کریگا اور خدا اُسکی نظر میں عجیب عجیب تاثیرات رکھ دیگا اور اس کے

برکات غریبة ویجعل فی فہمہ وعقلہ قوة السیف والسنان ویعطی لہ
فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوّت دیگا اور

بیانا مملوا من البرہان وحججا قاطعة لعذرات اہل الطغیان فہذہ
اُس کو دلائل سے بھرا ہوا بیان عطا کریگا اور ایسی حجتیں اُسکو سکھلائیگا جو اہل طغیان کا قطع عذرات کریں پس

هي الحربة السماوية التي ما صنعها ايدي الانسان بل اعطيت من يد الله
یہی آسمانی حربہ ہے جس کو انسان کے ہاتھوں نے بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھوں سے ملا ہے

الرحمٰن ونزلت من السماء لا من اعمال اهل الارضين فالحاصل ان
اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیوں سے پس خلاصہ کلام یہ ہے

اعتقادنا هو هذا الا كما فهم الواشي الغبي والنمام الدني فانه خطاء
جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہم نے ذکر کر دیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجھا اور وہ ہمارے

فاحش عندنا ونخطي قائل تلك الاقوال وقد اخطاء من قال و وقع في
نزدیک صریح غلطی ہے اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہیں بیشک خطا کی جس نے ایسا کہا اور صریح

ضلال مبين. فالحق الذي ارانا الحق الحكيم وانبأنا اللطيف العليم
ضلالت میں پڑ گیا۔ پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا اور لطیف علیم نے بتلایا

هو ان حربة المسيح الموعود سماوية لا ارضية ومحارباته كلها
وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اس کی

بانظار روحانية لا باسلحة جسمانية وهو يقتل الاعداء بعقد
روحانی نظروں کے ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے

النظر والهمّة اعني بتصرف الباطن واتمام الحجّة لا بالسهام و
قتل کرے گا یعنی تصرّف باطن اور اتمام حجّت کے ساتھ نہ تیر اور

الرماح والمشرفية وله ملكوت السماء لا ملكوت الارضين واما
نیزہ اور تلوار سے اور اس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی اور

الذين ينتظرون مسيحًا يأتي بالجنود ويخرج كالاسود ويقتل كل من لم
وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہیں جو لشکروں کے ساتھ آئیگا اور ہر یک کافر کو جو ایمان نہ لاوے

يؤمن من الكافرين. وينزل كصاعقة محرقة من السماء ولا يكون له
قتل کرے گا۔ اور آسمان سے ایک جلانے والی بجلی کی طرح نازل ہوگا اور بجز

شغل مِنْ غیر سفك الدماء ویکون حریصًا علیٰ قتل نفس ولو کان

خونریزی کے اُسکا کوئی اور شغل نہ ہوگا اور قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو

خنزیرا و یاخذ السیف البتّار قبل ان یتم حجته علی المنکرین۔ فنحن

اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکروں پر پوری کرے آتے ہی تلوار پکڑ لے گا۔ سو ہم

لسنا منهم ولا نعرف ذٰلك المسیح ولا نعلم ولا ندری اثرا من تلك

اُن لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم ایسے مسیح کو نہیں پہچانتے اور ہم خدا تعالیٰ کی کلام میں ان عقائد کا کچھ بھی

الاباطیل فی کتاب الله المبین۔ فلا نقبل هٰذه العقیدة ابدًا ولسنا

نشان نہیں پاتے۔ اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو

من الذین یقرّون به مقلدین کالعمین۔ فالحاصل انه لیس من عقائدنا

ایک اندھے مقلد کی طرح مان لیں۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے

بل انما هو من عقائد شیخ بٹالوی صاحب الاشاعة مضل الجماعة

عقائد میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد ہیں جو صاحب اشاعت اور مضل جماعت ہے

اعنی محمد حسین و امثاله الّذین هم فلاح تلك الزراعة فالملخّص ان

اور ایسا ہی اُسکے ہمخیالوں کا جو اس کھیتی کے بونے والے ہیں

هٰذا المسلك من مساعیهم التی یسعون وآرائهم التی ترون و انهم قد رسوا

یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ اُنہیں کا مسلک ہے جسپر وہ چل رہے ہیں اور یہ اُنہیں کی رائیں ہیں جو تم دیکھتے ہو

علیه ولیسوا بالمنتهین الراجعین بل یخبرون عنه علی المنابر ویذکرونه

اور وہ ان خیالات پر خوب جمے ہوئے ہیں اور باز آنے والے اور رجوع کرنے والے نہیں ہیں۔ بلکہ منبروں پر

متباشرین۔ ومن اعظم مُنیتهم النفسانیة ان یجیء مسیحهم الموهوم

چڑھ چڑھ کر یہ خبریں بتلاتے ہیں اور اُن کو یاد کرکے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور اُن کی نفسانی

کالملیك الجبار و یقتل کل من فی الارض من الکفار و یجمع غنائم

خواہشوں میں سے بڑی خواہش یہ ہے کہ انکا خیالی مسیح دُنیا میں آوے اور تمام کافروں کو قتل کرے اور پھر بہت سے لوٹ کے مالوں

كثيرة قنطارًا على القنطار ثم يجعل البطالوى واخوانه من المتمولين و

بٹالوی اور اُسکے بھائیوں کو مالدار کر دیوے

اما نحن فلا نعتقد كذٰلك بل نعلم انهم اخطأوا فى هٰذه الآراء واجنّهم

مگر ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ ہم جانتے ہیں کہ اُن لوگوں نے اپنی رائوں میں خطا کی اور ایک رات اُن پر پڑ گئی

الليل وبعدوا عن الضياء فما فهموا وما مسّوا مسلك المتبصّرين وما

اور روشنی سے دُور جا پڑے پس اُنہوں نے کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والوں کے مسلک کو چھوا بھی نہیں

سقوا من المعارف النبويّة والاسرار الالٰهية بل اكلوا فضلات قوم

اور انہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الٰہیہ میں سے کچھ بھی نہیں پیا بلکہ اُنہوں نے اُن لوگوں کا فضلہ کھایا جو پہلے

ضلوا من قبل ونبذوا كتاب الله وراء ظهورهم ورضوا باقوال الختارين۔

اُن سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو اُنہوں نے پس پُشت پھینکدیا اور اُن لوگوں کی باتوں پر راضی

وكان سرّ هٰذه العقيدة من ادق المسائل واصعبها فما فهمه آراء

ہو گئے جو دھوکا دینے والے تھے اور اس عقیدہ کا بھید بہت باریک اور مشکل مسائل میں سے تھا اسلئے موٹی سمجھ

سطحية وعقول ناقصة واختاروا طرقا دون ذٰلك مستعجلين۔ فتم

اور ناقص عقل والے اسکو سمجھ نہ سکے اور اور راہیں جلدی سے اختیار کرلیں۔ سو وہ

ما جاء فى فَيْجٍ اَعوج من اصدق الصادقين وان فى هٰذا برهانًا

پیشگوئی پوری ہوئی جو فیج اعوج کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور وہ اصدق الصادقین ہے

للمتفكرين۔ ثم تفضل الله علينا وكشف هٰذا السرّ فضلًا ورحمًا و

اور فکر کرنیوالوں کیلئے اسمیں ایک دلیل ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بھید ہم پر کھول دیا اور

هُو ارحم الراحمين يرقى من يشاء ويحطّ من يشاء ويجعل من يشاء

وُہ ارحم الراحمین ہے جس کو چاہتا ہے اُوپر لیجاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نیچے پھینکتا ہے اور جسکو چاہتا

من العارفين۔ وعلمنا بتعليمه وفهمنا بتفهيمه وايدنا بتكريمه و

ہے عارفوں میں داخل کرتا ہے۔ سو ہم نے اس کی تعلیم سے معلوم کیا اور اسکے سمجھانے سے سمجھے اور اُس

هو خیر المؤیدین۔ والهمنا ان الحرب حرب روحانی بنظر روحانی
خیر المؤیدین نے ہم کو مدد دی۔ اور ہمارے رب نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں روحانی لڑائیاں ہیں جو

واعجبنی انهم یقرءون ان عیسٰی لا یقاتل یاجوج وماجوج بل یدعوا
روحانی نظر کے ساتھ ہونگی اور تعجب کہ یہ لوگ پڑھتے ہیں کہ جو عیسیٰ یاجوج ماجوج سے نہیں لڑیگا بلکہ

علیهم عند اشتداد المصائب وهجوم الاعداء کالسهم الصائب وکذالک
سخت مصیبتوں کے وقت بددعا کریگا اور نیز وہ لفظ

یقرءون لفظ النظر فی کتب الاحادیث ثم ینسونه ولا یتدبرون کالعاقلین
نظر کا کتب احادیث میں پڑھتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں اور عاقلوں کی طرح نہیں سوچتے

ختم الله علٰی قلوبهم فلا یفهمون دقیقة من دقائق المعرفة ولا نکتة من
خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر مُہر کر دی پس وہ معرفت کے دقیقوں میں سو کسی دقیقہ کو حکمت کے نکتوں میں سو کسی نکتہ کو بھی

نکات الحکمة بل نرٰی ان ذهنهم مُزمهر ودجنه مکفهر فلا یستشفون
نہیں سمجھتے بلکہ ذہن اُن کا بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہوا اور بادل اس ذہن کا تہ بتہ ہے پس وہ حقیقت کے

لاٰلی الحقائق ولا یمعنون فی الدقائق ویسبحون علی سطح الالفاظ و
موتیوں کو عمیق نظر سے دیکھ نہیں سکتے اور الفاظ کی سطح پر تیرتے ہیں اور

لیسوا فی بحر المعانی غواصین۔ ومن یفهّم رجلا ما فهمه الله ومن لم
معانی کے دریا میں غوطہ نہیں مار سکتے۔ اور ایسے آدمی کو کون سمجھائے جس کو خدا نے نہیں سمجھایا اور

یهده الله فکیف یکون من المهتدین۔
جس کو خدا نے ہدایت نہیں دی وہ کیونکر ہدایت یاب ہو جائے۔

هذه هی العقیدة التی اشهرناها فی کتبنا غیر مرّة ولاجل ذٰلک
یہ وہی عقیدہ ہے جس کو ہم نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہوا اور انہی اُمور کیلئے ہم کافر

کفرنا واوذینا وکذبنا وافردنا کالذی یترک فی البوادی والفلوات
ٹھہرائے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور جھٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چھوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل میں

۵۵ منفرداً فنحن فی هٰذه الاوان کغریب فی خانٍ لا کشغب فی حمایة اخوان
اکیلا چھوڑا جاتا ہے سو ہم اس وقت ایک ایسے مسافر کی طرح ہیں جو سرائے میں اُترا ہوا ہو نہ ایسے شخص کی طرح

لا نرید الریاسة بل اٰثرنا الخصاصة و نبذنا فروة امارة و رضینا بعباءة
جو فساد کرنے والا اور اپنے بھائیوں کی حمایت سے مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہیں چاہتے بلکہ درویشی اختیار

فقر، و ما بالینا طعن نُظّارة و لا لوم اللائمین۔ فلا تبادر یا لاهس کاس
کی اور ہم نے ریاست کی پوستین کو پھینکدیا اور فقیرانہ گودڑی اختیار کر لی اور دیکھنے والوں کی طعن اور ملامت کی کچھ بھی

قسیسین الی ظن السوء و لا تنفض هذ رديك فان امرنا متبین واضح
پرواہ نہ کی سو اے پادریوں کے پیالے چاٹنے والے بدظنی کی طرف جلدی مت کر اور اپنے سرین مت ہلا کیونکہ ہمارا حال

و لیس شیٔ فی یدیك و لست من الحاکمین۔ فان کنت تشتاق ان تستقری
روشن ہے اور کوئی بات تیرے اختیار میں نہیں اور نہ تُو حاکم ہے۔ اور اگر تجھے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہوں

طرق النمیمة فاعلم انك خائب و لا یحصل لك شیٔ من غیر ظهور سیرك
کو ڈھونڈے پس جان رکھ کہ یہ مطلب تیرا پُورا نہیں ہوگا اور تُو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بُری

الذمیمة و لا تقدر ان تخفی ما ابداه ربنا و لا تضر من حفظه الله و هو خیر
خصلتیں ظاہر ہونگی اور تُو اُسپر قادر نہیں ہو سکے گا کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اُس کو چھپا دے اور جسکو خدا نگاہ رکھے

الحافظین۔ فاعرض عنها و اشتغل بنضرة دنیاك و خضرتها و اصطبح
تو اُسکو ضرر نہیں پہنچا سکتا اور خدا سب محافظوں سے بہتر ہے۔ پس تو اِن باتوں سے کنارہ کر اور اپنی دُنیا کی تازگی اور

و اغتبق و افرح علی جیفتها و لا تدخل فیما لست اهله و لا تغضب و لا
سبزہ میں مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور دُنیا کی مردار پر خوشی کر اور ان باتوں میں دخل مت دے جن کی

تشتعل فان مقت الله اکبر من مقتك و ان ناره تحرق الظالمین۔
لیاقت تجھ میں نہیں اور غضبناک نہ ہو اور مت بھڑک کیونکہ خدا تعالےٰ کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اسکی آگ ظالموں کو جلاتی ہے

و العجب ان اکابر المسیحین خدعوا فیك و ما عرفوك حق المعرفة
اور تعجب کہ بڑے پادریوں نے تجھ میں دھوکا کھایا اور اُسوقت تک تجھ کو نہیں پہچانا جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے اور

الیٰ هٰذا الوقت وعجزوا عن فض سرّك وكشف دعوالك ادراك عمقك
تیرے بھید کے پہچاننے اور تیری تہ تک پہنچنے سے قاصر رہے اور تُونے دھوکا دینے والوں کی طرح
واكلتهم كالخادعين۔ یا حسرة علیهم لم یضیعون اموالهم علیٰ امثالك
اُن کو کھالیا۔ اُن پر افسوس کہ وہ کیوں تیرے جیسے لوگوں پر اپنا مال ضائع کر رہے ہیں اور
ولم لا یرجعون الی الیقظة بعد التجارب المولمة ولم لا یعرفون البطالین۔
کیوں دردناک تجربوں کے بعد بیدار نہیں ہوتے اور کیوں بطالوں کو نہیں شناخت کرتے۔
واما قولك ان قسیسی هذا الزمان لیسوا دجّالًا معهودا فهذا دجلك
اور تیرا یہ قول کہ اِس زمانہ کے پادری دجّال نہیں ہیں تو یہ تیری دجّالیت ہے
الاكبر و سئلت عنی دلیلًا علیه فاعلم ان هٰذا لیس قولی بل قاله المسیح
اور تُونے مجھ سے اِس دعویٰ کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے
من قبلی فانظر فی انجیل لوقا فی الاصحاح الثالث من آیة ۲۴ الی ۳۰
مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تُو انجیل لوقا تیسرے باب چوبیس آیت میں غور کر
فستجد ما قلنا بمزایاه وهو هٰذا یا عدو الطیبین فقال لهم اجتهدوا
کہ یہی قول ہمارا مع شئے زائد پائیگا اور وہ یہ ہے اے پاکوں کے دشمن۔ پس مسیح نے اُن سے یعنی حواریوں سے کہا
ان تدخلوا من الباب الضیق فانی اقول لكم ان كثیرین سیطلبون
کہ کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتیرے چاہیں گے
ان یدخلوا ولا یقدرون من بعد ما یكون رب البیت قد قام واغلق
کہ داخل ہوں پر داخل نہیں ہو سکیں گے اسکے بعد گھر کا مالک اُٹھا اور دروازہ بند کرلیا اور
الباب وابتدءتم تقفون خارجًا وتقرعون الباب قائلین یا رب یا رب
تم نے دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر یہ بات کہتے ہوئے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے مالک ہمارے
افتح لنا۔ یجیب ویقول لكم لا اعرفكم من این انتم حینئذٍ تبتدءون تقولون
لئے دروازہ کھول وہ جواب دیگا اور کہیگا کہ مَیں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اُسوقت تم یہ کہنا شروع کروگے کہ ہم نے

اكلنا قد امك وعلمت فى شوارعنا فيقول اقول لكم لا اعرفكم من اين انتم
تیرے سامنے کھایا اور تُونے ہماری گلیوں میں تعلیم دی پس وہ کہیگا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا
تباعدوا عنى يا جميع فاعلى الظلم هناك يكون البكاء وصرير الانسان متى
کہ تم کہاں کے ہو اے ظلم پیشہ لوگو! میرے سامنے سے دُور ہو اُس وقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم
رئيتم ابراهيم واسحاق ويعقوب وجميع الانبياء فى ملكوت الله وانتم
دیکھو گے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیاء خدا کی بادشاہت میں داخل ہوئے اور تم
مطروحون خارجا ويأتون من المشارق والمغارب ومن الشمال والجنوب
باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئیں گے
ويتكئون فى ملكوت الله وهوذا اٰخرون يكونون اوّلين واوّلون يكونون
اور خدا کی بادشاہت میں بیٹھیں گے تب جو پچھلے ہیں وہ پہلے ہونگے اور جو پہلے ہیں وہ پچھلے ہوں گے۔
اٰخرين۔ هٰذا ما كتبنا من كتابكم انجيل لوقا بعبارته العربية وما زدنا
یہ وہ مضمون ہے جو ہم نے تمہاری انجیل لوقا میں سے اُسکی عربی عبارت میں لکھا ہے اور
وما نقصنا بل رقمناه كما هو كالناقلين۔
نہ ہم نے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے۔
وللمستنكرين المستطرقين ان يرجعوا الى ذٰلك الكتاب إن
اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہوں اُنکو اختیار ہے کہ اگر اُنکو ہماری تحریر میں شک ہو تو اِس کتاب کو
كانوا من المرتابين فلا تضرب عنه صفحا ولا يلفحك الحقد لفحا وفكّر
دیکھ لیں پس اِسکے انکار میں منہ ٹیڑھا نہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہ تجھ کو جلاوے اور منصفوں کی طرح فکر کر۔
كالمنصفين۔ وانظر ان المسيح سمّاكم فى هٰذه الاٰية فاعلى الظلم وقال
اور اِس بات میں غور کر کہ حضرت مسیح نے اِس آیت میں تمہارا نام ظالم رکھا ہے اور کہا
اعرض عنكم فى يوم القيامة واتصدى بالصدود واقول لستم منى ولا
کہ قیامت کے دن تم سے کنارہ کروں گا اور کہوں گا کہ تم میری جماعت میں سے نہیں ہو

من هذا الجنود فاخسئوا یا معشر الظالمین الکافرین۔ واشار الی انکم
سوائے ظالمو کافرو دُور ہو۔ اور اِس بات کی طرف اشارہ
لبستم الحق بالباطل وترکتم امرہ وکنتم قومًا دجّالین۔ وانت تعلم ان
کیا کہ تم نے حق کو باطل کے نیچے چھپا دیا اور تم ایک دجّال قوم ہو۔ اور تجھے معلوم ہو کہ
حقیقۃ الظلم وضع الشئ فی غیر موضعہ عمدا وبالارادۃ لینتقب وجہ
ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اُٹھا کر عمدًا غیر محل پر رکھی جائے تا راہ چھپ جاوے
المحجۃ ویسدّ طریق الاستفادۃ ویلتبس الامر علی السالکین۔ فالظالم
اور استفادہ کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔ پس ظالم
ھو الذی یحلّ محلّ المحرفین ویبدل العبارات کالخائنین ویجترء علی
اِس کو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلاوے اور جُرأت کرکے
الزیادۃ فی موضع التقلیل والتقلیل فی موضع الزیادۃ کیفا وکما وینقل
کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے کیا کیفیت کی رُو سے اور کیا کمیّت کی رو سے
الکلمات من معنے الی معنے ظلمًا وزورًا من غیر وجود قرینۃ صارفۃ
اور محض ظلم اور جھُوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنے سے دوسرے معنوں کیطرف لیجائے
الیہ ثم یاخذ یدعوا الناس الی مفتریاتہ کالخادعین۔ وما معنے الدجل
حالانکہ اسکے نقل کیلئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پھر اس بناء پر دھوکا دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنے مفتریات
والدجالۃ الا ھذا فلیفکر من کان من المفکرین۔
کی طرف بلانا شروع کرے اور دجّالیت کے معنے بجز اسکے کچھ نہیں پس جو شخص فکر کرسکتا ہو اسمیں فکر کرے۔
والقی فی روعی ان المسیح سمّی الآخرین من النصاریٰ الدجّالین
اور میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجّال رکھا
لا الاولین وان کان الاولون ایضًا داخلین فی الضالین المحرفین والسر
اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی تحریف کرنیوالے تھے۔ سو

ص۵۸

فی ذٰلك اَنّ الاوّلین ما کانوا مجتهدین ساعین لاضلال الخلق کمثل
اسمیں بھید یہ ہے کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنے کی ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسے پچھلوں نے
الاٰخرین بل ما کانوا علیہا قادرین وکانوا کرجل مصفد فی السلاسل
کیں۔ بلکہ وہ ان کوششوں پر قادر نہیں تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں
ومقرن فی الحبال وکالمسجونین۔ وَاَمَّا الّذین جاء وا بعدھم فی زماننا
جکڑا ہُوا اور قیدی ہو۔ مگر وہ لوگ جو اُنکے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ
ھٰذا ففاقوا اسلافہم فی الدجل والکذب ووضع اللہ عنہم ایاصرھم و
دجّالیت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کا امتحان کرنے کے لئے اُنکی
اغلالھم ونجاھم عن السلاسل التی کانت فی ارجلھم ابتلاءً من عندہٖ
ہتھ کڑیاں اور اُن کے طوق گردنوں کو اُن سے الگ کر دیا اور ان زنجیروں سے اُن کو نجات دیدی
وکان قدرًا مقضیًّا من ربّ العالمین وکان قدر اللہ ان یبرزوا بعد الف
جو اُنکے پَیروں میں تھے اور یہی ابتدا سے مقدّر تھا اور ایک ہزار ہجری گذرنے کے بعد اُن کا خروج شروع ہُوا
سنۃ من الھجرۃ حتی ظھروا فی ھٰذہ الایام کغول خُلّص اخرج من
یہاں تک کہ ان دنوں میں ایک ایسے دیو کی طرح ظاہر ہُوئے جو زندان سے نکلا اور
السجن ثم استوی علی راحلتہ لاویًا الی زافرتہ وحزب خلقوا علی شاکلتہ
اپنی سواری پر سوار ہُوا اور اپنے اُن عزیزوں اور اس گروہ کیطرف رُخ کر لیا جو اُسکے مادہ کے
وکانوا لقبولہ مستعدّین ثم اشاعوا کیف شاؤا من انواع الکفر واصناف
موافق اور اُسکے قبول کرنے کیلئے مستعد تھے۔ پھر اُنھوں نے جس طرح چاہا کفروں کو شائع کیا اور طرح طرح کے
الوسواس وکانوا قومًا متموّلین۔ وھٰذا ھو الّذی کتب فی الصحف الاولیٰ
وساوس پھیلائے کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے۔ اور یہ وُہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابوں میں لکھی گئی ہے
ان الثعبان الذی ھو الدجّال یلبث فی السجن الی الف سنۃ ثم یخرج
کہ وہ اژدہا جو دجّال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد

بفوج من الشیاطین فلیتذکر من کان من المتذکرین۔ کذٰلک خلصوا
شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلیگا سواسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے۔

بعد الالف وتناسوا ذمام الله ونکثوا عهوده واحفظوا ربهم مجترئین۔
اور خدا کی حرمت اور اُسکے عہد کو بھلا دیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا اور شوخیاں کرکے اپنے رب کو غصہ دلایا

وجمعوا کل جهدهم لاضلال الناس واستجدوا المکائد کالخناس و
اور اپنی تمام کوششوں کو لوگوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا اور تمام تدابیر کو

جاءوا بسحر مبین۔ واضاعوا التقویٰ والعمل الصالح واتکاءوا علیٰ
کام میں لائے۔ اور تقوےٰ اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے کفارہ پر تکیہ

ص۵۹

کفارة لا اصل لها واتبعوا کل اثم واستعذبوا کل عذاب وکذبوا
کر بیٹھے جس کی کچھ بھی اصل نہیں اور ہر ایک گناہ کی اُنہوں نے پیروی کی اور ہر ایک عذاب کو شیرین

المقدسین۔ وتجنوا وقالوا نحن عباد المسیح واحبائه وهیهات
سمجھ لیا اور پاک لوگوں کی تکذیب کی اور کوشش کی جو اُنکے عیب ڈھونڈیں اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے

ان تراجع الفاسقین۔ مقت الصالحین۔ وقد
اور اُسکے پیارے ہیں مگر یہ کہاں ہوسکتا ہے کہ ایسے فاسقوں کے ساتھ نیکبختوں کا میل جول ہو۔ اور

سمعتَ اُنفًا ان المسیح سماهم فاعلی الظلم وسمعتُ ان الظلم و
تُو ابھی سُن چکا ہو کہ مسیح نے اُن کا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکھا ہو اور تُو نے یہ بھی سُن لیا ہو کہ ظلم

الدجل شئ واحد وقد قال الله تعالیٰ اٰتت اکلها ولم تظلم منه شیئًا[1]
اور دجّالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہو کہ اُس باغ نے اپنا پُورا پھل دیا اسمیں سے کچھ کم

ای لم تنقص واطلاق الظلم علی النقص الذی کان فی غیر محله او
نہ کیا اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا غیر محل ہو یا ایسی

الزیادة التی لیست فی موضعها امر شائع متعارف فی القوم وهذا
زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہے جو قوم میں شائع متعارف ہے اور اسی کا

[1] الکهف : ۳۴

هو الدجل کما لا یخفی علی المتبصّرین۔
نام دجالیت ہے جیساکہ سمجھدار لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔

فلا شكّ ان قسیسی هذا الزمان دجّالون کذّابون یهلکون عوام
پس کچھ شک نہیں کہ اِس زمانہ کے پادری دجّال کذاب ہیں جو عام لوگوں کو

الناس من نفثات فیهم وکل نوع خداع فیهم الختر یلمع من جبهتهم
اپنے مُنہ کی پھونکوں اور اپنے فریبوں سے ہلاک کررہے ہیں فریب اُنکی پیشانیوں پر چمکتا ہے

والتلبیس من صورتهم ولا نجد فی مکائدهم ودجلهم نظیرهم فی تصاریف
اور حق پوشی اُن کی صُورت سے ظاہر ہے اور ہم اُن کے فریبوں اور اُن کی دجالیت میں اگلے پچھلے زمانہ کی کوئی

الزمان ولا مثیلهم فی نوع الانسان یقتحمون الاخطار لیضلوا
نظیر نہیں پاتے اور نہ نوعِ انسان میں ان کی مانند دیکھتے ہیں مشکل جگہوں میں گمراہ کرنے

الدیار ویبذلون المال للذی رغب الٰی دینهم ومال وتجدهم فی کل
کے لئے دھس جاتے ہیں اور بہت سے مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہیں جو اُنکے دین کی طرف رغبت

تلبیس وسیع المورد وفی کل خداع مبسوطة الید وتجدهم فی کل کید
کرے اور ہر ایک فریب میں اُن کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہے اور ہریک مکر میں بڑے لمبے ہاتھ ہیں اور وہ

ماهرین۔ وکما ان المسیح یسمّیهم الدجالین فاعلی الظلم کذلك
ہریک منصوبہ میں ماہر ہیں۔ اور جیساکہ مسیح علیہ السلام نے اُن کا نام دجّال رکھا ہے اسی طرح قرآن بھی اُن کو دجّال

القرآن سمّاهم دجّالین۔ وقال یا اهل الکتاب لم تلبسون الحق
کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے اے اہل کتاب کیوں باطل کے ساتھ حق کو

بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون[1]۔ یعنی لم لا تتجافون عن
مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو۔ یعنی کیوں تم اِس بات سے

الاشتطاط فی تحریف کلمات الله وانتم تعلمون ان الصدق
کنارہ نہیں کرتے کہ الٰہی کلمات کی تحریف میں حد سے زیادہ بڑھے جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی

منہ ۲۰

[1] آل عمران: ۷۲

وسیلۃ الفلاح والکذب من آثار الطلاح فی التزام الحق نباھۃ وفی
نجات کا موجب اور جھوٹ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے میں نیکنامی اور
اختیار الزور عاھۃ فایاکم وطرق الکذابین۔ فاشار اللہ فی ھٰذا ان
جھوٹ کے اختیار کرنے میں آفت ہے سو تم کذابوں کا طریق چھوڑ دو۔ پس اس آیت میں خدا تعالیٰ نے
علماء النصاریٰ ھم الدجّالون المفسدون اعداء الحق واھلہ نسوا
اس طرف اشارہ کیا کہ نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجّال اور مفسد ہیں اور حق اور حق پرستوں کے دشمن ہیں
ظلمۃ الرمس فلا یذکرون ماثم وحب الشھوات فیھم عمّ وتمّ
قبر کی تاریکی کو بھلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اس جگہ ہے یاد نہیں کرتے اور نفسانی شہوتوں کی محبت اُن میں
وغاب اثر الدّین۔
پھیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

واشرب حِسّی ونبأنی حدسی انھم لا یمتنعون ولا ینھون حتی
اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرسٹان تو عیسائی فساد سے باز نہیں آئینگے
یروا مثل سنن اللہ التی خلت من قبل ویروا اباغمرۃ الذی یضرام
جبتک خدا تعالیٰ کے اُن قوانین قدیمہ کو نہ دیکھ لیں جو پہلے گذر چکے ہیں اور جبتک ایسی بھوک کو نہ دیکھ لیں جو
فی الاحشاء الجمرۃ ویکونوا کجریح نوب متالمین۔ فحاصل الکلام
اندر کو جلاتی ہو اور جبتک ایسے دردناک نہ ہو جائیں جیسا کہ کوئی حادثہ کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ
انھم الدجّال المعھود وانا المسیح الموعود وھٰذا فیصلۃ اتفق علیھا
یہی لوگ دجّال معہود ہیں اور **میں مسیح موعود ہوں** اور یہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور
القرآن والانجیل واکدھا الرب الجلیل فما لکم لا تقبلون فیصلۃ
انجیل دونوں اتفاق رکھتے ہیں اور اس کو موکد طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے پس کیا وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو
اتفق علیھا حکمین عدلین انتفرون من الامر الواضح وتعرضون عرضکم
قبول نہیں کرتے جس پر دو عادل حاکموں نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کھلے کھلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو

للمفاضح وتعرضون عن نصاحة الناصح وتسبون مشتعلين۔ ما لكم
رسوائیوں کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دینے والے کی مخلصانہ نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہو کر گالیاں نکالتے

لا تتنبهون على هذا ولا تخافون ولا تدمع اجفانكم ولا يبدء رجفانكم
ہو تمہیں کیا ہو گیا کہ تم ان باتوں سے متنبہ ہو کر نہیں ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہیں ہوتے اور تمہارے بدن پر

ولا تتوبون متندمين۔ الا ترون انكم اغربتم وشذذتم فى هذه العقائد
لرزہ نہیں پڑتا اور پشیمان ہو کر توبہ نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہونی اور نادر باتیں تمہارے عقیدوں میں

وتركتم الاصل وتمايلتم على الزوائد وخالفتم الاولين والآخرين۔
داخل ہیں اور تم نے اصل کو چھوڑ دیا اور زائد اور بے اصل باتوں پر جھک گئے اور پہلوں اور پچھلوں کی تم نے

لم لا تسمعون قول الداعى ولا تتبعون الراعى بل تلدغون كالافاعى
مخالفت کی۔ تم کیوں ایک بلانیوالے کی آواز کو نہیں سنتے اور چرانے والے کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ تم سانپوں کی

وتثبون كالذئب الساعى وتمشون صمًّا بكمًا عميًا متكبرين مغرورين۔
طرح کاٹتے اور دوڑنے والے بھیڑیئے کی طرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کے وقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھ سکتے اور

وانما مثلنا فى دعوتكم كمثل الذى يحاور عجماء او ينادى صخرة صماء
تکبر اور غرور میں چلے جاتے ہو۔ اور تمہیں دعوت کرنے کیوقت ہماری مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے سے بات کرے یا

او يكلم الميتين۔ يا حسرة وآهًا على هؤلاء المتنصرين كيف يعرضون
ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مردوں سے بات کرے۔ ہائے ان کرستانوں پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کئے جاتے ہیں

عن الحق الصريح ويضتجعون[1] ضجعة المستريح ويتركون ذيل الصبيح
اور ایسے سو رہے ہیں جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہے اور خوبصورت عقائد کا دامن چھوڑتے اور مکروہ عقیدوں

المليح ويميلون الى الشنيع القبيح ويابون الله مغمطين۔ نبذوا
کی طرف جھکے جاتے ہیں اور ناشکری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم کو یوں

امره نبذ الحذاء المرقع وكفروا بالكتاب الموقع مجترئين۔
پھینکدیا جیسے ایک پرانی پھٹی جوتی کو پھینکدیا جائے اور ایسی کتاب سے جس پر الٰہی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کر دیا ہے۔

[1] يضطجعون (شمس)

الی الدنیا اوی حزب الاجانی
ان لوگوں نے جو بہت ہی گناہوں میں مبتلا ہیں دُنیا کو اپنا جاپناہ قرار دیا ہے

وحسبوها جنیً حُلوا المجانی
اور دُنیا کو ایک شیریں اور سہل الحصول میوہ سمجھ لیا ہے

نسوا من جهلهم یوم المعاد
اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بُھلا دیا ہے

وترکوا الدین من حُبِّ الدِّنانِ
اور شراب کے خموں سے پیار کر کے دین کو چھوڑ دیا ہے

تراهم مائلین الیٰ مدام
تُو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جُھک گئے

وغیدٍ والغوانی والاغانی
اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتیں اور گیت انکے دلوں کو کھینچتے ہیں

وکم منهم اساری عینِ عینٍ
اور بہتیرے انمیں سے بڑی بڑی آنکھوں والی عورتوں کے قیدی ہیں

ومشغوفین بالبِیض الحِسانِ
اور بہتیرے سفید رنگ عورتوں کے فریفتہ ہیں

لهنّ علےٰ بعولتهنّ حکم
وہ عورتیں اپنے خاوندوں پر حکم کرتی ہیں

ترے کلّاً کمنطلق العنانِ
اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شرابخوار ہیں

دماء العاشقین لهُنّ شغل
اپنے عاشقوں کو قتل کرنا ان عورتوں کا کام ہے

بعینٍ اخجلت ظبی القتان
آنکھ قتل انکی آنکھ ہو جو پہاڑوں کے ہرنوں کو شرمندہ کرتی ہے

ومن عجب جفون فاترات
اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکیں جو سُست اور نیمخواب ہیں

ارین الخلق افعال السّنان
لوگوں کو برچھیوں کا کام دکھلا رہی ہیں

بناظرة تصید الناس لمحاً
وہ عورتیں اپنی آنکھ کی نیم نگاہ سے لوگوں کو شکار کرتی ہیں

تفوق بلحظها رمح الطعان
جنکے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نیزوں کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

وانّیٰ الامن من تلك البلایا
اور ان بلاؤں سے نجات پانا لوگوں کیلئے غیر ممکن ہے

سوی الله الذي ملك الامان
بجز اسکے کہ اس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہے

فعشاق الغواني والمثانی
سو جو لوگ عورتوں اور سرودوں کے عاشق ہیں

اضاعوا الدین من تلك الامانی
انھوں نے انہی آرزوؤں کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

یصدون الوریٰ من کل خیر
لوگوں کو وہ ہر یک نیکی کے کام سے روکتے ہیں

ویغتاظون مِنْ تخلیصِ عانی
اور اس بات سے غصہ کرتے ہیں کہ کسی قیدی کو رہا کر دیا جائے

عمایات الرجال تزید منهم
لوگوں میں انکے سبب سے گمراہی پھیلتی جاتی ہے
وفتن الدهر تنمو کل آنٍ
اور فتنے دم بدم بڑھتے جاتے ہیں

وما من ملجإٍ من دون ربٍّ
اور ان آفتوں سے بچنے کیلئے بجز اس خدا کے کوئی گریزگاہ نہیں
کریمٍ قادرٍ کهف الزمان
جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

فنشکو هاربین من البلایا
سو ہم ان بلاؤں سے بھاگ کر اُسی خدا کیطرف شکائیت لیجاتے ہیں
الی الله الحفیظ المستعان
جو اپنے بندوں کا نگہبان اور بیقراروں کی مدد کرنیوالا ہے

جرت حزنًا عیون من عیونی
میری آنکھوں سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے
بما شاهدت فتنًا کالدخان
جبکہ میں نے ان فتنوں کا مشاہدہ کیا جو دھوئیں کی مانند اُٹھ رہے ہیں

فهل وجدت ثکالی مثل وجدی
پس کیا وہ عورتیں جنکے لڑکے مر جائیں ایسا غم کرتی ہیں جیسا میں کرتا ہوں
اذی ام هل لها شان کشانی
کیا دکھ کے وقت اُنکا ایسا حال ہوتا ہے جو میرا حال ہے

وکم من ظالم یبغی فسادا
بہتیرے ظالم یہی چاہتے ہیں جو دنیا میں فساد اور گناہ پھیلے
وقسیسین اصل الافتنان
اور تو بید میں فتنہ اندازی کی جڑ پادری لوگ ہیں

تفاحشهم تجاوز کل حدّ
پادریوں کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے
کانّ غذاءهم فحش اللسان
گویا بدزبانی اُن کی غذا ہے۔

فکنت اطالعن کتاب سابٍّ
میں نے ایک ایسے شخص کی یا پادریوں سے کتاب دیکھی جس نے گالیاں دی ہیں
وتمطر مقلتی مثل الرثان
سو میں اس کتاب کو دیکھتا تھا اور میری آنکھوں سے مینہ کیطرح آنسو جاری تھے

رئینا فیه کلمًا مُحفظاتٍ
ہمنے اُس کتاب میں وہ کلمے دیکھے جو غصہ دلانیوالے تھے
وسبّ المصطفیٰ بحر الحنان
اور دیکھا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلعم کو گالیاں نکالی ہیں جو بخشائیش کا دریا ہے

صبرتُ علیه حتی عیل صبری
میں نے اس بات پر صبر کیا یہانتک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا
ونار الغیظ ثارت فی جنانی
اور غصہ کی آگ مجھ میں بھڑکی

وتاتی ساعة ان شاء ربّی
اور وہ گھڑی آتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ
اقرّ العین بالخصم المهان
کہ ہم دشمنوں کی رسوائی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرینگے

لغذ نا السب منهم مثل دین
اُن کی گالیاں ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہیں

وعزتنا لدیهم کالرهان
اور ہماری عزت اُن کے پاس گرو کیطرح ہے

سنغشیهم ببرهان کعضب
ہم عنقریب دلیل کی تلوار سے اُنکے سر پہ پہنچیں گے

رقیق الشفرتین اخ السنان
جو باریک کناروں والے نیزہ کا بھائی ہے

بفاس نختلی تلك الخلاتا
ہم اس گھاس کو دلائل کے تبر کے ساتھ کاٹیں گے

ورمح ذابل وقنا البیان
اور نیزہ برچھی باریک نوک والی اور بیان کے نیزوں سے

بجمجمة العدا قد حل غول
ان دشمنوں کی کھوپری میں ایک بھوت داخل ہوگیا ہے

فنخرجه بآیات المثانی
سو ہم اس کو سورہ فاتحہ سے نکالیں گے

لنا دِینٌ و دُنیا للنصارٰے
ہمارے حصہ میں دین آیا اور نصاریٰ کے حصہ میں دُنیا

ومقت الضرتین من العیان
سو یہ دو سوتوں کی دشمنی ہے جسکی حقیقت ہر ایک کے چشمدید ہے

سئمنا کل نوع الضیم منهم
ہم نے ہر ایک ظلم اُن کا اُٹھالیا

ولٰکن سبهم صلی جنانی
مگر اُن کی گالیوں نے ہمارا دل جلایا

سعوا ان یجعلوا اُسُد انعاجًا
انہوں نے کوشش کی کہ تا کسی طرح شیروں کو بھیڑیں بنائیں

ولیث الله لیث لا کضان
اور شیر شیر ہی ہیں وہ بھیڑ کی طرح نہیں ہو سکتے

وو ثبتهم کسرحان ضری
اور ان لوگوں کا حملہ اسی بھیڑیے کی طرح ہے جو شکار کا طالب ہے

وصُورتهم کذی حُبٍّ مُقانی
اور صُورت اُن کی ایک ملنسار دوست کی طرح ہے

و باطنهم کجوف العَیْر قفر
اور اندر اُنکا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی

من المنقویٰ وبطن کالجفانِ
اور پیٹ اُن پیالوں کیطرح ہے جو کھانے سے بھرے ہوئے ہوں

اری وغلًا جهولًا وابن وَغْل
میں ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں

یُری کالمرهفات لظی اللسانِ
جو تیز تلواروں کیطرح اپنی زبان کا شعلہ دکھاتا ہے

هریر الکلب لا یحثو بنبج
کُتّے کی آواز اُس چاند پر خاک نہیں ڈال سکتی

علی البدر المطهّر من عثان
جسکو خدا نے گرد و غبار اور دھوئیں سے پاک پیدا کیا ہے

الا یا ایها اللحز الشحیح
اے بخیل بدخلق - اور حریص
هویت کذی اللبانة فی الهوان
تو محتاجوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گر گیا

وما تدری الهدی وحملت جهلا
اور تو نہیں جانتا کہ ہدایت کیا شے ہے اور محض جہل سے تو نے
اناجیل النصاری کالاتان
انجیلوں کو اُٹھا لیا جیسا کہ ایک گدھی بھار اُٹھاتی ہے

تنضنض مثل نضنضة الافاعی
اور تو اِس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ
وتهذی مثل عادات الادانی
اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے

هلمّ الی کتاب الله صدقا
خدا کی کتاب کی طرف
وایمانا بتصدیق الجنان
صدق اور دِلی ایمان سے آجا

شغفتم ایها النّوکی بشوك
بے وقوفو! تم کانٹوں پر فریفتہ ہو گئے
واعرضتم عن الزهر الحِسان
اور خوبصورت پھولوں سے کنارہ کیا

وآثرتم اماعز ذات صخر
اور تمنے کنکریوں اور بڑی پتھروں والی زمین جو بہت سخت ہے اختیار کی
علی مُخضرّة قاع هجان
اور ایسی زمین کو چھوڑا جو پُر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے

وما القرآن الا مثل دُرر
اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیوں کی طرح ہے
فرائد زانها حسن البیان
جو حسن بیان سے اور بھی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

٢٥ وما مسّت اکف الکاشحینا
اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں
معارفه التی مثل الحصان
جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسے پردہ نشین یا پارسا عورت چھپی ہوئی ہو

به ما شئت من علم وعقل
اسمیں ہر یک وہ علم اور عقل ہے جس کا تو طالب ہے
واسرار وابکار المعانی
اور انواع اقسام کے بھید اور نئی صداقتیں اسمیں بھری ہیں

یُسکّت کل من یعدو بضِغنٍ
ہر یک ایسے دشمن کا منہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے
یُبکّت کل کذاب وجانی
اور ہر ایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغگو اور گناہگار ہے

رئینا درّ مزنته کثیرا
ہم نے اُس کے مینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے
فدینا ربّنا ذا الامتنان
سو ہم اُس خدا پر قربان ہیں جس نے ایسے احسان کیے

وما ادراك ما القرآن فيضا

اور تو کچھ جانتا ہو کہ قرآن فیض کے رو سے کیا شے ہے

خفير جالب نحو الجنان

وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے

له نوران نور من علوم

اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے

ونور من بيان كالجمان

فصاحت اور بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کی طرح چمکتا ہے

كلام فائق مكراق طرف

وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر یک کلام سے فوقیت لے گیا

جمال بعده والنيران

اور اسکے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم ہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دئیے

اياة الشمس عند سناه دخن

آفتاب کی روشنی اسکی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے

وما للعل والسبت اليماني

اور لعل سوزی کے سُرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہے گو یمن کی ساخت ہو

واين يكون للقرآن مثل

اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیوں کر ہو

وليس له بهذا الفضل ثاني

کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے

ورثنا الصحف فاقت كل كتب

ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے

وسبقت كل اسفار بشان

ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لیگئی ہے

وجاءت بعد ما خرت خيام

اور اُسوقت آیا جبکہ سب پہلے خیمے مُنہ کے بل گر چکے تھے

وخربت البيوت مع المباني

اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے

محت كل الطرائق غير برّ

ہر یک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا

وجذّت راس بدعات الزمان

اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں

كأنّ سيوفها كانت كنار

گویا اُس کی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں

بها حُرقت مخاريق الاداني

ان سے وہ تمام گد کے جل گئے جو سفلہ لوگوں کے ہاتھ میں تھے

۶۶

اذا استدعى كتاب الله مثلا

جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا

فعيّ القوم واستتروا كفاني

سو قوم مقابلہ سے عاجز ہوگئی اور فنا شدہ چیز کی طرح چھپ گئی

وسلبت جرءة الاسناف منهم

اور پیشقدمی کی ہمت اُن سے مسلوب ہوگئی

من الهول الذي حل الجنان

اور یہ ہیبت الٰہی تھی جو اُنکے دِل میں بیٹھ گئی

فمن عجب اکبوا مثل میت
سو یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مُردہ کی طرح مُنہ کے بل جا پڑے

وقد مرنوا علی لطف البیان
حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکھتے تھے

وانزله مهیمنا حُدیًّا
اور خداتعالیٰ نے اسکو بیمثل اور طالب معارض نازل کیا

ففرّوا کلّهم کالمستهان
پس کفار اسکی مثل بنانے پر قادر نہ ہوسکے اور سرگردان ہوکر بھاگ گئے

وصارت عُصبهم فرقًا تبینا
اور اُن کی جماعتیں کئی فرقے متفرق ہو گئے

فمنهم من اتی بعد الحران
پس بعض اُن میں سے تو سرکشی سے باز آگئے

ومنهم من تلبّب مُستشیطًا
اور بعض نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آکر ہتھیار باندھے

لحرب الصادقین و للطّعان
اور غضب میں آکر راستبازوں کے ساتھ جنگ کرنیکے لئے تیار ہوگئے

فانتم قد سمعتم ما اصیبوا
سو تم سُن چکے ہو کہ اُن کو کیا کیا سزائیں ملیں

بضعضعة السیوف من الهوان
اور تلواروں کی سرکوبی سے کیسی ذلت اُٹھائی

وکان جزاء سلّ السّیف سیفًا
اور تلوار کھینچنے کا بدلہ تلوار ہی تھی سو جو کچھ انہوں نے مُسلمانوں کو

فذاقوا ما اذاقوا کالجبانِ
چکھایا وہ آپ ہی بزدل ہوکر چکھنا پڑا یعنی تلوار کھینچنے والے تلوار ہی سے مارے گئے

اذا دارت رحی البلوی علیهم
اور جبکہ سختی کی چکّی اُن پر چلی سو ایسے ہو گئے

فکانوا لهوةً فوق الدّهان
جیساکہ آٹے کی ایک مُٹھی چکّی کے اُس رُخ چمڑے پر ہوتی ہے جو چکّی کے نیچے بچھایا جاتا ہے

فطفقوا یهربون کمثل جُبنٍ
سو انہوں نے ایک نامرد کی طرح بھاگنا شروع کیا

فاخذوا ثم قُتلوا مثل ضان
پس پکڑے گئے اور بھیڑوں کی طرح قتل کئے گئے

اذا ما شاهدوا قتلی کقنن
اور جبکہ انہوں نے اپنے مقتولوں کو ٹیلوں کی طرح دیکھا

فرفعوا طاعةً عَلَم الامان
تب اُنہوں نے امان طلب کرنیکے لئے جھنڈیاں اُٹھائیں

سراة الحی جاءوا نادمینا
اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہوکر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرحمهم المصطفیٰ بحر الحنان
جو دریائے بخشش ہے اُن کا گناہ معاف کیا

واما الجاهلون فما اطاعوا
مگر جاہلوں نے اُن کا حکم نہ مانا

فاعدمهم فئوس الاحتفان
سو بیخکنی کے تیروں نے اُن معدوم کیا

ص ۶۷

سقوا کاس المنایا ثم سیقوا
موت کے پیالے اُن کو پلائے گئے

الیٰ نار تلوّح وجه جانی
اور پھر وہ اُس آگ کیطرف کھینچے گئے جو مجرم کا مُنہ جلاتی تھی

فھذا اجر جھل الجاھلینا
سو یہ جاہلوں کے جہل کی سزا تھی

من الرحمان عند الاستنان
یہ سزا خدا تعالے کیطرف سے اُسوقت ہوئی جب اُنہوں نے فساد دیا اور ظلموں میں دوڑنا اختیار کیا

وما کان الرحیم مذل قوم
اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا

ولٰکن بعد ظلم و افتتان
مگر اُسوقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے

وھل حُدّثتَ من انباء امم
کیا ایسی قوموں کی تجھے کچھ خبر ہے

رؤا قبحًا بافعال حسان
جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے

وکلّ النّور فی القرآنِ لٰکن
اور تمام اور ہریک قسم کے نُور قرآن ہی میں ہیں

یمیل الھالکون الی الدخان
مگر مَرنے والے دُھوئیں کی طرف دَوڑتے ہیں

به نلنا تراث الکاملینا
ہم نے اُس کے وسیلہ سے کاملوں کی وراثت پائی

به سِرنا الیٰ اقصی المعانی
ہم نے اُس کے وسیلہ سے حقیقتوں کے اخیر تک سیر کیا

فقم و اطلب معارفه بجهدٍ
پس اُٹھ اور کوشش کے ساتھ اُسکے معارف طلب کر

وخف شر العواقب والھوان
اور انجام بد اور ذلّت کی بدیوں سے خوف کر

اتخطب عزّة الدنیا الدنیة
کیا تُو اس دُنیا ناکارہ کی عزّتوں کا طالب ہے

اتطلب عیشها والعیش فانی
کیا تُو اس دُنیا کے عیشوں کو ڈھونڈتا ہے اور اسکے تمام عیش فانی ہیں

اترضی یا اخی بالخان حمقا
اے بھائی کیا تُو سرائے میں رہنے میں اپنی حمق سے راضی ہوگیا

و تنسی وقت تبدیل المکان
اور اُسوقت کو بھلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہے

علیٰ بُستان ھذا الدھر فاس
اِس دُنیا کے باغ پر تبر رکھا ہے

فکم شجر یجاح من الاھان
سو بہت سے درخت جڑھ سے اکھیڑے جاتے ہیں

وکم عنق تکسرھا المنایا
اور موتیں بہت سی گردنوں کو توڑ رہی ہیں

وکم کفّ وکم حسن البنان
اور بہت ہتھیلیاں اور بہت سی خوبصورت پوریں ٹوٹی چلی جاتی ہیں

ص ۶۸

تری فی ساعة سررا لرجل
اور تُو یہ تماشا دیکھ رہا ہے کہ ایک گھڑی ایک مرد کیلئے کئی تخت بچھے ہوئے ہوتے ہیں

وفی الاُخریٰ تراه علی الاران
اور پھر دُوسری گھڑی میں وُہی مرد تابوت مُردہ پر پڑا ہُوا ہوتا ہے

وانی ناصح خِلّ امین
اور مَیں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں

ویدری نور علمی من یرانی
اور جو شخص مجھے دیکھے وُہ میرے نُورِ علم کو معلوم کرلیگا

یکرّم جاهل قبل ابتلاء
جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے

وقدر الحبر بعد الامتحان
اور دانا آدمی کی تعظیم اُسکے امتحان کے بعد کی جاتی ہے

وکفّرنی عدو الحق حمقا
اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھہرایا

فقلت اخسأ یرانی من هدانی
سو مَیں نے کہا دفع ہو جس نے مجھے ہدایت دی وُہ مجھے دیکھ رہا ہے

صوارمه علیّ مسلّات
اُس دشمن کی تلواریں میرے پر کھینچی ہوئی ہیں

وانی نحو وجه الحبّ رانی
اور مَیں اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں

وانی قد وصلت ریاض حِبّی
اور مَیں اپنے پیارے کے باغوں میں پہنچا ہُوا ہوں

ویطلبنی خصیمی فی المحانی
اور دشمن مجھے جنگلوں میں تلاش کررہا ہے

هویت الحبّ حتی صار روحی
میں نے اس پیارے سے محبت کی یہانتک کہ وُہ میری جان ہوگیا

وارنانی جِنانِی فی جَنانی
اور میرا بہشت اُس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

بوجه الحبّ لست حریص ملك
اُس پیارے کی قسم ہے کہ مَیں کسی ملک کا حریص نہیں

کفانی ما اری نفسی کفانی
اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ مَیں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

عمود الخشب لا ابغی لسقفی
مَیں لکڑی کے ستون اپنے چھت کے لئے نہیں چاہتا

وحبّی صار لی مثل البوان
اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ ستُون

ورثنا المجد من ذی المجد حقا
ہم نے بزرگی کو خدائے ذی المجد سے پایا

وصُبّغنا بمحبوب مقانی
اور اس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے

دخلت النار حتی صرت نارًا
میں آگ میں داخل ہُوا یہانتک کہ مَیں آگ ہی ہوگیا

ونخلی فاق افکار الافانی
اور میری کھجور گھات پات کے فکروں سے بہت بلند بڑھ گئی

ص۶۹

خموری منتقاۃ غیر کدر
اور میری شراب ایک چھنی ہوئی شراب اور مصفا ہے

مشعشعۃ بماء الاقتران
جس میں الٰہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے

ولست مواریا عن عین ربی
اور میں اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں ہوں

و ان اللہ خلاقی یرانی
اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھ دیکھ رہا ہے

یدھدء راس کذاب غیور
وہ جھوٹے کے سر کو خاک میں رلاتا ہے کیونکہ غیرتمند ہے

ویھلکہ کصید مستہان
اور اسکو اس شکار کیطرح ہلاک کرتا ہے جو سراسیمہ اور سرگردان ہو

و انا الناظرون الیٰ قدیر
اور ہم اس قدیر کی طرف دیکھ رہے ہیں

قریب قادر رحب مدانی
جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اسکے دل میں حائل ہو جاتا ہے

و انا الشاربون کئوس حِبٍّ
اور ہم پر حکمت باتوں کے پیالے پی رہے ہیں

و انا الکاسرون فئوس خانی
اور ہم فضول گو کے تیروں کو توڑ رہے ہیں

و انا الواصلون قصور مجد
اور ہم بزرگی کے محلوں تک پہنچ گئے ہیں

و انا الفاصلون من الادانی
اور ہم نے ادنیٰ لوگوں سے جدائی اختیار کرلی ہے

و ابدرنا من الرحمان بدر
اور ہمارے لئے خداتعالیٰ کیطرف سے ایک چاند نکلا ہے

فنحن المبدرون ولا تمانی
سو ہم چاند کو پانیوالے ہیں اور انتظاری کرنیوالے نہیں

و نحن الفائزون کمال فوز
اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہیں

و نحن المنعمون ولا نعانی
اور ہم نعمتوں میں وقت بسر کرتے ہیں اور سختی نہیں اٹھاتے

و بارزنا العدا متسلحینا
اور ہم مسلح ہوکر مخالفوں کے مقابل پر کھڑے ہوگئے ہیں

ولسنا قاعدین کمثل وانی
ایک سست آدمی کی طرح ہم بیٹھنے والے نہیں ہیں

وماجئنا الوریٰ فی غیر وقت
اور ہم خلق اللہ کے پاس بیوقت نہیں آئے

و ذو حجر یری وقت الرثان
اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہے

لخذروف ندحرج راس عجز
اور ہم پھرکی کیطرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دے رہے ہیں

و تبنا من ملاعب صولجان
اور صولجان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہیں

عریف فرس نفسی عند حرب
میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے
ویدری السر من شد البطان
اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھ جاتا ہو کہ مطلب کیا ہو

مثـ مکرٌ ینزلن کمثل برق
بڑا حملہ آور ہے جو برق کی طرح اُترتا ہے
ولا تمضی علیه دقیقتانِ
اور دو منٹ کی بھی توقف نہیں کرتا

وانا سوف نوجر من ملیك
اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پائیں گے
ونعطی منه اجر الامتشان
اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہم کو دیا جائے گا

وکاسٍ قد شربنا فی وھادٍ
کئی پیالے تو ہم نے نشیب میں پیئے
واخری نشربن فوق القنان
اور کئی اور ہیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پیئیں گے

وھذا کله من فضل ربی
اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے
ملاذی عاصمی ممن جفانی
جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانیوالا ہے

اری اشجار رحمته عظامًا
اُسکی رحمت کے درختوں کو میں بڑے بڑے دیکھتا ہوں
مفرحة کزرع الزعفران
خوش کرنے والے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے

وقومی کفرونی من عناد
اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا
والحادٍ وتحریف البیان
اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے میں کوشش کی

فیا لعانٍ لا تھلك عجولًا
پس اے لعنت کرنیوالے میرے جلدی سے ہلاک مت ہو
ولا تھجر فترجع کالمُھان
اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا نہ کر کہ اسمیں تیری رسوائی ہے

وشك البین صعب عند حرّ
اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے
وان الحرّ کالحانی یعانی
اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کی طرح ملتا ہے

ولا تعجب لقولی وادعائی
اور میرے قول اور میرے دعویٰ سے تعجب مت کر
وقد عُلّمتُ من اخفی المعانی
اور مجھے بہت پوشیدہ معنے بتلائے گئے ہیں

وللرحمان فی کلِمٍ رموز
اور خدا تعالیٰ اپنے کلمات میں کئی بھید رکھتا ہے
وکم قول اسرّ کمثل کانی
اور کئی قول اُسکے ایسے ہیں جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے باتیں کرتا ہے

وكم كلمٍ مهفهفة دُقاق
اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہیں

هضيم الكشح كالغيد الحسان
بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں

فيدري الضامرات ذوو الضمور
پس باریک باتوں کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو مرتاض اور دقیق الفکر ہیں

ولا يدري سفيه كالسمان
اور ان باتوں کو وہ شخص نہیں جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتوں کی طرح ہو

فان تبغ الدقائق مثل ابر
پس اگر تو ایسے باریک حقائق چاہتا ہے جیسے سوئیاں

فلج في سمّها ودع الاماني
سو تو سوئی کے ناکے میں داخل ہو جا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ

وان تستطلعن انباء موتى
اور اگر تو چاہتا ہے کہ مُردوں کی خبریں تجھے معلوم ہوں

فمُت كالمحرقين وكن كفاني
سو تو ان مُردوں کی طرح مر جا جو جلائے گئے اور نابود ہو گئے

وبذل الجهد قانون قديم
اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے

منى للطالبين قضاء ماني
جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈنے والوں کیلئے بنایا ہے

واني مُسلمٌ والسلمُ ديني
اور میں مسلمان ہوں اور اسلام میرا دین ہے

فلا تُكفِر وخف رب الزمان
سو تو کافر مت ٹھہرا اور خدا تعالیٰ سے خوف کر

وان ازمعت تكفيري وعذلي
اور اگر تو نے یہی قصد کیا ہے کہ مجھے کافر کہے اور ملامت کرے

فقل ما شئت من شوق الجنان
سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ

ولا نخشى سهام اللاعنينا
اور ہم لعنت کرنے والوں کے تیروں سے نہیں ڈرتے

ولا نغتاظ من تكفير خاني
اور ایک بیہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہیں کرتے

جنحنا كاهلاً منا ذلولا
اور ہم نے اپنا ریاضت کش شانہ

لاثقال المطاعن واللعان
طعن اور لعنت کے بوجھوں کیلئے جھکا دیا ہے

فان شاء المهيمن ذو جلال
پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا

يبرء رحمة منا تراني
تو اپنی رحمت سے مجھے ان الزاموں سے بری کر دیگا جو تو مجھ پر لگاتا ہے

وفي فمي لسان غير اني
اور میرے منہ میں بھی زبان ہے

احب جواب رب مستعان
مگر میں چاہتا ہوں کہ خدائے مددگار تجھکو جواب دے

واخر كلمنا حمد وشكر
اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے

لرب محسن ذي الامتنان
اُس محسن ربّ کیلئے جس کے احسان مجھ پر ہیں

ومن اعتراضات الواشی الضال الذی ینوم بنعاس الضلال [1]
اور یہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت میں سوتا ہے اُس کے اعتراضات میں سے ایک وہ
اعتراض بنی علیہ عقیدتہ الباطلة فی کتابہ التوزین۔ وتفصیلہ انہ
اعتراض ہو جسکو اُسنے اپنی کتاب توزین الاقوال میں اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہو اور تفصیل اعتراض یہ ہے
رای فی القرآن الکریم اٰیۃ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ
کہ اُسنے قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ کو دیکھا جو یوم یقوم الروح والملائکۃ ہے سو اُس نے لفظ رُوح کو اُس جگہ سے
فتلقف لفظ الروح کالشحیح واراد ان یستنبط منہ نزول المسیح
اچک لیا جیسے ایک حریص ایک چیز کو اچک لیتا ہو اور چاہا کہ اُس سے نزول مسیح پر دلیل قائم کرے بلکہ بیحیائی کیوجہ سے
بل ان یثبت الوھیتہ کالوقیح فکتبہ مستدلا کالمبطلین الفرحین۔
یہ بھی چاہا کہ اس سے حضرت مسیح کی الوہیت ثابت ہو جائے پس اس نے استدلال کے خیال سو باطل پرستوں کیطرح بہت خوش ہو کر اس آیت کو لکھا۔
امّا الجواب فاعلم ان ھذہ الآیۃ لا تفیدہ اصلا ولا یثبت منہا
اب اسکے جواب میں سمجھ کہ یہ آیت اِس شخص کو کچھ بھی مفید نہیں اور اگر اس سے کچھ ثابت ہوتا ہو تو بس یہی کہ یہ شخص
شیٔ الا حمقہ وجھلہ وکونہ من السفھاء المستعجلین ولا یخفی علی
احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور مشاہیر
الفضلاء الاعلام ان تاویل الروح بعیسٰی فی ھذا المقام دجل و
علماء پر پوشیدہ نہیں کہ اس مقام میں رُوح کے لفظ سے عیسٰیؑ مُراد لینا دجالیت اور
افتراء بل جاء فی کتب التفسیر انہ جبرائیل علیہ السلام او ملک
افترا ہے بلکہ تفسیروں کی رُو سے وہ جبرائیل علیہ السلام یا کوئی دوسرا فرشتہ
اٰخر علی اختلاف الروایات کما لا یخفی علی الناظرین۔ ثم منطوق
ہے اور دونوں قسم کی روائتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پھر منطوق
الآیۃ یبدی بالتصریح ویحکم بالتنقیح ان ھذہ الواقعۃ متعلقۃ
آیت کا بتصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ قیامت سے

[1] النبا : ٣٩

بالقیامة ولها کالعلامة فان الله تعالیٰ ذکر هذه القصة فی ذکر قصة
متعلق ہے اور اسکے لئے علامت کیطرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اِس قصہ کو بہشت کے ذکر کے درمیان لکھا

الجنة ونعمائها العامة ثم صرح بتصریح آخر وقال ذٰلك الیوم الحق
ہے اور اُسکی نعمتوں کے بیان کرنیکے وقت اسکو بیان فرمایا ہے اور پھر اور بھی تصریح کرکے فرمایا ہے کہ یہی حق کے کھلنے کا دن ہے

ولفظ الیوم الحق فی القرآن بمعنی القیامة ویعلمه کل خبیر امین
اور الیوم الحق قرآن میں قیامت کا نام ہے چنانچہ واقف کار امانت دار اُسکو جانتا ہے پس اب غور کر کہ

ص۴۳

فانظر کیف بیّن انها واقعة من وقائع یوم الدین ثم انظر کیف
کیونکر خدا تعالیٰ نے کھولکر بیان کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہے پھر تو غور کر کہ وہ لوگ جن کے دل بیمار

یفترون الّذین فی قلوبهم مرض ولا یخافون الله وما کانوا متقین۔
ہیں اور اُن کے دِل میں خدائے تعالیٰ کا خوف نہیں کیونکر افترا پردازیاں کر رہے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔

فالحاصل ان الأیة لا تؤید زعم هذا الواشی بل تمزقه وبها یقع
پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیت اس نکتہ چین کے زعم کی کچھ مؤید نہیں بلکہ یہ تو اسکے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے

القول علیه وتجعله الأیة من الکاذبین۔ فانه یقول ان عیسٰی اله
اور اسکے ساتھ بات اُسی پر پڑتی ہے اور یہ آیت اُسکو جھوٹوں میں سے ٹھہراتی ہے۔ کیونکہ اس نکتہ چین کا یہ قول ہے کہ

وابن اله ویقول ان الروح هو الله وعینه والأیة تبدی ان هذا
عیسٰی خدا اور خدا کا بیٹا ہے اور کہتا ہے کہ رُوح خدا کو ہی کہتے ہیں اور رُوح اور خدا ایک ہی ہے اور آیت ظاہر کر رہی ہے کہ یہ

مَیْنه وتبدی ان الروح الذی ذکر ههنا هو عبد عاجز تحت حکم الله
اس کا جھوٹ ہے اور نیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ رُوح جس کا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہے جس کو خدا کے کسی امر میں

وقدره وما کان له خیرة فی امره وان هو الا من الطائعین وما کان له
اختیار نہیں اور کچھ نہیں صرف فرمانبردار ہے اور نیز یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اُس روح کو شفاعت کا اختیار نہیں

ان یشفع من غیر اذن الله لان الله عز وجل قال فی هذه الأیة
اور شفیع وہی ہوگا جس کو اذن ملے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں صاف فرما دیا ہے کہ

يوم يقوم الروح والملائكة صفا لا يتكلمون الا من اذن له الرحمٰن
اس روز یعنی قیامت کے دن روح اور فرشتے کھڑے ہونگے اور شفاعت کے بارے میں کوئی بول نہیں سکیگا مگر وہی جسکو خدا تعالیٰ
وقال صوابًا[1] واشير فى اٰية عسٰى ان يبعثك ربّك مقامًا محمودًا[2] الىٰ
کی طرف سے اجازت ملے اور کوئی نالائق شفاعت نہ کرے اور آیت عسٰی ان یبعث میں اشارہ فرمایا گیا ہے کہ
انه تعالىٰ لا يعطى هذا المقام المحمود الا نبيّه وصفيّه محمد ن المصطفىٰ
اللہ تعالیٰ یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے
خير الرسل وخاتم النبيين واُلقى فى روعى ان المراد من لفظ الروح فى اٰية
اور کسی کو عنایت نہیں کریگا اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ رُوح سے
يوم يقوم الروح جماعة الرسل والنبيّين والمحدّثين اجمعين الذين يلقى
مُراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت ہے جن پر رُوح القدس ڈالا جاتا ہے
الروح عليهم و يجعلون مكلمين واما ذكرهم بلفظ الروح لا بلفظ الارواح
اور خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں مگر یہ شبہ کہ رُوح کے لفظ سے انکو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیوں
فاعلم انه قد يذكر الواحد فى القرآن ويراد منه الجمع وبالعكس
یاد نہیں کیا۔ پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مُراد لے لیتا ہے اور کبھی جمع سے
سنة قد جرت فى كتاب مبين۔ وذكرهم الله بلفظ الروح الذى
واحد ارادہ رکھتا ہے یہ قرآن شریف کی ایک عادت مستمرہ ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو رُوح کے لفظ سے یاد کیا
يدل على الانقطاع من الجسم ليشير الىٰ انهم فى عيشتهم الدنيوية
یعنے ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہے یہ اسلئے کیا کہ تا وہ اس بات کیطرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر
كانوا قد فنوا بكل قواهم فى مرضات الله وخرجوا من انفسهم
لوگ اپنی دُنیوی زندگی میں اپنی تمام قوتوں کی رُو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے نفسوں سے ایسے
كما يخرج الارواح من الابدان وما بقى لهم النفس واهواءها
باہر آگئے تھے جیسے کہ رُوح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ اُن کا نفس اور نہ اُس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں

[1] النبا: ۳۹ [2] بنی اسرائیل: ۸۰ ۹۸

وکانوا لا ینطقون من الھوا بل بوحی یوحی فکانھم صاروا روح
اور وہ رُوح القدس کے بلاسئے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ رُوح القدس ہی ہوگئے تھے جس کے ساتھ نفس کی
القدس فقط لا نفس معه ولا اعراضھا ثم اعلم ان الانبیاء کنفس
آمیزش نہیں پھر جان کہ انبیاء ایک ہی جان کی طرح ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ
واحدۃ لا یقال انھم ارواح بل یقال انھم روح وذٰلک لشدۃ اتحادھم
وہ کئی رُوح ہیں بلکہ کہنا چاہیئے کہ وہ ایک ہی رُوح ہے اور یہ اسلئے کہ اُن میں رُوحانی طور پر نہایت درجہ پر اتحاد
الروحانیۃ وتناسب جوھرھم الایمانیۃ وبما انّھم فنوا من انفسھم و
واقع ہے اور جوہر ایمانی کی اُن میں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اسلئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنی جنبش اور اپنے
حرکاتھم وسکناتھم و اھوائھم وجذباتھم وما بقی فیھم الا روح القدس
سکون اور اپنی خواہشوں اور اپنے جذبات سے بکلی فنا ہو گئے اور ان میں بجز روح القدس کے
ووصلوا اللّٰہ متبتّلین منقطعین فاراد اللّٰہ ان یبیّن فی ھٰذہ الآیۃ
کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں
مقام تجردھم ومراتب تقدسھم وتطھرھم من ادناس الجسم و
اُنکے تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم اور نفس کے میلوں سے کیسے دُور ہیں
النفس فسمّاھم روحا اظھارا لجلالۃ شأنھم وطھارۃ جنانھم
پس اُن کا نام اُس نے رُوح یعنے رُوح القدس رکھا تاکہ اس لفظ سے اُن کی شان کی بزرگی اور اُن کے دل کی پاکیزگی
وانھم سیلقبون بھذا اللقب فی یوم القیامۃ لیری اللّٰہ خلقه مقام
کُھل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تاکہ خدا تعالیٰ لوگوں پر اُن کا مقام انقطاع
انقطاعھم ولیمیز بین الخبیثین والطیّبین۔ ولعمر اللّٰہ ان ھٰذا
ظاہر کرے اور تاکہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ اور بخدا یہی بات حق ہے
ھو الحق فتدبّروا فی کتاب اللّٰہ ولا تنکروا مستعجلین۔ وامّا عیسٰی
پس تم کتاب اللہ میں تدبّر کرو اور جلد بازی سے انکار مت کرو۔ مگر عیسٰی

عليه السلام فانت تعلم ان القرآن لا يسميه الٰهًا ولا ابن الٰه بل

علیہ السلام کے بارہ میں تو توخوب جانتا ہے کہ قرآن ان کا نام خدا یا ابن خدا نہیں رکھتا بلکہ

يبرّءه مما قيل ويردّ الاقاويل افراطًا كانت او تفريطًا ويقيم عليه

اُس کو ان تمام قولوں سے بری کرتا ہے جو اُس کے حق میں بڑھا کر یا گھٹا کر کہے گئے تھے اور دلائل سے

الدليل ويبيّن انه عبد ومن المقربين۔ وقال فی مقام وقالوا اتّخذ

ثابت کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الٰہی ہے۔ اور ایک مقام میں فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہیں

الرحمٰن ولدًا سبحانه بل عباد مكرمون۔ ومن يقل منهم انی اله

کہ عیسٰی خدا کا بیٹا ہے خدا بیٹوں سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہیں اور جو اُنمیں سے یہ کہے کہ بدون خدا کے

من دونه فذٰلك نجزيه جهنم كذٰلك نجزی الظّٰلمين۔ واشترط

میں بھی خدا ہوں سو ایسے شخص کی سزا جہنم ہوگی اور اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔ اور قرآن نے جو

قول الظّٰلمين بلفظ من دونه ليخرج به قومًا اصبی الحب قلوبهم

ظالمین کے لفظ کے ساتھ مِنْ دُوْنِہٖ کی شرط لگا دی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ مَیں خدا کے سوا خدا

وهيّج كروبهم حتی غلبت عليهم المحوية والسكر وجنون العاشقين

ہوں سو یہ شرط مِنْ دُوْنِہٖ کی یعنی سوا کی اِسواسطے لگائی ہے تا اُن لوگوں کو ظالم ہونے سے مستثنیٰ رکھے ہیں جن کے

فخرجت من افواههم كلمات فی مقام الفناء النظری والجذبات السماوی

دلوں کو اُنکے دوست حقیقی نے اپنی طرف کھینچ لیا اور اُنکے دلوں میں بیقراریاں پیدا کیں یہانتک کہ اُنکے دلوں پر محویت

وورد عليهم وارد فكانوا من الوالهين۔ فقال بعضهم ما فی جبتی الا الله

اور سُکر اور عاشقوں سا جنون آگیا سو فنا نظری کی حالت اور جذب سماوی کیوقت میں اُنکے مُنہ سے کچھ ایسی باتیں نکل گئیں اور

وقال بعضهم ان يدی هذه يد الله وقال بعضهم انا وجه الله الذی

بعض واردات اُن پر ایسے وارد ہوئے کہ وہ عشق کی مستی سے بیہوشوں کیطرح ہوگئے سو بعض نے اس مستی کیحالت میں کہا کہ میرے جبّہ میں

وجهتم اليه وانا جنب الله الذی فرطتم فيه وقال بعضهم انا اقول

خدا ہی ہے اور کوئی نہیں اور بعض نے کہا کہ میرا یہ ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے اور بعض نے کہا کہ مَیں ہی وجہ اللہ ہوں جسکی طرف تم نے

وانا اسمع فهل فی الدار غیری وقال بعضهم انا الحق فهٰولاء کلّهم

منہ کیا اور مَیں ہی جنب اللہ ہوں جسکے حق میں تم نے تقصیر کی اور بعض نے کہا کہ مَیں ہی کہتا ہوں اور مَیں ہی سُنتا ہوں اور میرے سوا

معفوّون فانهم نطقوا من غلبة کمال المحویة والانکسار لا من الرعونة

اور گھر میں کون ہے اور بعض نے کہا کہ میں ہی حق ہوں سو یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہیں کیونکہ وہ کمال محویت سے بولے ہیں نہ رعونت اور

والاستکبار وحقّت بهم سکر صهباء العشق وجذبات الحب المختار

تکبر سے اور شراب عشق کے نشہ اور دوست برگزیدہ کے جذبات نے اُن کو گھیر لیا سو یہ آوازیں

فخرجت هذه الاصوات من خوخة الفناء لا من غرفة الخیلاء و

فنا کی کھڑکی سے نکلیں نہ تکبر کے بالاخانہ سے اور دُون اللہ کی طرف انہوں نے قدم نہیں اُٹھایا

ما نقلوا الاقدام الی دون الله بل فنوا فی حضرة الکبریاء فلا شك

بلکہ حضرت کبریا میں فنا ہوگئے سو کچھ شک نہیں کہ اُن پر ان کلمات سے

انهم غیر ملومین۔ ولا یجوز اتباع کلماتهم وحرص مضاهاتهم

کوئی ملامت نہیں۔ اور اُن کے ان کلمات کی پیروی جائز نہیں اور نہ یہ روا ہے کہ اُنکی مشابہت کی

بل هی کلم یجب ان تُطوی لا ان تروی ولا یواخذ الله الا الذین

خواہش کی جائے بلکہ یہ ایسے کلمے ہیں کہ لپیٹنے کے لائق ہیں نہ اظہار کے لائق اور خدا تعالیٰ اُنہیں سے مؤاخذہ

کانوا من المتعمدین المُجترئین۔

کرتا ہے جو عمداً چالاکی سے ایسے کلمے مُنہ پر لاویں۔

وعجبت للنصاریٰ ولا عجب من المسرفین انهم یقرون بان

اور مجھے عیسائیوں سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اُس پر کچھ تعجب بھی نہیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ

عیسٰے کان عبد الله وابن اٰدم وکان یقول انی رسول الله وعبده

عیسٰے خدا کا بندہ اور ابن آدم تھا اور کہا کرتا تھا کہ مَیں خدا کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں

وحث الناس علی التوحید والاجتناب من الشرك وانکسر وتواضع

اور توحید کے لئے رغبت دیتا تھا اور شرک سے ڈراتا تھا اور کسر نفسی اسمیں اتنی تھی کہ

وقال لا تقولوا لی صالحا ثم یجعلونه شریك الباری ویحسبونه رب

اُس نے کہا کہ مجھے نیک مت کہو پھر یہ لوگ اُس کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اُس کو

العالمین ویقولون ما یقولون ولا یخافون یوم الدّین۔ ویظنون ان

ربّ العالمین سمجھتے ہیں اور جو کہتے ہیں سو کہتے ہیں اور قیامت کے دن سے نہیں ڈرتے۔ اور یہ خیال کر رہے ہیں کہ

المسیح صُلب ولُعن لاجل معاصیہم و اُخذ لانجاءھم وعُذب

مسیح اُن کے گناہوں کے لئے مصلوب اور ملعون ہوا اور اُنکے بچانے کے لئے ماخوذ اور معذب ہوا

لتخلیصہم وان الخلق احفظ الاب بذنوبہم وکان الاب فظا

اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہوں سے غصہ دلایا اور باپ

غلیظ القلب سریع الغضب بعیدا عن الحلم والکرم مغتاظا

سخت دل سریع الغضب تھا حلم اور کرم اسمیں نہیں تھا

کالحرق المضطرم فاراد ان یدخلہم فی النار فقام الابن ترحما

بلکہ غصہ سے آگ کی طرح بھڑکا ہوا تھا سو اُس نے چاہا کہ خلقت کو دوزخ میں ڈالے سو بیٹا بدکاروں پر رحم

علی الفجار وکان حلیما رحیما کالابرار فمنع الاب من قہرہ و

کرکے شفاعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تھا پس اُس نے اپنے باپ کو قہر اور

زیادتہ فما امتنع وما رجع من ارادتہ فقال الابن یا ابت انکنت

زیادت سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ

ازمعت تعذیب الناس واھلاکہم بالفاس ولا تمتنع ولا تخف ولا

ہے کہ لوگوں کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو اُن کو نہیں بخشتا اور نہ

ترحم ولا تزدجر فہا انا احمل اوزارھم واقبل ما اباذہم فاغفرلہم

رحم کرتا ہے سو مَیں تمام لوگوں کے گناہ اپنی گردن پر لے لیتا ہوں سو ان کو تو بخشدے اور جو تو نے عذاب

وافعل بی ما ترید ان کان قلیلا او یزید فرضی الاب علی ان یصلب

دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اِس کلمہ سے باپ غضبناک راضی ہو گیا اور اسکے حکم سے بیٹا پھانسی دیا گیا

ابنه لاجل خطایا الناس فنجا المذ نبین و اخذ المعصوم وعذ به
تاگناہگاروں کو چھوڑا دے اور گناہگاروں کی طرح اس معصوم پر

بانواع الباس کالمذ نبین۔ هٰذا ما قالوا ولٰکن العجب من الاب
عذاب ہوًا - یہ وہ باتیں ہیں جو عیسائی کہتے ہیں لیکن باپ سے تعجب ہے کہ وُہ اپنے

الّذی کان نشوا نًا او فی السبات انه نسی عند صلیب ابنه ما کتب
بیٹے کو پھانسی دینے کے وقت اپنے اُس قول کو بھُول گیا جو توریت میں کہا تھا کہ مَیں اُسی کو

فی التورات وقال لا اهلك الا الذی عصانی ولا اٰخذ احدًا مکان
ہلاک کروں گا جو میرا گناہ کرے اور مَیں ایک کی جگہ دُوسرے کو نہیں پکڑوں گا سو اُس نے

احد من العصاة فنکث العهد و اخلف الوعد وترك العاصین و
عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گناہگاروں کو چھوڑ دیا اور

اخذ احدا من المعصومین لعله ذهل قوله السابق من کبر السن
ایسے آدمی کو پکڑا جس پر کوئی گناہ نہیں تھا شائد وہ اپنا پہلا قول بباعث بڑھاپے

و ارذل العمر وکان من المعمرین۔
اور پیرانہ سالی کے بھُول گیا کیونکہ معمر تھا۔

والعجب من الابن انه کان یعلم انّ معشر الجنّ سبق الانس
اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تھا کہ جنّوں کا گروہ آدمیوں سے

فی الخطاء ولا ینتهجون محجة الاهتداء بل تجاوزوا الحد فی شباءة
گناہ میں بڑھ گیا ہے اور وہ سیدھا راستہ اختیار نہیں کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی میں حد سے زیادہ بڑھ

الاعتداء ثم تغافل من امر سیاٰتهم وما توجه الی مواساتهم
گئے ہیں پھر اُس نے اُن کے بارے میں تغافل کیا اور اُن کی ہمدردی کے لئے کچھ توجہ نہ کی

وما شاء ان ینتفع الجنّ من کفارته ویکون لهم حیات من اٰبارته
اور نہ چاہا کہ اُس کے کفارہ سے جنّ کا گروہ فائدہ اُٹھا دے اور ان کو اس اَبدی عذاب سے

ونجات من نار ابدية التي اعدت لهم فما نفعهم ابارته ولا كفارته
نجات ہو جو اُن کے لئے تیار کیا گیا ہو سو جنّوں کو اُسکے مصلوب ہونے نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا حالانکہ
وكانوا يومنون بالمسيح كما شهد عليه الانجيل بالبيان الصريح
وُہ اسپر ایمان لاتے تھے جیساکہ اسپر انجیل گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اِس
فكان الابن ما دعا تلك المذنبين الى هذا القرى وتقاعس كبخيل و
کفارہ کی مہمانی کی طرف ان گناہگاروں کو نہیں بلایا اور بخیلوں کی طرح
ضنين ومن المحتمل ان يكون للاب ابن اخر. صلب لتلك المعشر
تاخیر کی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو۔ جو جنّوں کے لئے پھانسی دیا گیا ہو
بل من الواجبات ان يكون كذلك لتنجية العصاة. فان ابنا اذا صلب
بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسا ہی ہو کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان
لنوع الانسان مع قلة العصيان فكم من حري ان يُصلب ابن آخر.
کے لئے جو تھوڑے ہیں پھانسی دیا گیا پس کس قدر لائق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنّوں کیلئے پھانسی ملے جو
لنوع جنى الذى ذنبهم اكبر واكثر. والا فيلزم الترجيح بلا مرجح باليقين
گناہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑھے ہوئے ہیں۔ ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی
ويثبت بخل الاب او بخل البنين ولا شك ان فكر مغفرة قوم
اور باپ اور بیٹوں کا بخل ثابت ہوگا اور کچھ شک نہیں کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر
حادين والتغافل من قوم اخرين عدول صريح وظلم مبين بل
دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے بلکہ
يثبت من هذا جهل الاب المنان اما كان يعلم ان المذنبين قومان
اِس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اُس کو معلوم نہیں تھا کہ گناہگار لوگ دو قومیں ہیں
ولا يكفى لهم صليب بل اشتدت الحاجة الى ان يكون ابنان و
صرف ایک قوم تو نہیں سو دو قوموں کیلئے صرف ایک بیٹے کا پھانسی دینا کافی نہیں بلکہ کافی طور پر یہ مقصد

صلیبان لا یقال ان الابن کان واحد افرضی لیصلب لنوع الانسان
تب پورا ہو سکتا ہے کہ جب دو بیٹوں کو پھانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لائق نہیں کہ بیٹا تو صرف ایک

وما کان ابن اٰخر لکفارۃ ابناء الجان لانا نقول فی جوابہ ان الاب
ہی تھا وہ اسی پر راضی تھا کہ وہ فقط نوع انسان کیلئے پھانسی دیا جاوے کوئی دوسرا بیٹا تو نہیں تھا کہ تا جنوں کیلئے

کان قادرًا علیٰ ان یلد ابنا آخر وما کان کالعاجز الحیران فلا ریب
پھانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ باپ اس بات پر قادر تھا کہ اس بات کے لئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ اُسنے پہلا بیٹا

انہ ترک الجنّ عمدًا ومن النسیان اوما صلب ابنًا ثانیًا مخافۃ بترہ
جنا پس کچھ شک نہیں کہ اُس نے جنوں کے گروہ کو عمدًا عذاب ابدی میں چھوڑا اور محض بخل کی راہ سے اُنکے لئے کوئی

کالجبان ومن المحتمل ان یکون الابن الاٰخر احبّ من الابن الاول
پھانسی پر نہ لٹکایا اور یہی گمان ہو سکتا ہے کہ چھوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات

الی الاب التوقان وھذا لیس بعجیب عند ذوی الاذھان فانہ قد
نہیں کیونکہ کبھی یہ بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ

یتّفق ان الاصغر من الابناء یکون احبّ الی الاٰباء ففکر فی ھٰذہ
چھوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات میں فکر کر

الآراء وفی الٰہٍ ھوذو بنات وبنین وسبحانہ ربّنا عمّا یخرج من افواہ
اور اُس خدا کے بارہ میں جس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ اور ہمارا خدا ان باتوں سے پاک ہے جو ظالموں کے

الظالمین۔
مُنہ سے نکلتی ہیں۔

ثم بعد ذٰلک نریٰ ان آدم کان اوّل ابناء اللّٰہ فی نوع الانسان
پھر بعد اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان میں سے آدم ہی تھا

وقد اقرت اناجیل النصاریٰ بھذا البیان ومن المعلوم ان الفضل
چنانچہ انجیلیں اس بات کا اقرار کرتی ہیں اور یہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہو اور وہ تو بزرگی نہیں

۹۷

للمتقدم لا للذی جاء بعده کالمضاھئین۔ قد خلق اللہ آدم بیدہ وعلی
کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی ریس سے کوئی بات مُنہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتھ سے اور

صُورته و نفخ فیه روحه بکمال محبته و امّا المسیح فما کان لبنة
اپنی صورت پر پیدا کیا تھا اور کمال محبت سے اسمیں اپنا رُوح پھونکا مگر مسیح تو

اوّل الاساس بل جاء فی اُخریات الناس وکان من المتاخرین۔ ثم
پہلی بنیاد کی اینٹ نہیں تھے بلکہ وہ تو آخری لوگوں میں آیا اور متاخرین میں سے کہلایا۔ پھر

العجب ان اله النصاریٰ ولد الابن ولم یلد البنات کانه عاف
تعجب یہ ہو کہ نصاریٰ کے خدا نے بیٹا تو جنا مگر بیٹی کوئی نہیں جنی گویا اُس نے داما دوں سے

الاختان اوکرہ ان یصاھر الا الصفتات او لم یجد لمثله الشرفاء
کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزت دار نہ پایا

السراۃ فهل من اعجوبة فی السّکریٰ مثل اطرونة النصاریٰ ام هل
جس کو لڑکی دیوے پس کیا عیسائیوں کے عقیدوں کے اعجوبہ کی طرح کوئی اور بھی اعجوبہ ہے یا اُنکی مانند

رئیت مثلهم من المغلسین۔ والاصل الموجب الجالب الی هذه
تو نے کوئی اور بھی اندھیرے میں رات میں چلتا دیکھا۔ اور اصل موجب جس نے عیسائیوں کو اِس

العقیدۃ الفاسدۃ والامتعة الکاسدۃ انهما کهم فی الدنیا مع
عقیدہ کی طرف کھینچا اُن کا دُنیا میں غرق ہونا ہے پھر اسکے ساتھ

هجوم انواع العصیان وشوق نعماء الجنان مع رجس الجنان وانت
قسما قسم کے گناہ اور پھر دل کی پلیدی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق بینی کی

تعلم ان الشرہ یُعمی عین رویة الصواب فلا یفتش الشحیح العجول
آنکھ کو بند کر دیتا ہو پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھ نہیں دیکھتا

من الوھاد والحداب بل یسعی مُستعجلا الیٰ ملامح السراب بمجرد
پس اُس ریت کی طرف جلدی سے دوڑتا ہے جو پانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے

استماع قول الکذاب و اذا بلغها فلا یجد الا وادی التباب فتضرم[1]
اور ایک جھوٹے کی بات کو سُن کر اعتبار کر لیتا ہو اور جب اُس ریت پر پہنچتا ہو تو بجز ایک جنگل ہلاک کرنیوالے کے

نار العطش و تثب علیه کالذیاب و یحترق القلب کاحتراق الجلباب
اور کچھ نہیں پاتا تب اُسوقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہو اور اُسپر بھیڑیوں کیطرح حملہ کرتی ہو اور اُس کا دل ایسا جلتا

فیسقط علی الارض من غلبة الاضطراب و یطیر روحه کالطیر و
ہے جیساکہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہو پس بیقرار ہوکر زمین پر گر پڑتا ہو اور اُسکی روح پرند کیطرح پرواز کر

یلحق بالمیتین۔
جاتی ہو اور مُردوں سے جا ملتی ہو۔

فمثل قوم اتکؤا علی الکفارة من کمال الجهل و الغرارة
پس ان لوگوں کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہسے تکیہ کئے بیٹھے ہیں اُن لوگوں کی

کمثل حمق الّذین کانوا من قوم متنصّرین۔ طحطح بهم قلّة
مانند ہیں جو ایک گروہ بیوقوف عیسائیوں کا تھا اور ایسا اتفاق ہوُا کہ وہ لوگ قلّت مال

المال و کثرة العیال حتی کان الفقر حصادهم و الترب مهادهم
اور کثرت عیال کی وجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے کہ محتاجگی نے جس طرح کہ گھاس کاٹا جاتا ہو

و طعامهم بعض الافانی و سحناءهم کالشیخ الفانی و کانوا من شدة
اُنکو کاٹ دیا اور زمین اُن کا بچھونا ہوگیا اور کھانا اُن کا گھاس پات ہوگیا اور اُنکی شکل مارے فاقوں کے بڈھوں

بوسهم مضطرین۔ فقیض القدر لنصبهم و وصبهم ان جاءهم
کی سی ہوگئی اور اپنے فقر فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے پس بُری تقدیر نے اُن کے لئے یہ اتفاق

شیخ شخت الخلقة دقیق المشرکة حقیر السحنة و کان توجد فیه
پیش کیا کہ ایک دُبلا سا بڈھا اُنکے پاس آیا جسکے مکروں کی جالی بہت ہی باریک تھی اور وہ کچھ رُودار صورت

آثار الخصاصة و الافتقار و یبیّن حاله الحذاء المرقع و بلی الاطمار
نہیں تھا اور اس میں ناداری اور محتاجگی کے آثار نمایاں تھے اور اُسکی پھٹی پُرانی جوتی اور پرانی چادریں بتلا رہی تھیں کہ

[1] فتضطرم (شمس)

فدخل وعليه بُردان رثّان وفی یده سبحة کسبحة الرُهبان وکان سائلا
کِس شان کا آدمی ہی پس وہ اُن عیسائیوں کے گھر میں داخل ہُوا ایسی حالت میں کہ دو پرانی چادریں اُسپر تھیں اور ایک
مُعترا وشعثا مُغبّرا قد لقی متربة وضرّا حتی انثنی محقوقفا مصفرا و
تسبیح ہاتھ میں جیساکہ راہبوں کے ہاتھ میں ہوتی ہی اور دراصل وہ ایک محتاج پریشان حال تھا جو کمال درجہ کی محتاجگی
کان لبسه کثیر الانخراق بادی الاخریراق وکانت هیئتهٔ تشهد علی
تک پہنچ چکا تھا یہانتک کہ وہ زرد رنگ اور خم پُشت ہوگیا اور کپڑے جا بجا پھٹے ہوئے تھے جنکو وہ چھپا نہیں سکتا تھا اور اُسکی
انه ما اصاب بلة ولا بلة وان هو الا معروق العظم ومن الطالحین
صورت کہہ رہی تھی کہ ایک ادنی سی بہبودی بھی اُسکو حاصل نہیں اور وہ ایک بدبختی کی حالت میں ہے۔ سو اسی حالت میں
فولج حلقتهم بسوء حاله وافانین مقاله لیخدعهم بزخرفة محاله فسلّم
وہ اُنکے حلقہ میں داخل ہُوا اور لگا باتیں بنانے تاکہ اپنی آراستہ کلام سے اُنکو دھوکا دے سو اُسنے پہلے تو سلام کیا اور
ثم کلم وقال هل ادلکم الی مکسب مال تنجیکم من اقلال فتکونون
پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی آمدن کی راہ بتاؤں جو تمہیں ناداری کی حالت سے نجات بخشے اور تم اس سے
ذوی املاك ورياض وترفلون فی ذیل فضفاض وتفعمون صناديقكم
بڑے مال مِلک والے ہو جاؤگے اور تمہارے باغ ہونگے اور فاخرانہ کپڑوں میں لٹکتے پھروگے اور روپیہ سے اپنے صندوق اس قدر
کما یفعم الماء فی حیاض فتصبحون متنعّمین۔ فرغبوا من حمقهم
بھر لوگے کہ جس طرح حوضوں میں پانی ہوتا ہے اور بڑے مالدار ہو جاؤگے۔ سو انہوں نے بیوقوف عیسائیوں کے دل
وشدة شحهم فی الاموال وقالوا مرحبا لك تعال ودلنا الی
اپنی حماقت اور لالچ کیوجہ سے ایسے مال لینے کیلئے للچائے اور کہا کہ مرحبا تشریف لائیے اور ہمیں ایسی راہ بتائیے اور ہم وہی
هذا المنوال وانا نفعل کلما تامر ونحضر اینما تحضر وستجدنا من
کرینگے جو آپ فرمائیں گے اور جس جگہ حاضر ہونے کو کہوگے حاضر ہو جائیں گے اور ہم کو آپ
المتمثّلین الشاکرین۔ ففرح الخدعة فی قلبه علی قید الصید واصا
فرمانبردار اور شکرگذار پاؤگے۔ پس وُہ مکار یہ باتیں سُنکر اپنے دل میں بہت خوش ہُوا اور سمجھا کہ شکار مارا گیا

صہ ٨١

الكيد وعرف انهم سقطوا فى شبكته واغتروا بجذ يعته وجاؤا تحت
اور فریب چل گیا اور وہ احمق اُسکے دام میں پھنس گئے اور اُسکے فریب میں آگئے اور اُسکی سیٹی سُن کر اُسکے جال کے
نخّه بصفيره وزفرته فكلّمهم باحاديث ملفقة واكاذيب مزخرفةٍ
نیچے آبیٹھے سو کہیں کی کہیں لگا کر جھوٹی باتیں سُنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھ کو تم پر بڑا ہی
وقال مالى ياخذ لى رقة عليكم ويهوى قلبى اليكم لعل الله قدرلكم
رحم آتا ہے شاید خدا تعالیٰ نے میرے چشمہ میں تمہاری کچھ قسمت لکھی ہے
حظّا فى منهلى ونزلا فى منزلى واراد ان يجعلكم من المتمولين۔ وقد
اور میرے مہمانخانہ میں تمہاری مہمانی مقدر ہے اور شائید خدا تعالیٰ نے چاہا کہ تم کو مالدار کر دے۔ اور مجھے
كنتُ اعلم انكم من اكرم جرثومةٍ واطهر ارومة ومن ابناءِ بُناة المجدُ
پہلے سے معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور نیز رئیسوں کے بیٹے اور دولتمندوں
ارباب الجد والاٰن اراكم بصفر اليد فالقى فى قلبى ان ارحمكم واُشفق
کی اولاد ہو اور اب میں تم کو افلاس کی حالت میں دیکھتا ہوں سو میرے دل میں ڈالا گیا جو میں تم پر رحم اور
عليكم. واقوم لمواساتكم ودفع آفاتكم وكذالك وقعت شيمتى واستمرت
شفقت کروں اور تمہاری ہمدردی کیلئے کھڑا ہو جاؤں اور اسی طرح میری عادت ہے
عادتى وخير الناس من ينفع الناس ويعين ذوى الفاقات والمساكين۔
کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے اور مسکین لوگوں کی مدد کرے۔
وستجمون عود دعواى وحلاوة جناى وانى لمن الصّادقين فكلوا
اور تم عنقریب میرے دعوے کی شاخ کا پھل آزمالوگے اور میرے پھل کی حلاوت تمہیں معلوم ہو جائیگی
هنيئًا مريئًا هذه المائدة الواردة واستقبلوا هذه الدولة الحاردة
اور میں سچا ہوں سو تم اس کھانے کو جو اترا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کھاؤ اور اس دولت کیطرف رُخ کرو
وخذوا تلك الغنيمة الباردة شاكرين۔
جس نے تمہاری طرف آنیکا قصد کیا اور س مالِ مفت کو شکر کے ساتھ لے لو۔

فاذھبوا سارعین مبادرین الی بیوتکم لتحطوا اجر قنوتکمؕ واتونی
سو اپنے گھروں کیطرف جلدی کرکے دَوڑو تاکہ تم کو اِس فرمانبرداری کا اجر ملے اور میرے پاس

۸۲ بما کان عندکم من اثارة مال بقی من زوال من نوع حلیة من ذھب
وہ سب مال لے آؤ جو از قسم زیور چاندی اور سونے کے تمہارے گھروں میں باقی رہ گیا ہو اور اپنے ہمسائیوں اور

کان او فضةٍ او حلی جیرانکم وخلانکم ولا تترکوا شیئًا منھا و ارجعوا
دوستوں کے بھی زیور لے آؤ اور اپنے گھروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آجاؤ۔

مستعجلین۔ وانی اقرء علیھا کلمات کُرقیةٍ واعکف علیٰ ھذا العمل
اور میں اُن زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے وُہی عمل کرتا رہونگا تب

الی بضع ساعة فتھیج فی الحلی ثورة مزیة وکل حلیة تربو و تنمو و
زیوروں میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا اور ہر یک زیور پھولے گا اور بڑھے گا اور انکا بڑھنا صاف

الزیادات فیھا تبدو حتی تکون الحلی مائة امثالھا۔ وتنزل علیھا
معلوم ہو جائے گا یہاں تک کہ وُہ زیور سَو گُنا ہو جائے گا۔ اور اُس پر کامل

برکات بکمالھا و تعجب الناظرین۔
برکتیں نازل ہوں گی اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

ولا تعجبوا لھذا الحدیث فان فیه سرّ کسّر التثلیث فلا
اور اِس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہی بھید ہے جیساکہ تثلیث کا بھید سو تم

تسئلونی عن دلائل کفلسفیین۔ العمل عجیب و الوقت قریب و
فلسفیوں کی طرح اس کے دلائل مت پُوچھو۔ عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم

تکونون من بعد قومًا متنعّمین فاغترّوا بقول الکاذب المکار و
بعد اس کے بڑے مالدار ہو جاؤ گے پس وہ لوگ اُس فریبی کی بات پر دھوکا کھا گئے

حسبوا ھذا العمل کالتثلیث من الاسرار بما لکزھم حمار الجھل
کیونکہ جہالت کا گدھا اُن کو ایسی لات مار چکا تھا جو کاٹنے والی تھی

الجذار و بترهم سیف الشح البتار فالقت فی الضلالة الثانیة
اور لالچ کی تلوار اُن کو دو ٹکڑے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے اُن کو دوسری

الضلالات الاُولیٰ و تکونت من ظلمة اُخریٰ۔ فما لوا الیه کما
گمراہی میں ڈال دیا اور ایک اندھیرے سے دُوسرا اندھیرا پیدا ہوگیا۔ پس اُسکی طرف ایسے مائل

کانوا مالوا الیٰ عقائد المسیحیین۔ قالوا ما نشق عصا امرك وما
ہوگئے جیساکہ وہ مسیحی عقیدوں کی طرف مائل تھے۔ اور کہا ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے

نلغی تلاوۃ شکرك وقد اتیتنا من الغیب کملٰئکة منجیین فبادروا
شکر کو ہم نہیں چھوڑینگے اور تو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا اُترا جیساکہ فرشتے نجات دینے والے اُترتے

الیٰ بیوتهم فی فکر قوتهم و تنضیر سبروتهم وما شکوا وما تقاعسوا
ہیں پھر وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف دَوڑے اِس فکر میں کہ قوت کا سامان ہوجائے اور زمین خشک سرسبز

بل کُلّ منهم ذهب لیاتی به الذهب وزاب لیزداب وکانوا فی
ہوجائے اور کچھ شک نہ کیا اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک اُنمیں سے دَوڑا تاکہ سونا لائے اور چلنے میں جلدی کی تاکہ وہ کچھ بہار

سکرۃ حرصهم کالمجانین۔ فلمّا دخلوا ربوعهم مراحًا قالوا لاهلها
اُٹھالیوے اور اپنی حرص کے نشہ میں سودائیوں کیطرح ہو رہے تھے۔ اور پھر جبکہ وُہ اپنے گھروں میں خوش خوش داخل ہوئے

انعموا صباحًا ثم قصّوا علیهم القصّة وهنّؤهم متبسمین
تو داخل ہوکر کہنے لگے کہ گڈ مارننگ پھر اُن لوگوں کو تمام قصّہ سے مطلع کیا اور ہنس ہنس کر اُنکو مبارکباد دی

فصدقوا قولهم الّذین کانوا کمثلهم فی الجهالة ونظیرهم فی
پس اُن لوگوں نے جو جہالت اور گمراہی میں ویسے ہی تھے اُن کی باتوں کی تصدیق کی

الضلالة وکانوا یتفنون فرحین۔ فنزعوا الحلیّ من اعضاء
اور مارے خوشی کے گانے لگے۔ پھر اُن لوگوں نے اپنی عورتوں کے اعضاء

نساءهم واٰذان امائهم وآناف بناتهم وایدی اخواتهم وارجل
اور اپنی لونڈیوں کے کانوں اور اپنی بیٹیوں کے ناکوں اور اپنی بہنوں کے ہاتھوں اور اپنی

أمهاتهم و اشركوا في تلك التجارة نساء اصدقاءهم و ازواج احباءهم

ماؤں کے پیروں سے زیور اُتارے اور اس تجارت میں اُن لوگوں کو بھی شریک کر لیا جو اُنکے دوستوں کی عورتیں اور اُن کے

بل نسوان جيرانهم وعذارى اقرانهم وغادر وهنّ كاشجار خالية من

آشناؤں کی بیویاں تھیں بلکہ اپنے ہمسائیوں کی عورتوں اور اپنے ہم مرتبہ لوگوں کی کنواری لڑکیوں کو بھی اس تجارت میں داخل

ثمار وغادر كل احد بيته انقى من الراحة طمعًا في كثرة المال و

کیا اور اُن عورتوں کو ایسی حالت میں چھوڑا جیسا کہ درختوں سے پھل اُتارا جاتا ہے اور ہر ایک نے اپنے گھر کو ہتھیلی کی طرح صفاچٹ

زيادة الراحة ثم رجعوا مستبشرين۔ و نبذ و الحلي امام يديه

چھوڑا اس طرح سے کہ مال بڑھے گا اور بہت آرام ہوگا پھر خوش خوش واپس آئے۔ اور آکر اس مکار کے آگے تمام زیور ڈال دیا

فرحين فلما رای المكار امتلاء كيسه و انجلاء بؤسه ورأى حمقهم

اور اس حرکت کرنیکے وقت بہت خوش تھے۔ پس جبکہ اس مکار نے دیکھا کہ اُس کا تھیلا بھر گیا اور سختی جاتی رہی اور یہ بھی

وجهلهم فرح فرحًا شديدًا و وجد نفسه غنيًا صنديدًا قال اعلم انكم

دیکھا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہیں تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئیں ایک غنی رئیس کی طرح پایا کہنے لگا کہ میں

ذو وحظ عظيم۔ ومن الفائزين وستجتنون جنا عملكم و تعلون مطا

جانتا ہوں کہ تم لوگ بڑے ہی خوش قسمت ہو اور اُنہیں سے ہو جو مُراد پاتے ہیں۔ اور عنقریب تم اپنے عمل کا پھل چنوگے

جملكم و تذكرونني الى ابد الآبدين۔

اور اپنے اُونٹ پر سوار ہوگے اور ہمیشہ مجھے یاد رکھوگے۔

ثمّ قال يا معشر الاخيار و اكباد هذه الديار اعلموا انّ هذا

پھر کہنے لگا کہ اے نیکوں کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشو آپ لوگ یقیناً جانیں کہ یہ عمل

العمل من الاسرار وقد وجب اخفاءها من الاغيار ومن اشراط

اسرار میں سے ہے اور غیروں سے چھپانا اس کا واجب ہے اور اسکی شرطوں میں سے ہے جو

هذه الرقية قرءتها في الزاوية على شاطئ الوادي عند نهر جار في

اس کو گوشہ خلوت میں پڑھیں کسی جنگل کے کنارہ پر اُس جنگل میں جہاں نہر بھی

البادیة وکذٰلِكَ عُلّمت من المعلّمین۔ فهل تاذنوننی ان افعل

جاری ہو اور اسی طرح مجھے اُستادوں نے سکھلایا ہے۔ اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہیں کہ میں ایسا ہی

کذا وارجع الیکم بذهب کامثال الربا لترجعوا الیٰ شرکاءکم

کروں اور ٹیلوں کی طرح مال لیکر واپس آؤں تا تم وہ مال لیکر اپنے شریکوں کے پاس جاؤ

بمال مارأته عین الناظرین وسترون قناطیرًا مقنطرة من الذهب

جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو اور عنقریب تم ڈھیروں کے ڈھیر سونا اور خوبصورت مال دیکھو گے

الخالص والمال الملیح ولا ترون نظیره فی التنجیة الا کفارة المسیح

اور بجز کفارہ مسیح کے نجات دینے میں اسکی کوئی نظیر نہیں پاؤ گے تمہارے دین کیلئے تو کفارہ مسیح کافی

ویکفی لدینکم الکفارة ولدنیاکم هٰذه الامارة فنجوتم فی الدارین

ہے اور تمہاری دنیا کے لئے یہ امیری مکتفی ہے سو تم دونوں جہانوں میں

من تحریك الیدین ومن جهد الجاهدین۔ قالوا الامر الیكَ والقلوبُ

محنت اور کوشش کرنے سے آزاد ہو گئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم تیرے حکم کے تابع ہیں اور

لدیك وانك الیوم لدینا مکین امین۔ قال طوبیٰ لکم ستفتح

ہمارے دل تیرے پاس ہیں اور آج تو ہماری نظر میں بامرتبہ اور امین آدمی ہے۔ کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے

علیکم ابواب المسرة وتُعطیٰ لکم مفاتیح الدولة بل اعلمکم

دروازے کھلیں گے اور تمہیں دولت کی کنجیاں دی جائیں گی بلکہ میں تمہیں یہ منتر بھی

رقیتی لکیلا تضطربون عند غیبتی ولکی تکون لکم دولة عُظمیٰ

سکھلا دونگا تا میری عدم حاضری میں تمہیں کچھ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہیں ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ

وملك لا یبلیٰ قالوا لا نستطیع احصاء شکرك وانّك اکبر المُحسنین

دولت ہے، اور ایک ایسا ملک ملے جس کا انتہا نہیں انہوں نے کہا کہ ہم تیرا شکر نہیں کر سکتے تو سب احسان کرنیوالوں سے بزرگتر ہے

قال جَیْرِمَا علّمتُ احدا هٰذا العمل من قبلکم ولا اعلم بعدکم

اُس نے جواب دیا کہ تم یقیناً سمجھو کہ یہ عمل میں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں سکھایا اور نہ بعد تمہارے کسی کو

قومًا آخرین۔ فسألوا عنه سرّ هٰذا التخصیص وحکمة تحدید هذا
سکھاؤنگا۔ پس انہوں نے اِس تخصیص کا بھید اُس سے دریافت کیا اور اِس چمک کے محدود رکھنے کی حکمت پُوچھی پس اُس نے اس
التبصیص فاقسم بالاقنوم الذی یجیر الجانی انه ضاهای هٰذه
اقنوم کی قسم کھائی جو گنا ہگار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہو کہ وہ اس عادت میں اقنوم ثانی سے مشابہ ہو۔ یعنے جیسے اقنوم
العادة بالاقنوم الثانی۔ وجعلهم کالمسیح من المتفردین۔ ثم
ثانی نے حضرت عیسےٰ سی پہلے کسی اور سے تعلق نہیں کیا نہ بعد میں کریگا ایسا ہی اُسنے اس قوم سے تعلّق پیدا کیا اور کہا کہ میں نے
شمّر ذیله لیطیر کالعقاب فخذ ابازعام الذهاب ولا اغتداء
اقنوم ثانی کیطرح ہو کر تمہیں مسیح کی طرح اپنے تعلق سی خاص کردیا ہے۔ پھر اُسنے اپنا دامن اکٹھا کیا تاکہ عقاب کیطرح اُڑ جائے پس اُس نے
الغراب وقال لهم عند الفرار یا سادات الامصار وصنادید الدیار
چلے جانے کی نیّت سی صبح کی ایسی صبح جو کبھی کوّے نے بھی نہ کی ہو اور بھاگنے کیوقت انکو کہنے لگا کہ اے شہروں کے سردارو
سأتیکم الیٰ نِصف النهار فانتظرونی قلیلًا من الانتظار ولا تأخذکم
اور ولائیتوں کے رئیسو میں دوپہر تک تمہارے پاس آؤں گا سو تم نے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور تمہیں
شئ من الاضطرار فان الرقیة طویلة والبغیة جلیلة والطبیعة
کچھ بیقراری نہ ہو کیونکہ منتر بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار
علیلة والمسافة بعیدة والبرودة شدیدة وما کنت ان اشق علیٰ
ہے اور دُور جانا ہے اور سردی بہت پڑتی ہے اور میرا دِل نہیں چاہتا کہ اس ضعف اور
نفسی فِی هٰذا الضُّعف والنحافة وما اجد فی بدنی قوة قطع المسافة
پیرانہ سالی میں یہ مشقّت اپنے پر اُٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ قوت بھی نہیں کہ اتنی دُور جا سکوں اور
وانّی نبذت علق الدنیا کلّها وترکت کُثرها وقُلّها وما یسّرنی
میں دُنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجُز اس کے کچھ اچھا دکھائی نہیں دیتا جو
الاذکر المسیح ربّ العٰلمین (لعنت الله علی الکاذبین)
مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو ربّ العالمین ہے۔

ولٰکنی کلّفت نفسی لکم بما رئیتکم من قبائل الشرفاء و
گر میں نے تمہارے لئے یہ کُلفت اُٹھائی کیونکہ میں نے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور

وجدتکم کا طلال الامراء و فی الضرّاء بعد النعماء و بما تحقّقت
میں نے دیکھا کہ تم امیروں کے باقیماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو اور اس لئے بھی کہ ہم میں اور

المصافات و انعقدت المودّات فهاجت رحمتی وماجت شفقتی
بہت پیار ہو گیا ہے اور دوستانہ ربط ہو چکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اُٹھی

وجذبنی بختکم المحمود ونجمکم المسعود فاردت ان اجعلکم
اور موجزن ہوئی اور تمہارے طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا سو میں نے چاہا کہ

کالسلاطین۔ وسارجع الیکم مع الجنیٰ الملتقط فانتظروا بالقلب
تمہیں بادشاہ کیطرح بنا دوں۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہُوا میوہ لیکر تمہارے پاس آؤنگا سو آرزومند دل

المغتبط سترون بیضاء وصفراء کحلیلة جمیلة زهراء وافیکم
کے ساتھ میرے منتظر رہو عنقریب تم سونے اور چاندی کے ایسے جلوہ کو دیکھو گے جیسے کہ ایک خوبصورت

کالمبشرین المستبشرین۔ فذهب وترکهم مغبونین۔ فما فهموا انه
عورت سامنے آجاتی ہے۔ سو اُس نے یہ کہا اور چلا گیا اور اُنکو ٹوٹے میں چھوڑ گیا۔ سو اُنہوں نے نہ سمجھا کہ

غرّ و طلب المفرّ وفرحوا بتصور حصول المراد ولبثوا یرقبونه رقبة
دھوکا دے گیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کے تصور میں وہ خوش ہوئے اور اُسی جگہ ٹھہر کر ایسے طور سے اُس کی

اهلّة الاعیاد و ینتظرونه انتظار اهل الوداد متنافسین الیٰ ان
انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کی جاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہانتک کہ

تلبسته الشمس کالمتندمین نقابها و سوّدت کالمحزونین ثیابها
سُورج نے شرمندوں کی طرح اپنا مُنہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غمناک لوگوں کی طرح سیاہ کپڑے پہن لئے

والغت کالمخدوعین حسابها و اختفت بوجه مصفرّ کالمنهوبین
اور اپنے وجود کو دھوکا کھانیوالوں کے مال کی طرح حساب سے نظر انداز کر دیا اور مُنہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ

۸۶

قلمّا طال امد الانتظار وتجاوز الوقت من موعد المكار واضاعوا فی
لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہیں جن کے مال لوٹے جاتے ہیں پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہوگیا اور اس مکار کے وعدہ

رقبۃ الزمان وبان ان الرجل قد مان نہضوا کالمجانین۔ وسعوا الیٰ
سے وقت بڑھ گیا اور جبکہ بہت سا وقت اُنہوں نے انتظار میں ضائع کیا اور کُھل گیا کہ وُہ آدمی تو جھوٹ بول گیا تو

کل طرف مفتشین۔ وعدوا الی الیمین والیسار مرتعدین بتصور الحلی
سو دائیوں کی طرح اُٹھے اور ہر یک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور دائیں بائیں طرف دوڑتے ہوئے گئے اور بڑے زیوروں

الکبار وفکر ہتك الاستار فلما استیئسوا منه کالثکلی سقطوا کالموتیٰ
کا خیال کیا اور پردہ دری کا بھی فکر تھا پس جبکہ اُسکے ملنے سے زن و فرزند مُردہ کی طرح نو اُمید ہوگئے تو

واکبوا علیٰ وجوھہم باکین وعرفوا انہم قد خُدِعوا بل جُدِعوا ومن
روتے ہوئے اپنے مونہوں پر گرے اور سمجھ گئے کہ ہمیں دھوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹا گیا اور

القوم قد عوا فضربوا علیٰ خدودھم قائلین یاویلنا انا کنا منہوبین
قوم سے ہم ہٹائے گئے تب انہوں نے اپنی گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر واویلا ہم تو لوٹے گئے

مخدوعین ثم القوا علیٰ رؤسہم غبار الصحراء وصعدت صرخہم الی السماء
دھوکا دیئے گئے پھر اُنہوں نے اپنے سروں پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور اُن کی فریاد آسمان تک پہنچ گئی

وجمعوا الناس حولہم من شدۃ الجزع والفزع والبکاء فجاءہم القوم
تب قوم اُن کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور اُنہوں نے اِس بلا سے جو نازل ہوئی اور اس زخم سے جس کا شگوفہ نکلا

مہرعین۔ فسئلوا عن بلاء نزل وجُرحٍ ابتزل وعن مصیبۃ مذیبۃ
اور اس مصیبت سے جس نے دِلوں کو گلایا اور اس حادثہ سے جس نے بیقراری پیدا کی

للقلوب وداھیۃ مہیجۃ للکروب واستفسروا من تفاصیل المصیبۃ
دریافت کیا اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی

وکیفیۃ القصۃ فعافوا ان یبینوا خوفا من طعن الناس والخزی بین
اور اس قصہ کی کیفیت پُوچھی سو اُنہوں نے بیان کرنے سے دِل چُرایا کیونکہ وُہ لوگوں کے لعن طعن اور خاص و عام

العوام والخواص ومع ذلك كانوا صارخين۔ فقال القوم ما لكم لا ترقأ

میں رسوا ہونے سے ڈرے مگر باوجود اسکے فریاد کر رہے تھے۔ پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو

دمعتكم ولا تسكن زفرتكم اظلمتم من قوم عادين لم تسترون الحقيقة

نہیں تھمتے اور تمہاری چیخیں کم نہیں ہوتیں کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا کیوں تم حقیقت کو چھپاتے

وتزيدون الكربة الا ترون الى لوعة كرب المحبّين فصاحوا صيحة

اور اپنے دوستوں کی بیقراری کو زیادہ کرتے ہو۔ پس انہوں نے پھر ایک چیخ ماری جو ایک زیان رسیدہ

المغبون واستحيوا من اظهار الكمد المكنون ثم بيّنوا القصّة وابدوا

مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصّہ کو کھول دیا اور غصّہ ظاہر

الغصّة وما كادوا ان يبيّنوا ولكن عجزوا عن اصرار المصرّين۔ فلامهم

کر دیا اور نہیں چاہتے تھے کہ ظاہر کریں لیکن اصرار کرنے والوں کے اصرار سے عاجز آ گئے۔ پس ہر ایک

۸۷

كل احد من العقلاء ومطرت من كل جهت سهام العذلاء فنكسوا

عقلمند نے اُن کو ملامت کی اور ملامت کرنے والوں کے ہر یک طرف

رؤسهم متندمين۔ وقال المعيّرون يا معشر الحمقاء وائمة الجهلاء

سے تیر برسے۔ پس اُنہوں نے شرمندہ ہو کر سر جھکا لئے اور ملامت کرنیوالوں نے کہا

الستم علمتم انه جاءكم فقير بادی الخذلان وعليه بُردان رثّان

کہ اے احمقو اور جاہلوں کے پیشواؤ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ایک محتاج تمہارے پاس آیا جسکی بیعزتی کھلی کھلی تھی

كالعثان فمن كان فی اطمار كيف يهبكم رياش الفخار ويحبيكم من

اور اُس پر پرانی چادریں دُھوئیں کیطرح تھیں سو جو شخص آپ ہی پرانی چادریں رکھتا تھا وہ تمہیں لباس فاخرہ

اكسر اوطار اما رئيتم عليه اثر الافلاس فكيف شغفتم به اكنتم

کہاں سے دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تم نے افلاس کے آثار اس میں نہیں پائے تھے

انعاما او من الناس ثم كانت هذه الخرافات بعيدة من قانون

پھر کیوں تم اُس کے فریفتہ ہو گئے کیا تم چار پائے تھے یا آدمی تھے پھر قطع نظر اس سے یہ باتیں بھی از قبیل

القدرة وخارجة من السنن المستمرة فكيف قبلتموها وقائلها
خرافات اور قانون قدرت سے بعید تھیں اور خدا تعالیٰ کی سُنّت مُستمرہ سے دُور تھیں پس اگر تم عقلمند تھے تو کیوں اُس

ان کنتم عاقلين۔
شخص کو اور اُس کی باتوں کو قبول کر لیا۔

وكيف نسيتم تجارب الحكماء أكنتم انعاما او كنشوان الصهباء
اور کیونکر تم نے حکیموں کے تجارب کو فراموش کر دیا کیا تم چارپائے تھے یا شراب سے مست تھے

مخمورين وكيف ظننتم انه صدوق امين مع انه خالف الصادقين
اور تم نے کیونکر جانا کہ وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اُس نے تمام صادقوں کے برخلاف

اجمعين اما رأيتم اطماره اما شاهدتم ازاره اما سمعتم من قبل
بات کہی کیا تم نے اُس کی پُرانی چادریں نہ دیکھیں کیا تم نے مکاروں کے قصے

قصص المكارين فلا تلوموا احدا ولوموا انفسكم انكم قد اهلكتم
نہیں سُنے تھے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دُوسرے کو تم نے

نسوانكم واخوانكم وخلانكم وجيرانكم فليبك على فهمكم
اپنی بیویوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے ہمسایوں کو ہلاک کر دیا پس چاہیئے کہ ہر یک

من كان من الباكين۔
رونے والا تمہاری سمجھ پر رووے۔

هذا مثل المسيحين وكفارتهم وجهلهم وغرارتهم وما قلنا
یہ عیسائیوں اور اُن کے کفارہ کی مثال ہے اور اُن کی نادانی کا نمونہ ہے اور ہم نے

الا نصاحة لله لقوم جاهلين۔ ولكن المسيح والصالحين من
محض للہ نادانوں کے لئے یہ نصیحت بیان کی ہے۔ مگر مسیح اور اُس کے نیک اصحاب اس تمثیل

اصحابه مبرؤن من ذلك المثل وخطابه وما نتوجه الا الى الخائنين
سے مُبرّا ہیں اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ لوگوں کی طرف ہے

الذین سیرتہم سیرۃ السرحان و لبوسھم لبوس الرُّھبان وقد تبیّن انکفاءھم
جن کی خصلت بھیڑیئے کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہو اور اُن کی برگشتگی اور اُن کی رات کی سختی ظاہر

وبرح لیلاءھم وتبیّن انھم من الضالین المضلین۔ ومن وقاحتھم
ہو چکی ہے اور ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہیں۔ اور اُنکی کمال بے شرمی ہے

انھم مع جھلھم یصولون علی الاسلام ویضلّون طوائف الانام یشیعون
کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے

انواع الاٰثام وکانوا قومًا دجّالین فلیندموا علیٰ بادرۃ الاعتقاد ولیخافوا
گناہوں کو پھیلا رہے ہیں اور وہ دجّال قوم ہے پس چاہیئے کہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہوں اور

خسرانھم یوم المعاد وما انا الا نذیرٌ من ربّ العالمین۔
اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈریں اور مَیں تو ایک ڈرانیوالا خدا تعالیٰ کیطرف سے ہوں۔

اِنّی من اللہ العزیز الاکبر
مَیں اُس خدا کیطرف سے ہوں جو بزرگ اور عزّت والا ہے

حق فھل من خائفٍ متدبّر
یہی بات سچ ہے پس کوئی ہو! جو ڈرے اور سوچے

جاءت مرابیع الھدیٰ ورھامھا
ہدایت کے بہاری مینہہ آگئے اور ہلکے ہلکے مینہہ تو

نزلت وجود بعدھا کالعسکر
اُتر آئے اور بڑا مینہہ اسکے بعد ایک لشکر کیطرح آنیوالا ہے

جُعلت دیار الھند ارض نزولھا
ان مینہوں کے اُترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی

نصرا بما صارت محل تنصّر
مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانوں میں پھیلنے کی یہی جگہ ہے

فیھا جموع یشتمون نبینا
اس ملک میں ایسے لوگ ہیں جو ہمارے نبی صلعم کو گالیاں دیتے ہیں

فیھا زروع من ضلال موثرٍ
اس ملک میں گمراہی کی کھیتیاں ہیں جو پسند کی گئی ہیں

قوم یعادون التقی من خُبثھم
وہ ایک قوم ہی جو بوجہ اپنے خبث کے پرہیزگار سے دشمنی رکھتی ہو

ویویّدون امور ضدّ تطھر
اور ناپاکی کی باتوں کو شائع کر رہی ہیں

وتکنست ذات المرا ظبیّھم
اور کئی مرتبہ اُن کے ہرن مجھ سے چھپ گئے

اذ صلت عند تناضل کغضنفر
جبکہ مَیں نے لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کیا

منهم خبيث مفسد متفاحش
اُن میں سے ایک خبیث مُفسد بدگو دشنام دہ ہے
اُخبرت عنه وليتني لم اخبر
مجھے اسکی اطلاع دیگئی ہے کاش کہ نہ دیجاتی یعنی اُسکا وجود ہی نہ ہوتا

٥٩ غول يسب نبينا خير الورىٰ
ایک شیطان ہے جو ہمارے نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہے
لكعُ وليس بعالم متبحّر
سفلہ نادان فرومایہ ہے اور ایسا نہیں ہے کہ کوئی عالم متبحر حقائق کی تہ تک پہنچنے والا ہو

يا غول بادية الضلالة والهوا
اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان
تهذى هوًا من غير عين تبصر
تو محض ہوا پرستی سے بکواس کر رہا ہے اور معرفت کی آنکھ تجھکو حاصل نہیں

قطّعت قلب المسلمين جميعهم
تونے تمام مُسلمانوں کا دِل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا
كم صارم لك يا عبيط وخنجر
اے دروغگو جنگجو ہمیں تو بتلا کہ تیرے پاس کتنی تلواریں اور خنجر ہیں

انّا تصبّرنا على ايذائكم
ہمنے تو تمہارے دُکھ دینے پر بتکلف صبر کیا
والنفس صارخة ولم تتصبر
مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہیں کر سکتی

انّا نرىٰ فتنا تذيب قلوبنا
ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہیں جو دلوں کو گلاتے ہیں
انّا نرىٰ صُورًا تهولُ بمنظر
ہم وہ مُنہ دیکھ رہے ہیں جو ہمیں ڈراتے ہیں

جاؤا كمفترس بناب داعسٍ
وہ ایک شکار مارنیوالے کی طرح نیزہ مارنیوالے دانتوں کے ساتھ آئے
دحسًا ككلب نابح متشذّر
قوم میں تفرقہ ڈالنے والے ہیں اُس کُتے کیطرح جو آواز کرتا اور حملہ کرنیکے لئے اپنی دم اٹھاتی ہے

كانوا ذيابًا ثم وجدوا سخلةً
وہ تو بھیڑیئے تھے سو اُنہوں نے جنگل میں
فى البرّ منفردًا اسير تحسر
ایک اکیلا برّہ پایا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

وترىٰ بطون المفسدين كانّها
اور مُفسدوں کے پیٹوں کو تُو دیکھتا ہے کہ گویا وہ
قرب بما نالوا كمال تجحر
مشکیں ہیں کیونکہ پیٹ اتنی بڑھ گئی کہ اُنمیں بل پڑتے ہیں

حاذت مطاياهم على اعناقنا
اُنہوں نے اپنی سواریوں کو ہماری گردنوں پر سخت دوڑایا
حتى تكسّرنا كعظم انخر
یہاں تک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کی طرح ہو گئے

فاض العيون من العيون كانّها
آنکھوں سے چشمے جاری ہو گئے گویا کہ وہ
ماء جرى من عندم متعصر
دم الاخوین کا پانی ہے جو اُسکے نچوڑنے کیوقت ٹپک رہا ہے

فنهضت انصحهم وكيف نصاحتي | قوماً اوابد مجبين كضيطر
پس میں گالیاں دینے والوں کو نصیحت کرنے کیلئے اُٹھا اور میرا نصیحت دینا | ایسی قوم کو کیا مفید ہو سکتا تھا جو ایک حشی اور خود بین اور فرومایہ اور بےخبر آدمی کیطرح ہے

قد غودر الاسلام من جهلاتهم | وخلت اماعز عن سحاب ممطر
عوام نادانی اُن کے باطل وساوس سے اسلام کو ترک کر دیا | اور وہ پتھریلی زمین برسنے والے بادل سے محروم رہ گئی

شاقت قلوب الناس ظعن جياءهم | فتابطوا برحاءهم بتخير
لوگوں کے دلوں کو اُن ہودج نشینوں نے شوق دلایا جو انکی ہنڈیوں کے سرپوش کے اندر تھیں | سو اُنہوں نے اُن کی بلا کو دیدہ دانستہ بغل میں لے لیا

ص۹۰

زجل عمون منجسو عرصاتنا | فجئت طوائحهم كذيب مبكر
اندھی جماعتیں ہیں جو ہمارے ملک کو پلید کر رہی ہیں | انکے حوادث ناگاہ ہم پر پڑے اور وہ ایسے آئے جیسا کہ بھیڑیا فجر کے وقت شکار کیلئے نکلتا ہے

والعين باكية وليس بكاءنا | شيئاً سوى الفضل المنير المسفر
آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہیں رکھتا | بجز اس فضل کے جو روشن کرنیوالا اور صبح کے وقت آنیوالا ہے

ان البلايا لا يرد ركابها | الا يدا ملك قدير اكبر
بلاؤں کے اُونٹ سواروں کو کوئی ردّ نہیں کر سکتا | مگر اُس بادشاہ کے دونوں ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

انّ المهيمن لا يضيع عباده | فافرح ولا تحزن بوقت مضجر
خدا اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرے گا | سو تو خوش ہو اور ایسے وقت میں جو دل کو تکلیف دینے والا ہے غمگین مت ہو

ايها المتنصرون والعادون العمون لقد جئتم شيئاً إدّا وجزتم
اے عیسائیو اور حد سے تجاوز کرنیوالے اندھو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تم نے راہ راست کو چھوڑ دیا

عن القصد جدا تعبدون من مات وفات وعظمتم العظام الرفات
تم نے اُس کو خدا بکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیوں کی تعظیم کی

وغمصتم الصّادقين۔ وفيكم من اذا كُلّم كلم واذا سُلّم ثلم
اور صادقوں کا تم نے عیب پکڑا۔ اور تم میں ایسے شخص بھی ہیں کہ جب ہمکلام ہوں تو بدگوئی سے دلوں کو آزار

تقولون انا لقّنّا الحلم وعُلّمنا السلم ولكنا لا نجد فيكم قارع
پہنچا دیں اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور بے گزند رکھا جائے تو اور بھی رخنہ ڈالیں اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہیں کہ

هٰذہٖ الصفات وتريع هذه الصفات بل نجدكم حريصين على الضرّ

ہم کو علم سکھایا گیا ہے اور صلحکاری کی تعلیم ہوئی ہو مگر ہم تم میں ایسا شخص نہیں پاتے جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا اور ان

راغبين فى ايصال الشرّ تسبون الاخيار وتلحنون الابرار وتختالون

صفتوں کا مالک ہو بلکہ ہم تو تم کو دُکھ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر راغب دیکھتے ہیں تم نیکوں کو گالیاں دیتے اور راستبازوں

من الزهو وتنصبّون الى اللّهو وما تنصرتم الا لتكونوا ذوى جُرادٍ

پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہارے ناز کی چال میں تکبّر بھرا ہوا ہے اور لہو لعب کیطرف گرتے جاتے ہو اور عیسائی ہونے سے تمہاری یہی

مربوطةٍ وجدةٍ مغبوطةٍ ولتميسوا فى رياش وتتخلّصوا من فكر

غرضیں ہیں کہ تمہارے طویلوں میں گھوڑے ہوں اور قابل رشک دولتمندی تم کو حاصل ہو اور لباس فاخرہ میں تم لٹکتے پھرو اور

معاش وتجدوا ما تشتهى الانفس وتتلذ الاعين ولتجتنوا قطوف

معاش کی فکر سے فارغ ہو جاؤ اور تم کو وہ سب چیزیں ملجائیں جن کو تمہارے نفس چاہتے ہیں اور جن سے تمہاری آنکھیں لذت حاصل

ملا۹۱ اللذات فارغين ووالله ان فسق النصارىٰ قد عظم فى الديار واخنوا

کرتی ہیں اور تاکہ تم اپنی لذتوں کے چُنے ہوئے پھل فارغ بیٹھ کر کھاؤ۔ اور بخدا نصاریٰ کا فسق ملکوں میں بڑھ گیا ہے اور قسم قسم کی

على الناس بانواع التبار اتسخت ابدانهم من اوساخ الذنوب فما

ہلاکت میں لوگوں کو ڈالدیا ہے اُن کے بدن گناہوں کی میل سے میلے ہو گئے مگر اُنہوں نے نہ چاہا کہ پانی کا بھرا ہوا بوکا اُنکو

مالوا الى الذنوب وبلغ امرهم من كثرة الادران الى الحمام فما عجوا

ملے اور میلوں کی کثرت سے اُن کی نوبت موت تک پہنچی۔ پس اُنہوں نے حمام کی طرف رغبت نہ کی

الى الحمام وصاروا بادى الجردة كالانعام فما الوا الى حلل الانعام

اور چارپاؤں کی طرح ننگے ہو گئے اور انعام کے لباس کیطرف توجہ نہ کی

واحبوا الذهب والايمان فرّ وذهب فاكبوا على الدنيا خائنين

اور سونے سے پیار کیا اور ایمان بھاگ گیا سو دین سے نومید ہو کر دُنیا پر گرے اور اسی طرح اُن سے

وكذالك زادت منهُمْ سموم الطغيان وركدت ريح الايمان حتى

گمراہی کی زہریں پھیلیں اور ایمان کی ہوا تھم گئی یہاں تک کہ

صار الزمان كليلة حالكة الجلباب هامية الرباب تركوا طرق الخير
زمانہ ایسا ہوگیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے انہوں نے اِس بھلائی کے طریق کو

المأثور و دعوا الی الويل و الثبور ثم صار الكذب عادتهم و اشاعة
چھوڑ دیا جو مسلسل چلی آتی تھی اور موت اور ہلاکت کیطرف لوگوں کو بلایا جھوٹ اُنکی عادت ہوگیا

الفسق سيرتهم و توهين المقدسين خصلتهم و مال الاعانات
اور فسق اُن کی سیرت ہوگیا اور پاکوں کی توہین کرنا اُن کی خصلت ہوگئی اور چندہ کا روپیہ اُن کا

جُرتهم لا يبالون صغيرة ولا كبيرة ولا يتقون جرءة ولا جريرة
جال ہوگیا نہ صغیرہ سے ڈریں اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے

و يفتنون قلوب الناس بانواع الوساوس او ينطقون بالبهتان على
تا اور لوگوں کو قسما قسم کے وساوس سے فتنہ میں ڈالیں اور خداتعالیٰ کے پیغمبروں پر بہتان

رسل الرحمٰن و شنشنتهم الانتقال من صيد الى صيد و الرجوع
باندھتے ہیں اور انکی خصلت یہ ہے کہ ایک شکار سے فارغ ہوکر دوسرے شکار کیطرف جائیں اور

من كيد الى كيد فتارة يرون النساء وطورًا بيضاء وصفراء ومرة مياءهم[ل]
ایک مکر سے دوسرے مکر کی طرف رجوع کریں بعض وقت عورتیں دکھاتے ہیں اور بعض وقت سونا اور چاندی اور

الغزار و اُخرى الاشجار و الثمار فنشب الجهال فی شبكتهم و الفساق
کبھی اپنے پانی کی کثرت اور کبھی درخت اور کبھی پھل سو ان کے جال میں اکثر جاہل پھنس گئے اور اکثر فاسق

فی هوتهم و نسلوا من كل حدب مُضطادين۔
اُن کے گڑھے میں جاگرے اور وہ ہر یک بلندی سے شکار کرنیکے لئے دَوڑے۔

اُنظر الى المتنصرين و ذانهم	و انظر الى ما بدء من اَدرانهم
عیسائیوں کو دیکھو اور اُن کے عیبوں کو	اور ان میلوں کو دیکھ جو اُن سے ظاہر ہوئیں
من كل حدب ينسلون تشذّرا	و ينجسون الارض من اوثانهم
وُہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کیوجہ سے ہر یک بلندی سے دوڑے ہیں	اور اپنے بتوں سے زمین کو ناپاک کر رہے ہیں

۹۲

[ل] ماءهم او میاههم

نشکو الی الرحمٰن شرّ زمانہم

ہم اُنکے زمانہ کے شر سے خدا تعالےٰ کیطرف شکایت لیجاتے ہیں

ونعوذ بالقدوس من شیطانہم

اور اُنکے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ میں آتے ہیں

ھل من صدوق یوجدن فی قومہم

کیاکوئی راستباز ان کی قوم میں پایا جاتا ہے

ام ھل عرفت الصدق فی بلدانہم

یا تونے شناخت کیا کہ انکے شہروں میں سچائی بھی ہے

ھم یعبدون الآدمی کمثلہم

وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کررہے ہیں

ھم ینشرون الفسق فی اوطانہم

وہ اپنے وطنوں میں بدکاری کو پھیلاتے ہیں

الماکرون الکائدون من الھوا

حرص کی وجہ سے مکار اور فریبی ہیں

والزور کالاثمار فی اغصانہم

اور انکی شاخوں میں جھوٹ پھلوں کیطرح موجود ہے

العین باکیۃ علیٰ حالاتہم

آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے

للعقل حسرات علیٰ ھذیانہم

اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتیں ہیں

مکرٌ علیٰ مکر خیال قلوبہم

ان کے دلوں کے خیال مکر پر مکر ہے

کذب علیٰ کذب بیان لسانہم

اور ان کی زبان کا بیان جھوٹ پر جھوٹ ہے

انّی اراھم کالبنین لخولہم

میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے ابلیس کیلئے بطور بیٹوں کے ہیں

ان التطہر لا تحل بخانہم

اور پاکیزگی اُن کے کاروانسرائے میں نہیں اُترتی

کیف الرجاء وقد تأبّط قلبہم

کیونکر اُمید کریں حالانکہ اُنکے دل شرارت کو اپنی بغل میں لئے بیٹھے ہیں

شر اراہ دخیل جذر جنانہم

اور وہ شرارت اُن کے دلوں کے اندر گھسی ہوئی ہے

بل کذبوا بالحق لما جاءھم

بلکہ جب حق اُن کے پاس آیا تو اُنہوں نے تکذیب کی

وتمایلوا حقدًا علیٰ بہتانہم

اور کینہ سے اپنے بہتانوں کیطرف جھک پڑے

کم من سموم ھبّ عند ظہورہم

اُنکے ظاہر ہونے سے بہت سی گرم ہوائیں چلی ہیں

کم من جھول صید من ارسانہم

اور اُن کی رسیوں سے بہت جاہل شکار ہوگئے

ھم انکروا بحر العلوم بخبثہم

انہوں نے اپنے خبث سے علموں کے دریا سے انکار کیا

واستغزروا ما کان فی کیزانہم

اندر جو کچھ اُن کے پیالوں میں تھا اُنکو بہت کچھ سمجھا

لایعلم النوکی دخیلة امرهم
بیوقوف لوگ اُن کی اصل حقیقت کو نہیں جانتے

من غیر رقتهم ولین لسانهم
بس اسی قدر جانتے ہیں کہ وُہ زبان کے نرم ہیں

واللہ لولا ضنك عیش مقلق
اور بخدا اگر تنگی رزق کسی کو تکلیف نہ دیتی

ما مال مرتد الی ادیانهم
تو کوئی مُرتد اُنکے دین کی طرف میل نہ کرتا

قد جاءهم قوم بحرص لبانهم
ایک قوم تو اُنکے دُودھ کی حرص سے اُنکے پاس آئی

ولینفضن ما کان فی اردانهم
تاکہ وُہ جو کچھ اُن کی آستینوں میں ہے جھاڑ لیں

کانوا کذئب البرّ مکلوم الحشا
وُہ جنگل کے بھیڑیئے کیطرح بھوک سے خستہ اندرون تھے

من جوعهم فسعوا الی عمرانهم
پس وہ اُن کی آبادی کی طرف دَوڑے

قوم سقوا کاس الحتوف بوعظهم
ایک قوم نے تو موت کے پیالے اُنکے وعظ سے پی لئے

قوم خروف فی یدی سرحانهم
اور ایک دُوسری قوم برّہ کیطرح اس بھیڑیئے کے ہاتھوں میں ہے

عمت بلایاهم وزاد فسادهم
ان کی بلائیں عام ہوگئیں اور اُنکا فساد بڑھ گیا

واشتد سیل الفتن من طغیانهم
اور فتنوں کا سیلاب اُنکی بے اعتدالیوں سے بہت سخت ہوگیا

یارب خذهم مثل اخذك مفسدا
اے خدا تو انکو پکڑ جیساکہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے

قد افسد الآفاق طول زمانهم
ان کے طول زمانہ نے دُنیا کو بگاڑ دیا

ادرك رجالا یاقدیر ونسوة
اے قادر تو اپنے رحم سے مَردوں اور عورتوں کی جلد خبر لے

رحما ونج الخلق من طوفانهم
اور مخلوق کو اِس طوفان سے نجات بخش

حلّت بارض المسلمین جنودهم
اُن کے لشکر مسلمانوں کی زمین میں اُتر آئے

فسرت غوائلهم الی نسوانهم
اور انکی بلاؤں نے مُسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کی

یارَبّ احمد یا اِلٰه محمّد
اے احمدؐ کے ربّ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اِلٰہ

اعصم عبادك من سموم دخانهم
اپنے بندوں کو اُنکے دھوئیں کی زہروں سے بچالے

یا عوننا انصر من سواك ملاذنا
اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جا پناہ ہے

ضاقت علینا الارض من اعوانهم
ہمپر ان لوگوں کے مددگاروں سے زمین تنگ ہوگئی

۹۴

كسّر زجاجتهم الٰهي بالصفا
اے خدا پتھروں سے اُن کے شیشے کو توڑ دے
واعصم عبادك من سموم بيانهم
اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کو بچالے

سبّوا نبيّك بالعناد وكذّبوا
تیرے نبی کو اُنہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا
خير الورىٰ فانظر الىٰ عُدْوانهم
وہ نبی جو افضل المخلوقات ہے سو تو اُنکے ظلم کو دیکھ

يارب سحّقهم كسحقك طاغيا
اے میرے رب انکو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو پیستا ہے
وانزل بساحتهم لهدم مكانهم
اور اُنکی عمارتوں کو مسمار کرنے کیلئے اُنکے صحن خانہ میں اُتر آ

يارب مزّقهم وفرّق شملهم
اے میرے رب انکو ٹکڑے ٹکڑے کر اور انکی جمعیت کو پاش پاش کردے
يارب قوّدهم الىٰ ذوبانهم
اے میرے ربّ ان کو انکے گداز ہونے کیطرف کھینچ

قد ازمعوا اضلالنا ووبالنا
انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دلوں میں ٹھان لیا ہے
فاضرب مكائدهم علىٰ ابدانهم
سو تو ان کے مکر ان ہی کے جسموں پر مار

واذا رميت فان سهمك قاتل
اور جب تو تیر چلاوے تو تیر تیرا قتل کرنیوالا ہے
حد كاسياف علىٰ شجعانهم
تیز ہے اور تلواروں کیطرح اُنکے بہادروں پر پڑتا ہے

صرنا حمولة جورهم وجفاءهم
ہم اُن کے ظلم کے شتر بار برداری ہو گئے
زُمّت ركاب الهجر من وثباتهم
جُدائی کے اُونٹوں کو اُنکے حملوں کے سبب سے مہار دی گئی

لولا تعافينا تعاقب سبّهم
اگر ہم اُن کی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت نہ کرتے
لرميت سهم النار عند عثانهم
تو میں اُن کے دخان کے مقابل پر آگ کے تیر چلاتا

ما يظلم الاشرار الا انفسهم
ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر
ستري بندم القلب عض بنانهم
سو تو عنقریب دیکھیگا کہ وہ دلی ندامت سے اپنی سر انگشت کاٹیں گے

ظنوا بان الله مخلف وعده
اُنہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں پورا کرے گا
فبغوا بارض الله من طغيانهم
تب وہ خدا تعالےٰ کی زمین میں اپنی بے اعتدالی کیوجہ سے باغی ہوگئے

وقبول امر الحق عار عندهم
سو حق کا قبول کرنا اُن کے نزدیک عار ہے
صعب على السفهاء عطف عنانهم
اور نادانوں پر حق کی طرف باگ پھیرنا سخت ہو گیا ہے

سود كخافية الغراب قلوبهم — والخلق محض وعون من لمعانهم

انکے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوّے کے وُہ پر جو پیٹھ کیطرف ہوتے ہیں — اور خلقت اُن کی ظاہری چمک سے دھوکا کھا رہی ہے

فارقب اذا صاحبتهم بمحبّة — فتنا بدينك عند استحسانهم

ص۹۵

پس جب تو اُن کی صحبت اختیار کرے تو تجھے — بباعث انکے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا اُمیدوار رہنا چاہیے

ولقد دعوت الربّ عند تناضلي — والله ترسي عند ضرب سنانهم

اور مَیں نے اپنے مقابلہ کے وقت اپنے رب کو بلایا — اور انکے نیزوں سے بچنے کیلئے خدا میری ڈھال ہے

يا مستعاني ليس دونك ملجائي — فانصر وايّد نا لهدم قنانهم

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں — پس مدد کر اور اُنکے پہاڑوں کے توڑنے کیلئے ہماری تائید فرما

يا من يعيّرني بموت الٰهِهم — افلا ترى ما جدّ اصل اهانهم

اے وہ شخص جو مجھے اسلئے سرزنش کرتا ہے کہ مَیں انکے مصنوعی خدا یعنی حضرت عیسیٰ کی موت کا قائل ہوں — کیا تو دیکھتا نہیں کہ کس اعتقاد نے اُن کی بیخکنی کی ہے

والله ان حياة عيسٰى حيّة — تسعى لتهلك كل من في خانهم

بخدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ایک سانپ ہے — وُہ سانپ دَوڑتا ہے تا اُن سب کو قتل کرے جو اُنکی سرائے میں ہیں

جعل المهيمن حكمة من عنده — في موت عيسٰى قطع عرق جرانهم

خدا تعالیٰ نے اِس بات میں حکمت رکھی ہے — کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے اُن کا مذہب ذبح کیا جائے

كيف الحياة وقد توفّي مثله — حزبٌ وخير الخلق بعد زمانهم

یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہوں حالانکہ اُن سے پہلے جتنے نبی آئے — وُہ فوت ہو گئے ہیں اور جو سب سے بہتر تھا اور پیچھے آیا وہ بھی فوت ہو گیا

هل غادر الحتف المفاجئ مرسلا — ام هل سمعت الحيّ من اقرانهم

کیا اچانک پکڑنے والی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا — یا تو نے کبھی سُنا کہ انکے ہمرتبوں میں سے کوئی زندہ رہا

اتغيظ ربك لابن مريم حشنة — وتحيد عن مولى الى انسانهم

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کیلئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کینہ ہے — اور مولیٰ کریم سے تو دُور ہو کر عیسائیوں کے انسان کیطرف جاتا ہے

فاطلب هداه وما اخالك تطلب — فاخسأ وكن منهم ومن اخوانهم

سو تو اللہ کی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے — پس دفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور اُنکے بھائیوں میں سے ہو جا

یامن تظنّی البول ماءً باردًا
اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا

اخطأت من جهل باستسمانهم
تُو نے اپنی نادانی سے خطائی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا

یا ربّ ارنی یوم کسر صلیبهم
اے میرے ربّ صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا

یا ربّ سلّطنی علی جدرانهم
اے میرے ربّ ان کی دیواروں پر مجھکو مسلّط کر

مل۹ فاذا تکلمنا فسیف قولنا
اور جب ہم کلام کریں تو ہماری کلام ایک تلوار ہے

رمح مبید لا کمثل بیانهم
ایک نیزہ ہلاک کرنیوالا ہے نہ اُنکے بیان کی طرح

ولقد امرت من المهیمن بعد ما
اور مَیں خدا کی طرف سے مامُور ہوں

هاجت دخان الفتن من نیرانهم
اُس وقت کے بعد جو پادریوں کی آگ سے دھوئیں اُٹھے

ماقلت بل قال المهیمن هٰکذا
یہ مَیں نے نہیں کہا بلکہ خداتعالیٰ نے اِسی طرح کہا

ماجئتهم بل جاء وقت هوانهم
میں اُنکے پاس نہیں آیا بلکہ اُنکی ذلّت کا وقت آگیا

طورًا احارب بالسّهام وتارة
کبھی مَیں اُن سے تیروں کے ساتھ جنگ کرتا ہوں

اهوی باسیاف الی اثخانهم
اور کبھی میں اپنی تلواروں کے ساتھ اُنکے قتل کثیر کیطرف توجہ کرتا ہوں

بمهند صاف الحدید جذمتهم
نہایت عمدہ تلوار سے مَیں نے اُن کو کاٹ دیا ہے

وعصای قد افنت قوی ثعبانهم
اور میرے عصا نے اُنکے سانپ کی تمام قوتیں فنا کردیں

روحی بروح الانبیاء مضمّخ
میرا رُوح انبیاء کی رُوح سے معطر کیا گیا ہے

جادت علیّ الجود من فیضانهم
اور اُن کے فیضان کا ایک بڑا مینہہ میرے پر برسا

انّا نرجّع صوتنا بغناءهم
ہم اُنہی کے گیت کو سُروں کے ساتھ گاتے ہیں

انّا سقینا من کئوس دنانهم
ہم اُنہی کے پیالوں میں سے پلائے گئے ہیں

قوم فنوا فی سبل مربع ربّهم
وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہوگئی

والعُمی لا یدرون مطلع شانهم
اور اندھے اُن کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

کم من شریر اهلکوا بعنادهم
بہت شریر ہیں جو بوجہ اُن کے عناد کے ہلاک کیئے گئے۔

ورءوا امدی نحروراء کبانهم
اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کرنیکی کاردیں اُنہوں نے دیکھ لیں

وَسَیُرغِم اللہ القدیر انوفھم
عنقریب خداتعالیٰ اُن کی ناکوں کو خاک میں ملائے گا

ویری المھیمن ذلّ داءِ خناتھم
اور اُن کی ناک کی بیماری کی ذلت دکھاوے گا

الیوم قد فرحوا برجس تنصّرٍ
آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہیں

والحق لا یخطو الیٰ آذانھم
اور سچائی اُن کے کانوں کی طرف قدم نہیں بڑھاتی

قوم تمیل مع الھوا افکارھم
یہ ایک قوم ہے جنکے فکر نفسانی خواہش کیساتھ جُھک پڑتے ہیں

وعفت نقوش الصدق من حیطانھم
اور سچائی کے نقش اُن کی دیواروں سے مٹ گئے ہیں

ظھرت کاثر السمّ ثورۃ وعظھم
زہر کے اثر کی طرح ان کے وعظ کا جوش ظاہر ہے

رحلت تقات الخلق من اِدجانھم
ان کے مقام سے لوگوں کی پرہیزگاری کوچ کرگئی

۹۷

ھل شاھدت عیناك قوما مثلھم
کیا ایسی قوم تونے کوئی اور بھی دیکھی

ام ھل سمعت نظیرھم فی ذانھم
یا اُن کے عیب میں اُن کی کوئی دوسری نظیر بھی سُنی

بطریقةٍ سنت لھم آباءھم
اِس طریق سے جو اُن کے باپ دادوں نے مقرر کیا ہے

یدعوا الی الجھلات صوت کرانھم
ان کا طنبور باطل باتوں کی طرف بُلا رہا ہے

فکانّ ابواب المکائد کلھا
پس گویا کہ تمام فریبوں کے دروازے

فتحت لفتنتنا علیٰ رُھبانھم
اُن پر اِس لئے کھولے گئے کہ تا ہمارا امتحان ہو

قد آثروا طرق الضلال تعمّدا
گمراہی کی تمام راہوں کو پسند کرلیا

ما زاد خسران علیٰ خُسرانھم
جس ٹوٹے میں وہ پڑے ہیں اُس سے بڑھکر کوئی اور ٹوٹا نہیں

ان الصلیب سیکسرن ویدقن
صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا

جاء الجیاد وزھق وقت أتانھم
گھوڑے آئے اور گدھیاں بھاگیں

الکذب مجنبة لکل مباحث
جھوٹ بولنا ہر یک بحث کرنیوالے کیلئے بددلی کا باعث ہوتا ہے

لکنھم ترکوا حیاء جنانھم
مگر اُنہوں نے تو اپنے دل کا حیا ترک کردیا

سم مبید مھلك فی لبنھم
اُنکے دُودھ میں زہر ہے جو ہلاک کرنیوالی اور مارنیوالی ہے

مکر مضلّ الخلق فی ھدجانھم
اُنکی پیرانہ رفتار میں ایک مکر ہے جو خلقت کو گمراہ کرنیوالا ہے

فاربأ بدينك عند رؤية وجههم
پس جب تو اُن کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکھ

واقنع بشوك من جنى بستانهم
اور اُنکے باغ کے پھل سے بیزار ہوکر کانٹے پر قناعت کر

الموت خير للفتیٰ من خبزهم
جوانمرد کے لیئے مرنا اُن کی روٹی سے بہتر ہے

فاصبر ولا تجنح الیٰ نهتانهم
پس صبر کر اور اُنکی ایک ساعت کے مینہ کیطرف مت جھک

ونضارة الدنيا تزول بطرفة
اور دُنیا کی تازگی ایک دم میں دور ہوجاتی ہے

فاقنع ولا تنظر الیٰ افنانهم
سو قناعت کر اور اُن کی شاخوں کی طرف نظر مت کر

النار تسقط كالصواعق عندهم
آگ اُن کے پاس بجلی کی طرح گر رہی ہے

فتجاف يا مغرور عن احضانهم
پس اُن کے کناروں سے اے دھوکا کھانیوالے ایک طرف ہوجا

اين المفر من القضاء اذا دنا
تقدیر سے کہاں بھاگیں جب آگئی

الا الیٰ ربٍّ مزيل قنانهم
صرف خداتعالیٰ کی پناہ ہو جو اُن کے ٹیلوں کو دُور کریگا

يسبون جهالا برقة لفظهم
جاہلوں کو اپنی نرمی سے غلام بنالیتے ہیں

يُصبون قلب الخلق من احسانهم
اور اپنے احسانوں سے خلقت کے دل اپنی طرف کھینچتے ہیں

فلذا يحب مزور اديارهم
اسی لیئے ایک مکّار اُنکے گرجاؤں سے پیار کرتا ہے

من شحه ميلا الیٰ مرجانهم
اپنے لالچ سے اُن کے موتی کی خواہش سے

ولو انتقدت جموعهم فی ديرهم
اور اگر تو اُنکے گرجاؤں میں اُنکی جماعتوں کو پرکھے

لوجدت سقطا شيخهم كعوانهم
تو اُنکے بڈھے کو ایسا ہی ردّی پائیگا جیسا کہ اُنکے درمیانی عمر والے کو

ما الفرق بين المشركين وبينهم
اُن میں اور مُشرکین میں فرق کیا ہے

بل هم بنوا قصرا علیٰ بنيانهم
بلکہ اُنہوں نے تو مُشرکوں کی بنیاد کو ایک محل بنادیا

يهوی اليهم كل نكس فاسق
ہر ایک ضعیف فاسق اُن کی طرف گرتا ہے

ليبيت شبعانا بلحم جفانهم
تا اُنکے پیالوں کے گوشت سے پیٹ بھر کے رات گذارے

فی قلبنا وجع وشوك دعاية
ہمارے دل میں ایک درد اور اُنکے ٹھٹھوں کیوجہ سے ایک کانٹا ہے

من نخزهم خبثا وطول لسانهم
کیونکہ اُنہوں نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا

فما ان اریٰ اثر الدلائل عندھم
مَیں اُن کے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا

اصبوا قلوب الخلق من عقیانھم
لوگوں کے دِل اپنے سونے کی وجہ سے کھینچ لئے ہیں

قد عاث فی الاقوام ذئب شیوخہم
اُن کے بڈھوں کے بھیڑیئے نے قوموں میں تباہی ڈالی

حدثت فنون الفسق من حدثانھم
اور اُن کے جوانوں سے طرح طرح کے فسق پھیلے

تعریسھم آثار عزم رحیلھم
رات کو اُترنا اُن کے کوچ کی نشانی ہے

یخفون فی الاردان حبل ظطانھم
اور اپنی آستینوں میں لمبے رستے اسباب باندھنے کے چھپا رکھے ہیں

عار علی الفطن الزکیّ طعامھم
ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ اُنکا کھانا کھاوے

ضار لخلق اللہ ماء شنانھم
اور خلق اللہ کیلئے ان پُرانی مشکوں کا پانی مُضر ہے

للمرء قرب الموذیات جمیعھا
انسان کے لیئے تمام موذی جانوروں کا قُرب

خیر لحفظ الدین مِنْ قربانھم
اُن کے قُرب سے اپنا دین بچانے کے لئے بہتر ہے

۹۹ لك کل یوم ربّ شان معجب
اے میرے ربّ ہر یک دِن تیری عجیب شان ہے

فانصر عبادك رب فی میدانھم
سوتُو اپنے بندوں کی اُن کے میدان میں مدد کر

نقفی التضرّع و البکاء تصبّرا
ہم صبر کرکے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہیں

ناوی الی الرحمان من رکبانھم
اور اُن کے سواروں سے ہم خدائے تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں

للہ سھم لا یطیش اذا رمیٰ
خدا کا وُہ تیر ہے کہ جب چھُوٹا تو خطا نہیں جاتا

للحق سُلطان علیٰ سُلطانھم
اور خُدا کا قہر اُن کے قہر پر غالب ہے

انزل جنودك یا قدیر لنصرنا
اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اُتار

انا لقینا الموت من لقیانھم
کیونکہ ہم اُن کے ملنے سے مَوت کو ملے

یاربّ قد بلغ القلوب حناجرا
اے میرے ربّ دِل حلق کو پہنچ گئے

یاربّ نجّ الخلق من ثعبانھم
اے میرے ربّ خلقت کو اُنکے سانپ سے نجات دے

ان القلوب من الکروب تقطعت
دِل بیقراریوں سے ٹکڑے ہو گئے

فارحم وخَلِّصْ رُوحنا من جانھم
سو رحم کر اور ہماری جان کو اُنکے دیو سے رہائی بخش

ودع العدا جزر السباع ینشنھم
اور دشمنوں کو بھیڑیوں کی بکری بنا تا انکو پکڑلیں اور نوچ نوچ کر کھا دیں

واشف القلوب بخزیھم وھوانھم
اور ہمارے دِلوں کو اُن کی رسوائی اور ذِلّت سے شفا بخش

و اعجبنی طریق المعترض الفتان انه لا یمتنع من الھذیان و یھذی
اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے مَیں تعجب کرتا ہوں بکواس سے باز نہیں آتا اور

کمثل النشوان و یقول ان عیسٰی ھو الروح الذی یوجد ذکرہ فی جمیع
شرابیوں کی طرح بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسٰے وُہی روح ہے جس کا جابجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے

مقامات القرآن و فی کتب اُخرٰی التی ھی من اللّٰہ الرحمٰن و ما ھو الا
اور ایسا ہی دُوسری کتابوں میں بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کیطرف سے نازل ہوئی تھیں حالانکہ وُہ اِس دعویٰ میں سراسر

من الکاذبین۔ فاعلموا یا معشر الطلاب انہ یسعٰی الی السراب ولا
جھوٹ بول رہا ہے۔ سو اے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ وُہ صرف ریت کی چمک کیطرف دوڑتا ہے جس میں پانی

یخطوا الی الصواب و انّ فی کلامہ دخل عجیب و تمویہ غریب و
نہیں اور حق کی طرف قدم نہیں رکھتا اور اُس کی کلام میں ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دھوکا دہی اور

کذب مبین الا یعلم ان الروح نزل علی عیسٰی کما نزل علٰی مُوسٰی
کُھلا کُھلا جھُوٹ ہے۔ کیا نہیں جانتا کہ رُوح جیسا کہ حضرت عیسٰی پر نازل ہُوا ایسا ہی حضرت موسٰی پر نازل ہُوا

ونبیّن آخرین لم یلبس الحق بالباطل کالدجال الغالث الا یقراء
اور ایسا ہی دُوسرے نبیوں پر کیوں حق کے ساتھ جھُوٹ ملاتا ہے جیسے کہ دجّال اچھے کے ساتھ بُرے کو ملانیوالے کیا

فی الانجیل متی الاصحاح الثالث۔ و اذا السمٰوات قد انفتحت لہ فرأی
وُہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہیں پڑھتا۔ کہ یکدفعہ اُسکے لیئے آسمانوں کے دروازے کُھل گئے

رُوح اللّٰہ نازلۃ مثل حمامۃ و آتیا علیہ..... ثم اصعد یسوع الی البریۃ
سو اُس نے خُدا کی رُوح کو کبوتر کی طرح اُترتے اور اپنے پر آتے دیکھا۔ پھر یسوع روح سے جنگل کی طرف چلا گیا

من الروح لیجرب من الشیطان اللّعین۔ فثبت انّ رُوح القدس نزل
تا شیطان سے آزمایا جاوے۔ پس اِس سے ثابت ہُوا کہ رُوح القدس

علی المسیح کما نزل علیٰ ابرٰھیم و اسمٰعیل الذبیح وغیرہ من المرسلین۔
مسیح پر ایسا ہی نازل ہُوا جیساکہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور دوسرے نبیوں پر۔

فاتّق ربّ العباد و فکر لطلب السداد مجتهد التحصیل الرشاد وتارکا
سو خُدا سے ڈر اور حق الامر کے ڈھونڈھنے کی فکر کر مگر اِس فکر میں
سُبُل الرقاد وجاهدًا اهل یکون النازل والمنزل علیه شیئًا واحدًا کلّا
کوشش کر اور نیند کی راہوں سے الگ ہو کیا نازل اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتے ہیں
بل لا بدّ من ان یکونا شیئین متغائرین کما لا یخفی علیٰ ذی العینین و علیٰ
بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزیں ہیں جیساکہ عقلمندوں پر
سائر العاقلین۔ فایّ دلیل اکبر من هذا القوم منصفین الذین ینثالون
پوشیدہ نہیں۔ پس منصفوں کے لئے اِس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی وہ منصف جو
الی الحق موجفین۔ ولا یترکون الصراط کعمین۔ وایّ فرق فی الرّوح
حق کیطرف متوجہ ہوکر دوڑتے ہیں۔ اور راہ کو اندھوں کی طرح نہیں چھوڑتے۔ اور کونسا فرق اِن دو رُوحوں میں ہے
النازل علیٰ عیسٰے والرّوح الّذی اُعطے لموسٰی کلیم ربّ العٰلمین الا
جو حضرت عیسٰی اور حضرت موسٰیؑ پر نازل ہُوئیں
تتفکرون یمعشر الظّٰلمین۔ وتسقطون علیٰ اراجیف الکاذبین۔ الا
اے ظالمو! کیا تم کچھ بھی فکر نہیں کرتے۔ اور جھُوٹوں کی خبروں پر گرے جاتے ہو۔ کیا تم
تقرءُون فی التورات الاصحاح الحادی عشر ما قیل انه قول اصدق
توراۃ کے گیارھویں باب میں وہ کلام نہیں پڑھتے جس میں کہا گیا ہو کہ اُس خدا کا کلام ہے جو اپنی باتوں میں سب سے بڑھکر سچا ہے
القائلین وهو انّ الربّ قال لموسٰی فانزل وانا اتکلم معك واخذ
اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ مَیں اُتروں گا اور تجھ سے کلام کروں گا اور اُس
من الروح الّذی علیك واضع علیهم ای علیٰ اکابر اُمّته وهم کانوا
رُوح میں سے لوں گا جو تجھ پر ہے اور اُن پر ڈالوں گا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستّر آدمی
سبعین۔ وکذٰلك نزل هذا الروح علیٰ جدّ عیسٰے ومُرشده داؤد و
تھے۔ اور اسی طرح رُوح حضرت عیسٰے کے دادے اور اُس کے مُرشد یحیٰی پر بھی نازل ہوئی

يحيٰى وغيرهما من النبيين۔ ولا حاجة الى ان نطول الكلام ونضيع
اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر ۔ اور کچھ ضرورت نہیں کہ ہم اس کلام کو طول دیں اور وقت کو ضائع

الاوقات ونزيد الخصام فان الخواص من النصارىٰ والعوام يعرفونه
کریں اور جھگڑے کو بڑھاویں کیونکہ نصاریٰ ان تمام باتوں کو جانتے ہیں

وما كانوا منكرين۔ فلم لا تشتف ايها الجهول والغبى المعذول فى
اور منکر نہیں ہیں ۔ پس اے نادان کیوں اپنی نظر کو پہلی کتابوں میں عمیق حد تک نہیں پہنچاتا

كتب الاوّلين ولم لا تقبل النصيحة وتعادى العقيدة الصحيحة
اور کیوں نصیحت کو قبول نہیں کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے

ولا تكون من المسترشدين۔ نعطيك شهدا ينقع وتعدو الىٰ سمّ
اور ہدایت کی راہ پر نہیں آتا ۔ ہم تجھے ایک شہد پیاس بجھانے والا دیتے ہیں اور تو ایک تیز زہر

منقع اتريد انْ تكون من الهالكين۔
کی طرف دوڑتا ہے تا اسکو پی لے کیا تیرا مرنے کا ارادہ ہے۔

واما ما ظننت ان الله يسمّى المسيح فى القرآن روحًا من الله
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا ہے

الرحمٰن ولا يسميه بشرا ومن نوع الانسان فاعجبنى انكم لم لا تانفون
اور اس کا نام بشر نہیں رکھتا اور منجملہ نوع انسان اسکو قرار نہیں دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ کیوں بہتان

من البهتان ولم لا تستحيون من خرافات وتنضنضون نضنضة
سے کراہت نہیں کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہیں کیوں شرم نہیں آتی اور اژدہا کی طرح

الثعبان وما كنتم منتهين وتميسون كالسكارىٰ وجدانا ووجدا
زبان ہلاتے ہو اور باز نہیں آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست

ولا ترون غورًا ولا نجدا ولا تخافون هوة السافلين۔ اجعلتم قرة عيونكم
چلتا ہے اور نشیب و فراز کو کچھ بھی نہیں دیکھتے اور گڑھے میں گرنے سے نہیں ڈرتے۔ کیا جھوٹ بولنے میں ہی تمہاری

۱۰۲

ومسرة قلوبكم فى الاكاذيب وطبتم نفسا بالغاء طلب الحق والقاء
آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اِس بات پر خوش ہوگئے کہ حق کو چھوڑ دو اور

حبل الله القريب وكنتم قوما عادين۔ ويل لكم انكم سقطتم علىٰ
خدا کے رستہ کو جو بہت نزدیک ہے پھینک دو۔ اور تم پر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے

دمنة واعرضتم عن روضة بل تركتم شجراء وآثرتم مرداء ونزلتم عن
اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تم نے درختوں والی زمین کو چھوڑا اور ویران بے درخت زمین کو

متن الركوبة واخترتم طريق الصعوبة وقفوتم اثر المبطلين۔
اختیار کیا اور سواری سے تم اُتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستوں کے پیچھے لگ گئے۔

وان كنتم تظنون ان القرآن صدق قولكم واعان وقال فى شان
اور اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہیں مدد دیتا ہے اور عیسیٰؑ کے بارہ میں کہا ہے کہ

عيسٰے رُوح منه وقبل انه خرج من لدنه فما هذا الاجهل صريح ووهم
وہ اُس سے رُوح ہے اور اِس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اُسی سے نکلا ہے تو یہ خیال تمہارا صریح جہل اور مکروہ وہم اور

قبيح وخطاء مبين۔ ثم ان فرض ان قوله تعالىٰ رُوح منه يريد شان ابن
کھلا کھلا خطا ہے۔ پھر اگر ہم فرض کر لیں کہ رُوح منہ کا لفظ حضرت عیسٰے کی شان بڑھاتا ہے اور اسکو

مريم ويجعله ابن الله واعلىٰ واكرم فيجب ان يكون مقام اٰدم ارفع منه
ابن اللہ اور بلند تر ٹھہراتا ہے سو اِس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدمؑ کا مقام حضرت مسیح

واعظم ويكون اٰدم اوّل ابناء ربّ العٰلمين۔ فان فى شان اٰدم
سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدمؑ ہی ہو۔ کیونکہ حضرت آدمؑ کی شان میں

بيان اكبر من شان عيسٰے فتفكر فى آية فقعوا له ساجدين[1] وتدبّر
حضرت عیسٰیؑ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کی گئی ہے سو عقلمندوں کی طرح لفظ فقعوا له ساجدين میں غور کر

كاولى النهى وفكر فى لفظ خلقت بيدىّ ولفظ سوّيته ونفخت فيه
اور پھر اس لفظ میں غور کر جو خلقت بیدی اور سوّیته اور نفخت فيه

[1] الحجر: ۳۰

من رُوحیؕ و الفاظ اُخرٰی لیظهر علیك جلالة اٰدم وشانه الاعلٰی فان

من روحی ہے اور دوسرے لفظوں کو بھی سوچ تاکہ تیرے پر حضرت آدمؑ کی شان اعلیٰ ظاہر ہو کیونکہ

منطوق الاٰیة یدل علی انّ رُوح الله نزل فی اٰدم بنزول اجلٰی حتّٰی

منطوق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ رُوح اللہ آدم میں اُترا تھا اور وہ اُترنا بہت روشن تھا یہاں تک کہ آدم

۱۰۳ جعله مسجود الملائکة ومظهر تجلّیات و اقرب الی الله الاغنی واعلم

ملائکہ کا سجدہ گاہ ٹھہرا اور تجلّیات عظمیٰ کا مظہر بنا اور خدائے غنی سے بہت قریب ہُوا

وافضل من الملائکةِ اجمعین - وخلیفة الله علی الارضین واما الاٰیة

اور افضل ٹھہرا - اور خدا تعالیٰ کا خلیفہ بنا مگر وُہ آیت جو

التی نزلت فی شان عیسٰی فما تجعله ارفع واعلٰی ولا اصفٰی وازکٰی بل

حضرت عیسٰی کی شان میں نازل ہوئی ہو سو وہ اُس کو کچھ بہت اُونچا نہیں بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی

یثبت منه ان عیسٰی روح من الله وعبده العاجز کاشیاء اخرٰی ومن

ہے بلکہ اس سے تو صرف اِسقدر ثابت ہوتا ہو کہ حضرت عیسٰی خُدا تعالیٰ کیطرف سے ایک روح ہیں جیساکہ دُوسری چیزیں خُدا

المخلوقین ما سجده ابلیس بل امره ان یسجد له ومعذ لك جرّبه ذلك

تعالیٰ کیطرف سے ہیں اور ثابت ہوتا ہو کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اُسکو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وُہ شیطان کو سجدہ کرے اور اس کا

الخبیث وسجد لاٰدم الملٰئکة کلّهم اجمعین. وانّ اٰدم انبأ الملائکة

امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا - اور آدم نے فرشتوں کو

باسماء سائر الاشیاء فثبت انه اعلم وسرّه محیط علی الارض والسماء

تمام چیزوں کے نام بتلائے پس ثابت ہُوا کہ وُہ ان سے زیادہ عالم تھا اور اُسکا سر تمام کائنات پر محیط تھا

ولٰکن عیسٰی اقر بانه لایعلم الساعة واشار الٰی ان الملائکة قدفاقوه

مگر حضرت عیسٰیؑ نے تو اقرار کیا کہ اُسکو قیامت کا علم نہیں کہ کب آئیگی اور یہ بھی اشارہ کیا کہ ملائک اس سے

علما واکملوا الخوف والطاعة فتفکروا فی هذا ولا تمشوا کقوم

علم اور طاعت میں افضل ہیں سو اس بات کو سوچو اور اندھوں کیطرح مت چلو

لہ الحجر : ۳۰

عمين ثم اذا دققت النظر وامعنت فيما حضر فيظهر عليك ان قوله

پھر اگر تو غور سے دیکھے اور واقعات موجودہ میں غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلّشانہ کا یہ قول کہ

تعالیٰ رُوح منه يشابه قوله تعالیٰ جميعا منه فمن الغباوة ان تثبت من

روح منه ایسا ہی قول ہے جیسا کہ اُس کا دُوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہے کہ روح منه

لفظ رُوح منه الوهية عيسىٰ ولا تُقِرّ من لفظ جميعًا منه بالوهية ارواح

کے لفظ سے حضرت عیسیٰ کی خدائی ثابت کرے اور جمیعًا منه کے لفظ سے

الكلاب والقردة والخنازير واشياء اخرىٰ فان منطوق الآيه يشهد

کُتّوں اور بلّیوں اور سؤروں اور دُوسری تمام چیزوں کی خدائی کا اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیت کا

علىٰ انّها جميعا منه فمت من الندامة انكنت من المستحيين وتفكّروا

دلالت کر رہا ہو کہ ہر یک چیز جمیعًا منه میں داخل ہو یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے ہی نکلے ہیں پس اب ندامت

يٰمعشر النصارىٰ اليس فيكم رجل من المتفكرين۔ وليس لك ان ترفع

سے مر جا اگر کچھ شرم ہو اور اے نصرانی لوگو! اِس میں غور کرو کیا تم میں کوئی بھی غور کرنیوالا نہیں ہو اور کبھی ممکن نہیں

في جوابنا الصوت وان تلاقى من فكرك الموت فان مثل الكاذب

جو تُو ہمارا جواب دے سکے اگرچہ اِسی فکر میں مَر جائے کیونکہ جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح

كخذروف مدحرج ولا قرار له عند الصادقين۔

گردش میں ہوتا ہے اور سچّوں کے سامنے اُس کو قرار نہیں۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنين انه ذكر في توزينه الّذي

اور اِس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات میں سے ایک یہ ہے جو وُہ اپنی کتاب توزین میں جو

هو عش الشياطين۔ انّ وحي القراٰن كان من الشيطان وما كان مِنَ

شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکھتا ہو کہ وحی قرآن شیطان کی طرف سے تھی اور رُوح الامین کی

الرّوح الامين واوّل لفظ شديد القوىٰ ولفظ ذو مرّة بالخُبث

طرف سے نہیں تھی اور شدید القویٰ اور ذو مرّۃ کے لفظ کی اس نے

واتباع الهوٰی وبتاویلات بعیدة ومکائد عُظمیٰ واذی قلوب
ہوا پرستی کی وجہ سے تاویل کی ہے اور تاویلات بعیدہ اور فریبوں سے کچھ کا کچھ بنایا ہے اور مومنوں کے
المؤمنین۔ وکذٰلك ترك الحیاء وودّع الارعواء وحسب افضل
دلوں کو دُکھ دیا ہے۔ اسی طرح اُس نے حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان
الرسل کالمجنون۔ وتباعد عن الحق تباعد الضبّ من النون وعادا
کیا کہ نعوذ باللہ اُنکو جن کا آسیب تھا۔ اور حق سے ایسا دُور جا پڑا جیسا سوسمار جو خشک زمین میں رہتی ہے مچھلی سے جو
المُصلحین اللامّین۔ واعترض علیٰ فصاحة صحف اللّٰه القرآن و
پانی میں رہتی ہے دُور رہتی ہے اور نیک کاموں کے حامی مصلحوں کی دشمنی اختیار کی اور قرآن شریف کی بلاغت
بلاغة حبل اللّٰه الفرقان ظلمًا وزورًا لیرضی قومًا بورًا مع انه کان من
فصاحت پر اعتراض کیا تا اِن باتوں سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہ شخص جاہل
الجاهلین العمین۔ وواللّٰه انه جهول لا یعلم لسان العرب طرق بیانه
اور اندھوں کی طرح ہے۔ اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچھ بھی واقف نہیں اور سوا زبان درازی
ولیس فیه جوهر سوی حصائد لسانه ولاجل ذٰلك لا یوجد فی کتبه
کے اس میں کچھ بھی جوہر نہیں اس لئے اس کی کتابوں میں بغیر گالیاں اور بکواس کے اور کچھ بھی نہیں اور یہ تو
شئ من غیر سبّه وهذیانه وما وسعه کتمان الحق وتخطیة الاولی
اُس سے نہ ہوسکا کہ حق کو پوشیدہ اور اُس میں کچھ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہوکر
الاحق فعدا کالعدا الی التوهین وما قرءنا کتابا اغیظ من کتبه
دشمنوں کی طرح توہین کی طرف دَوڑا اور ہم نے کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھی جو اس کتاب سے
ومارئینا عُبابا اکثر من عیب کذبه وما سمعنا سبًّا اکبر من سبّه
زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اُس کے جھوٹ سے زیادہ ہو اور اُسکی گالیوں جیسی کسی کی
ولا خبًّا کخبّه فناوی الی اللّٰه من جبّه وهو خیر الناصرین۔ ونعوذبه
گالیاں نہیں سُنیں اور اُسکے فریبوں جیسا کسی میں فریب نہ دیکھا پس اُسکے فتنہ سے ہم خداتعالیٰ کیطرف پناہ لیجاتے ہیں

من غوائله ونشکو الیه من رذائله ومانری ان ینزع عن الغی بغیر الکیّ و
اور وہ سب سے بہتر مددگار ہو اور اس شخص کی بلاؤں سے ہم اسکی پناہ مانگتے ہیں اور اُسکی بدیوں سے ہم اُسکی طرف شکوہ لیجاتے ہیں اور ہم

کذٰلک کانت سیر المفسدین۔
نہیں دیکھتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آجائے۔ اور مفسدوں کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے۔

وقد صدق فیه اخوه الحفی والودود الولی القسیس رجب علیٰ
"اور اسکے بارے میں اسکے بھائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ اُس کا

قال قد صنف اخونا عماد الدین کتباً فی ردّ الاسلام و اشاع دلائل التثلیث
قول ہے کہ جب سے ہمارا بھائی عماد الدین اسلام کے ردّ میں کتابیں تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلائل شائع کئے

فی الخواص والعوام فبما کانت دلائله مجموعة الاباطیل بعیدة من
سو اس سبب سے کہ وہ دلائل مجموعہ اباطیل تھے اور اُن میں کوئی بھی سچی دلیل نہیں تھی

تنقید الدّلیل ندمنا غایة الندامة وصرنا هدف الملامة وما وسعنا
ہمیں بہت ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹھہر گئے اور بعد اسکے ہم مارے شرم کے

بعدها استحیاءً ان نری وجوهنا المسلمین[1]
ایسے ہوگئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانوں کو اپنا مُنہ دکھا سکیں"

واما استدلاله من لفظ شدید القویٰ علی الشیطان و
مگر اُس شخص کا شدید القویٰ کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القویٰ

وهمه ان القوّة کله لهذ الشیطان لا لله ولا لملك الرحمان فلاجل
اِس لئے قرآن میں شیطان کا نام ہو کہ تمام قوتیں اسی بھیڑیئے کو حاصل ہیں نہ خدا تعالیٰ کو اور نہ اُسکے کسی

ذلك خص بهذا الاسم فی القرآن فلا نفهم سرّ هٰذه الاقاویل
فرشتہ کو حاصل ہیں سو ہم اُس کے اِس قول کا بھید نہیں سمجھتے

ولا نجد فیها رائحة من الدلیل فلعله کذٰلك قرء فی الانجیل
اور ہم اس میں کسی دلیل کی بُو نہیں پاتے پس اُس نے شائد اسی طرح انجیل میں پڑھا ہے

[1] حاشیہ دیکھو صفحہ ۱۴۰

صـ[۱]

الحَاشِيَةُ متعلق صفحہ ۱۰۵ نورالحق الحصّۃ الاولیٰ

وانا نریٰ ان نکتب ھٰہنا بعض مقالات اھل الاٰراء واٰراء اھل الدھاء

اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھیں

فی تصانیف عماد الدین فنکتبہا بعباراتھم الاصلیۃ فی اللسان الھندیۃ

جو اُنہوں نے پادری عماد الدین کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں

اعنی اُردو ناقلین من رسالۃ عقوبۃ الضالین المطبوعۃ فی نصرۃ المطابع

سو ہم اُنہیں کی اُردو عبارات نقل کر دیتے ہیں جو رسالہ عقوبۃ الضالین مطبوعہ نصرۃ المطابع

دھلی فی ردّ ھدایۃ المسلمین وھو ھذا یا معشر المنصفین۔

دہلی میں درج ہیں اور عقوبۃ الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب نے ردّ ہدایت المسلمین میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔

رائے ہندو پرکاش امرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونوں اخباروں کے مالک اہل ہنود ہیں

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر میں پادری کا کام کرتے ہیں وُہ ہیں کہ اخبار ہندو پرکاش جلد ۴ نمبر ۴۰ مطبوعہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۰ و ۱۱ میں جو امرتسر کے اہل ہنود کی طرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ پادری عماد الدین امرتسری کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ہدایت المسلمین) کچھ اُس کتاب سے شورش انگیزی میں کمتر نہیں کہ جس نے بمبئی کے مُسلمانوں اور پارسیوں کے صدہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مُبدّل کر دیا۔ اور دونوں کو یکلخت ہلاکت کا مُنہ دکھایا یہاں پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایت المسلمین اور تفسیر مکاشفات امن عامہ کی خلل اندازی میں کس لئے ناکام رہیں پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہیں یا وہ اُن کو سمجھتے نہیں اور صرف مسلمانوں کا انگریزی گورنمنٹ سے دِل پھاڑنے کی علّت غائی پر تصنیف کی گئی ہیں۔ اگر بفرض محال وُہ سارے الزامات سچّے بھی سمجھے جائیں تاہم بیچارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہیں کیونکہ اس میں ہر ایسے فعل کا رفاہ عام کی نیّت سے ہونا مستثنےٰ کیلئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہم نے اخبار آفتاب پنجاب جلد ۲ نمبر ۹ سے انتخاب کئے ہیں جس بنا پر اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے

[۱] اس طبع کا صفحہ ۱۳۹

صلا

وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اس سے صرف مقتبس فقروں کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارہ میں کرتے ہیں بلحاظ ملکی مصلحتوں کے ہم آتنا زیادہ کہتے ہیں کہ اسکی تصانیف سے جس کا حوالہ اوپر درج ہے بلاشبہ (ملکی) امن میں خلل پڑ سکتا ہے اور وہ کچھ عجیب ڈھنگ سے مرتب ہوئی ہیں کہ جن کو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شر خیز کہنا ذرا بھی غیر حق بات نہیں ایسے ایسے ملکی شور و شر کے حق میں جو اِس قسم کی کتابوں سے پیدا ہوتا ہے بقول وقائع نگار موصوف کے سرکار کیطرف سے مناسب انتظام لابد ہے۔ ہم بتلا سکتے ہیں کہ دانشمند گورنمنٹ نے اِس طرح کے معاملات میں دخل دیا ہے۔ چنانچہ اِسی ہندوستان کے اندر لارڈ ولزلے صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۷۹۸ء میں ہندؤں کی رسم جل پروا کو حکماً بند کر دیا اور ۱۸۲۷ء کے اندر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل نے ستی کی قدیم رسم کو قانون مرتب کر کے موقوف کروا دیا۔ گورنمنٹ اِس بات کو معلوم کرلے کہ کیوں ہندوستان کے مسیحی مصنفوں میں سے تمام لوگ پادری عماد الدین کو ہی انگشت نما کرتے ہیں اسکی یہ وجہ ہے کہ وہ بھی یہی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے عام لوگ مذہبی ولولہ میں آکر اور حرارت سے مغلوب ہو کر بے ادائیاں کریں۔ اور سرکار میں مفسد شمار ہو جاویں۔ ہم نے سنا ہے کہ پنجاب ٹریکٹ سوسائٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب مذکور کے دوسرے حصہ کو اسی وجہ.... نامنظور کیا ہے کہ اُسمیں پہلے حصہ سے زیادہ دل شکن باتیں درج ہیں۔ اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا۔" انتہی تمام ہوئی عبارت ہندو پرکاش کی۔

پادری صاحبوں کے **شمس الاخبار لکھنؤ** مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵ ؍ اکتوبر ۱۸۷۵ء نمبر ۵ جلد ۲ باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ نیاز نامہ جس کے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہیں عماد الدین کی تصنیفات کی مانند نفرتی نہیں کہ جس میں گالیاں لکھی ہوئی ہیں اور اگر ۱۸۵۷ء کے مانند پھر غدر ہوا تو اِسی شخص کے بدزبانیوں اور بیہودگیوں سے ہوگا۔ جب اُن کو باہر پندرہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن میں ستر روپیہ ماہوار اور کوٹھی ملے جس کے احاطے کے اندر چاہیں تو تیل نکالنے کا کولھو بھی بنالیں۔ ایسے لالچیوں کو کیا کہنا چاہیئے۔ انتہی۔

بعینہٖ نقل کا الاصل

ھٰذا أو استنبط من قصّة ابليس اذ اتی المسیح کالفیل وقادہ بقوتھا الحطمیٰ
یا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کی طرح اُس کے پاس آیا اور ایک بڑی قوت
الیٰ بعض جبال الجلیل وجرّبہ بالاباطیل وما استطاع المسیح ان لا
کے ساتھ گلیل کے ایک پہاڑ پر اُس کو لے گیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اُسکی آزمائش کی اور مسیح سے یہ نہ ہوا کہ
یمیل الیہ من قودہ ولا یخطو الی طودہ ویاخذ بفودہ ویزیل لظاہ بجودہ
اس کی طرف جانے سے اپنے تئیں روک لے اور اُس کے پہاڑ کی طرف قدم نہ اُٹھاوے اور اُسکے سر کو پکڑ لے اور
بل مشی تلوہ کالضعفاء المستضعفین فان کان مبدء الوھم ھذا
اپنے مُنہ سے اُسکی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اُسکے پیچھے کمزوروں کیطرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل موجب یہی
الخیال کما انی اخال فلا ننکر واقعۃ المسیح ونؤمن بہ کالامر الصحیح
خیال ہے جیسا کہ میں گمان کرتا ہوں پس ہم اس واقعہ سے انکار نہیں کرتے اور امر صحیح کیطرح اسکو مان لیتے ہیں
ونقر بان شیطان ذٰلک المسیح کان شدید القویٰ فلذٰلک قادہ الی جبال
اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسے مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القویٰ ہی تھا اسی وجہ سے تو وُہ اُسکو پہاڑ ِ اعلیٰ
علیٰ وقال اسجدنی أعطیک دولۃ عُظمیٰ وملکًا لا یبلیٰ وطمع فی ایمان
کیطرف کھینچکر لے گیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر تجھے دولت اور بڑا مُلک دُونگا اور ایک ضعیف
ضعیف غریبٍ وثب علیہ کذئب رغیب وما ترکہ الا الیٰ حین۔ ولفظ
غریب آدمی کے ایمان میں اُس نے طمع کی اور حرص کی وجہ سے بھیڑیئے کی طرح اُس پر حملہ کیا اور پھر اُس سے
الحین موجود فی انجیل لوقا بالیقین فلینظر من کان من المرتابین۔
دوبارہ آنے کا پختہ ارادہ رکھ کر دُور ہو گیا اور حین کا لفظ انجیل لُوقا میں بالیقین موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔
ولا شک انّ الشیطان اذا اتی بعد زمان فعلّم التثلیث عند لقاء ثان
اور کچھ شک نہیں کہ جب شیطان دُوسری مرتبہ آیا تو اُس نے تثلیث سکھلائی
واھلک الھالکین لان اللقاء کان من مواعید الشیطان اللعین واما
اور مرنے والوں کو مارا کیونکہ دُوسری مرتبہ آنا شیطان کا وعدہ تھا مگر مسیح کے شیطان

قیاسه علیٰ افضل الرسل وخیر الانبیاء فقیاس مع الفارق وبعید عن
شدید القویٰ کا قیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کرنا قیاس مع الفارق ہے اور ایسا قیاس

الحیاء وقد قال نبیّنا صلے اللّٰه علیه وسلّم لعمر ما لقیك الشیطان فی
حیا سے بعید ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عمرؓ کو کہا تھا کہ اگر شیطان تجھکو کسی راہ

فج الا سلك فجّا غیر فجّك ویثبت من هذا الدلیل ان الشیطان یفر من
میں پاوے تو دُوسری راہ اختیار کرے اور تجھ سے ڈرے۔ اور اِس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان

ص۱۰۷

عُمر کالجبان الذلیل واَمّا المسیح فیسمّٰی افضل صحابته شیطانا فی
حضرت عمرؓ سے ایک نامرد ذلیل کیطرح بھاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان فرمایا

الانجیل فانظر الفرق بینهما خائفا من الرب الجلیل ولا تبادر الی
پس خُدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں باتوں میں کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ

سبل الشیاطین۔ ثم اذا کانت القوة کلّه للشیطان فما بال الٰهکم
کی طرف مت دَوڑ ۔ پھر جبکہ تمام قوتیں شیطان کے لئے ہی ٹھہریں تو تمہارے اِس کمزور خدا کا

الضعیف الّذی ما له قبل بهذا السّرحان بل تبعه کالمغلوب او
کیا حال ہے جو اُس سے مقابلہ نہ کرسکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجتمند کی طرح اُس کے پیچھے

کمحتاج ذی الکروب وقاده الشیطان بمکر عجیب ودعاه الی اغرار
لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اُس کو کھینچا اور ایک عجیب دھوکا کیطرف اُسکو بُلایا

غریب والعجب انه مع دعاوی الالوهیة وادلال الابنیّة تبعه
اور تعجب کہ وہ باوجود خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونے کے ناز کے پیچھے لگ گیا

بحسن الظن وما فهم انه حوّل قُلّب ووعده برق خلّب وهو رئیس
اور نہ سمجھا کہ وُہ بڑا حیلہ ساز اور متقنّی ہے اور اُسکا وعدہ برق بے باران ہے اور وہ

الکاذبین۔ وانتم تعلمون الیهود کانوا یقولون للمسیح انك ما ترے
جھوٹوں کا سردار ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تھے کہ کہ تو خدا تعالیٰ کی طرف

الخوارق من الرحمان بل من الشیطان و معك شیطان من الشیاطین۔
سے نشان نہیں دکھلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے۔

ثم ان کان ھذا ھو الحق اعنی اذا فرضنا ان القوة کلہ للشیطان الذلیل
پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اِس

فما جاء فی الانجیل بکمال التفصیل ان یسوع رجع بقوة الروح الی الجلیل
صورت میں انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہوگا جو یسوع گلیل کیطرف رُوح کی قوت سے گیا تھا

لا یکون صحیحًا بل کذبا صریحًا و تحریف المحرفین و یکون المراد من الروح
بلکہ کہنا پڑیگا کہ رُوح سے مُراد

شیطانًا من الشیاطین۔
شیطان ہے۔

ثم انك ظننت ان القرآن لیس فی بلاغته الی حدّ الاعجاز بل
پھر تونے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں بلکہ

یوجد فیه رائحة التکلّف و الارتماز ولا یمیز رقیق اللفظ من الجزل
اِس میں تکلّف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ ہزل اور رقیق لفظوں سے

والجدّ من الھزل و فیه الفاظ وحشیة و کلمات اجنبیة و لیس بعربی
خالی نہیں اور اس میں وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہیں اور فصیح عربی

مبین۔ اما الجواب فاعلم ان ھذا القول منك و من امثالك اعجب
نہیں۔ سو اَب میں تیرا جواب لکھتا ہوں پس جان کہ یہ قول تجھ سے اور اوروں سے جو تیری مانند

العجائب و اعظم الغرائب ولا یرضی به احد من المنصفین۔ الا تعلم
ہیں نہایت عجیب ہے اور کوئی منصف اِس سے راضی نہیں ہوگا۔

یا مسکین انك رجل من الجھال و ما تدری الا مکائد الضلال ولا تعلم
اے مسکین تُو تو نادانوں میں سے ایک نادان آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبوں کے اور کچھ تجھے معلوم نہیں اور

اسالیب لسان العرب وطرق بلاغة المقال بل اظن انك لاتعرف

تجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ لسان عرب کے اسلوب کیا ہیں اور بلاغت کی راہیں کونسی ہیں بلکہ مَیں گمان کرتا ہوں کہ تو

حرفا من العربیة فکیف اجترءت علیٰ هذه الغزمرة الکریمة اتصول

عربی کا ایک حرف بھی نہیں جانتا پس کیونکر تُونے اِس آوازِ مکروہ پر جُرأت کی

ایها الجاهل الکاهل علی الذی افحم اکابر بلغاء الزمان واتم الحجّة

اے جاہل کاہل کیا تو اِس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاءِ زمانہ کو ساکت کر دیا اور

علیٰ فصحاء اهل اللسان وخضعت له اعناق الادباء وامن به نوابغ

زمانہ کے مشہور فصیحوں پر اپنی حجت پُوری کی اور ادیبوں کی گردنیں اُسکی طرف جُھک گئیں اور شعراء میں بڑے بڑے نابغہ

الشعراء وجاؤا خاضعین مقرّین۔ اءنت اسبق منهم فی معرفة مواد

اُسپر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن بنکر اسی کی طرف رجوع کر لیا کیا زبان شناسی میں تو اُن سے بڑھا ہُوا ہے

الاقاویل وتمییز الصحیح من العلیل او انت من المجنونین۔ الاتعلم

اور صحیح اور غیر صحیح میں فرق کرنے میں تو زیادہ طاقت رکھتا ہے یا تو دیوانہ ہے ۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ

انهم کانوا اهل اللسان وقد غذوا بلبان البیان وکان یصبون

وہ لوگ اہل زبان تھے اور خوش تقریری کے دُودھ سے پرورش یافتہ تھے اور رنگا رنگ کی عبارات

القلوب بافانین العبارات وملح الادب ونوادر الاشارات وکانوا

اور عجیب اشارات سے دِلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور ان کوچوں میں

فی هذه السلك وعلم محاسنها من الماهرین الست تعلم ان القرآن

اور علم محاسن بیان میں ماہر تھے کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن نے

ما ادعی اعجاز البلاغة الا فی الریاغة فان العرب فی زمانه کانوا

اعجاز بلاغت کا دعویٰ کشتی گاہ کے میدان میں کیا ہے کیونکہ عرب اُس کے زمانہ میں

فصحاء العصر وبلغاء الدهر وکان مدار تفاخرهم علی غرر البیان

فصحاءِ عصر اور بلغاءِ دہر تھے اور اُنکے باہم فخر کرنے کا مدار فصیح اور بآب و تاب تقریروں پر تھا

ص۱۰۹

ودررہ وثمار الکلام وزھرہ وکانوا یناضلون بالقصائد المبتکرۃ و
اور نیز کلام کے پھلوں اور پھولوں پر ناز کرتے تھے اور اُن کی لڑائیاں نو ایجاد قصیدوں اور پاکیزہ

الخطب المحبّرۃ ولکن ما کان لھم ان یتکلّموا فی اللطائف الحکمیۃ
خطبوں کے ساتھ ہوتی تھیں مگر اُن کو لطائف حکمیّہ میں بات کرنے کا سلیقہ نہ تھا

وما مست بیانھم رائحۃ المعارف الالٰھیّۃ بل کان مسرح افکارھم
اور اُن کے بیان کو معارف الٰہیّہ کی بُو بھی نہیں پہنچی تھی بلکہ اُن کے فکروں کا چراگاہ

الی الابیات العشقیۃ والاضاحیک الملھیۃ وما کانوا علی ترصیع
صرف عشقیہ شعروں اور ہنسانے والے اور غافل کرنیوالے بیتوں تک تھا اور مضامین حکمیّہ کی

مضامین الحکم قادرین وکانوا قد مرنوا من سنین علی انواع النظم و
مرصّع نگاری پر وہ قادر نہ تھے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور

النثر ولطائف البیان وسُلّموا وقبلوا فی الاقران وکانوا اھل اللسان
نثر اور لطائف بیان کے مشتاق تھے اور اپنے ہمجنسوں میں مسلم اور مقبول تھے اور اہل زبان اور

وسوابق المیادین۔ فخاطبھم اللّٰہ وقال ان کنتم فی ریب ممّا نزّلنا
میدانوں میں سبقت کرنیوالے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے اُن کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کلام میں شک ہو جو

علیٰ عبدنا فأتوا بسورۃ من مثلہ... فان لم تفعلوا ولن تفعلوا
ہم نے اپنے بندہ پر اُتارا ہے تو تم بھی کوئی سُورت اسکی مانند بنا کر لاؤ اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز

فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین[۱]۔ و
بنا نہیں سکو گے سو اُس آگ سے ڈرو جسکے ہیزم افروختنی آدمی اور پتھر ہیں اور وُہ آگ کافروں کیلئے طیاری گئی ہے۔ اور

قال قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن
فرمایا کہ اگر تمام جنّ و انس اس بات کے لئے اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنا لاویں تو

لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا[۲]۔ فعجز الکفار عن
ہرگز نہیں لا سکیں گے اگرچہ ایک دُوسرے کی مدد بھی کریں۔ پس کفار مقابلہ سے عاجز آگئے

[۱] البقرۃ: ۲۴، ۲۵ [۲] بنی اسرائیل: ۸۹

المقابلة وولوا الدبر کالمغلوبین ولما عجزوا عن التضال فی البیان
اور مغلوب ہوکر پیٹھیں پھیرلیں اور جب خوش تقریری کی لڑائیوں سے عاجز آگئے
مالوا الی السیف والسنان متندمین مغتاظین وکثیر منہم اسلموا
تو شرمندہ اور غضبناک ہوکر تلوار اور نیزہ کی طرف جھک گئے اور بہت سے اُن میں سے
نظرا علیٰ ھٰذہ المعجزۃ کلبید بن ربیعۃ العامری صاحب المعلقۃ
اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کرکے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مُصنّف
الرابعۃ فانّہ ادرک الاسلام وتشرف بہ واری الاخلاص التّام و
ہے اُس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہُوا اور پُورا اخلاص دکھایا اور
مات سنۃ احدی واربعین۔ وکذٰلک کثیر منہم اقرّوا بان القرآن
سن اکتالیس میں فوت ہُوا۔ اور اسی طرح بہتوں نے اُنہیں سے قرآن شریف کی بلاغت
مملو من العبارات المھذّبۃ والاستعارات المستعذبۃ والافانین
فصاحت کو قبول کرلیا اور اقرار کرلیا کہ درحقیقت قرآن عبارات پاکیزہ سے پُر اور شیریں استعارات سے مالامال
المستملحۃ والمضامین الحکمیّۃ الموشحۃ بل من امعن منہم النظر
اور ملیح تقریروں اور آراستہ اور حکمیہ مضمونوں سے بھرا ہُوا ہے بلکہ جس نے اس میں نظر غور کی
فسعیٰ الی الاسلام وحضر ودخل فی المؤمنین۔ فلو کان القرآن متنزلا
سو وہ اسلام کی طرف دَوڑا اور ایمان والوں میں داخل ہُوا۔ پس اگر قرآن
من اعلیٰ مدارج الکمال فی فصاحۃ المقال وبلاغۃ الاقوال لکان
فصاحت بلاغت کے اعلیٰ مدارج سے متنزل ہوتا۔ تو مخالفوں پر بات
الامر اسھل علی المخالفین۔ ولقالوا ایھا الرجل ان الکلام الذی
بہت آسان ہو جاتی۔ اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تُو نے پیش کیا ہے
عرضت علینا والحدیث الذی آتیتہ لدینا لیس بفصیح بل لیس
اور جو بات تو لایا ہے وہ فصیح نہیں ہے بلکہ

بصحيح ولا نجد فيه غير المعانى المطروقة الموارد والكلام الرقيق البارد

صحیح بھی نہیں ہے اور اِس میں معانی مطروقہ الموارد پائے جاتے ہیں اور اسمیں الفاظ رقیق

وما جئت باطيب واحلى وفيه الفاظ كذا وكذا وانك اسقطت فى

موجود ہیں اور تو نے اپنی کلام میں غلطی کی ہے اور مطلب سے دُور جا پڑا

كلامك وباعدت عن مرامك ولست من المجيدين - فلا حاجة الى

ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام میں نہیں بلکہ اس میں تو ایسے ایسے لفظ ہیں ۔ پس کچھ حاجت نہیں

ان ناتى بمثله من الاقوال او نتوازن فى المقال ونتحاذى حذو النعال

کہ ہم اُس کی کوئی نظیر بناویں یا اُس سے نعل بنعل مقابلہ کریں ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی

فاليك عنا وتجاف واترك الاوصاف فان كلامك سقط عند الادباء

تعریفیں چھوڑ دے کیونکہ تیرا کلام مشہور ادیبوں کے نزدیک

المشهورين - والفصحاء الماهرين ولكنهم ما سروا ذلك المسرى وما

ردّی ہے ۔ مگر کفار عرب اس راہ نہیں چلے اور اس دعویٰ میں انہوں نے کچھ

قدحوا فى هذا الدعوى بل قبلوا اعلىٰ مراتب بلاغته وعجبوا لعلو شان

جرح قدح نہیں کیا بلکہ انہوں نے تو قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کر لیا اور اُسکی عظیم الشان فصاحت سے تعجب

مسلا فصاحته وقالوا ان هذا الا سحر مبين - واكثرهم امنوا باعجازه واقروا

میں رہ گئے اور کہا کہ یہ تو صریح جادو ہے ۔ اور اکثر اُن کے اِس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور

بتناوش بازه وعجزوا عن درك هنداره وقالوا كلام فاق كلمات البشر

اقرار کر لیا کہ اُسکے بازو کی سخت پکڑیں ہیں اور اُس کی حقیقت کی دریافت سے عاجز رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر

وكله لبّ وليس معه شئ من القشر وعليه طلاوة وفيه حلاوة وهو

غالب آگیا اور وہ سارے کا سارا مغز ہے اور اُسکے ساتھ چھلکا نہیں اور اُسپر ایک آب و تاب ہے اور اسمیں

غدق لا ينفد من شرب الشاربين - وما نبسوا بكلمة فى قدح شانه

ایک حلاوت ہے اور وہ ایک بے اندازہ اور بکثرت مُصفّا پانی ہے جو پینے والوں کے پینے سے ختم نہیں ہوتا ۔ اور قرآن کے قدح شان

وما فاھوا بکلامٍ فی جرح بیانه ونسوا اجمال الفکر فی میدانه ثم رجعوا

میں وہ کوئی کلمہ مُنہ پہ نہ لاسکے اور اُسکی جرح میں اُنہوں نے کوئی بات مُنہ سے نہ نکالی اور اُسکے میدان میں انہوں نے

مرعوبین نادمین۔ واکثرھم کانوا یبکون عند سماعه ویسجدون باکین۔

فکر کے اُونٹ دوڑائے تو سہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہوکر رجوع کیا اور اکثر اُنکے قرآن کو سُنکر روتے اور سجدہ کرتے تھے۔

ھٰذا ما نجد فی القرآن الکریم و احادیث النّبی الرّؤف الرحیم ایمانًا

یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم میں پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی حدیث میں پڑھتے ہیں

ودیانةً وصدقًا و امانةً وما نجد کلمة خلاف ذٰلك من اسلاف النصارٰی

اور ہم نے اسکو ایمانًا اور دیانتًا اور امانتًا لکھا ہے اور ہم اُسکے برخلاف کوئی ایسا قول بھی نہیں پاتے جو اسوقت کے نصارٰی

او المشرکین۔ وکانوا خیرًا منکم فی تنقید الکلمات یٰمعشر الجاھلین۔

اور مشرکوں کے مُنہ سے قرآن کی شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصارٰی قرآن کی پرکھ میں تم سے بہتر تھے۔

و اما ما ظننت ان فی القرآن بعض الفاظ غیر لسان قریش فقد

اور یہ جو تُونے خیال کیا کہ قرآن میں بعض ایسے الفاظ ہیں کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہیں سو

قلت ھذا اللفظ من جھل وطیش وما کنت من المتبصرین۔ اعلم

یہ بات تیرے سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت کی راہ سے نہیں۔

ایھا الغبی والجھول الدنّی ان مدار الفصاحة علی الفاظ مقبولة

اے غبی اور سفلہ نادان تجھے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہُوا کرتا ہے

سواء کانت من لسان القوم او من کلم منقولة مستعملة فی بلغاء

خواہ وہ کلمات قوم کی اصل زبان میں سے ہوں یا ایسے کلمات منقولہ ہوں جو بلغاء قوم کے استعمال میں

القوم غیر مجھولة وسواء کانت من لغة قوم واحد ومن محاوراتھم

آگئے ہوں اور خواہ وہ ایک ہی قوم کی لُغت میں سے ہوں اور اُن کے دائمی محاورات

علی الدوام او خالطھا الفاظ استحلاھا بلغاء القوم واستعملوھا ۱۱۲

میں سے ہوں یا ایسے الفاظ اُن میں مِل گئے ہوں جو قوم کے بلغاء کو شیریں معلوم ہوئے اور انہوں نے انکے

فی النظم والنثر من غیر مخافة اللوم مختارین غیر مضطرین۔ فلما کان مدار

استعمال اپنی نظم اور نثر میں جائز رکھے ہوں اور کسی ملامت سے نہ ڈرے ہوں۔ اور نہ کسی اضطرار سے وہ الفاظ

البلاغة علی هذه القاعدة فهذا هو معیار الکلمات الصاعدة فی سماء البلاغة

استعمال کئے ہوں پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ اُن عبارات بلیغہ کیلئے معیار ہے جو فصاحت کے

الراعدة فلا حرج ان یکون لفظ من غیر اللسان مقبولاً فی اهل البیان

آسمان پر چڑھتے ہوئے اور بلندی میں گرج رہے ہیں پس اس بات میں کچھ بھی حرج نہیں کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغاء نے

بل ربما یزید البلاغة من هذا النهج فی بعض الاوقات بل یستملحونه فی

اُسکو قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بسا اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات

بعض المقامات و یتلذذون به اهل الافانین۔ و لکنك رجل غمر جهول

میں اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیح اور نمکین سمجھتے ہیں اور تفنن عبارات کے عشاق اس سے لذت اُٹھاتے ہیں۔ مگر تو تو اسے

ومع ذلك معاند و عجول فلاجل ذلك ما تعلم شیئاً غیر حقدك و

معترض ایک غبی اور جاہل ہے اور باوجود اسکے تو جلد باز اور دشمن حق ہے اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھ نہیں جانتا اور

جهلك وما تضع قدماً الا فی دجلك ولا تدری ما لسان العرب وما

بغیر گالیوں کے اور کسی جگہ قدم نہیں رکھتا اور تو نہیں جانتا کہ زبان عرب کیا شئے ہے اور فصاحت کسے کہتے ہیں

الفصاحة ولا تصدر منك الا الوقاحة وما لقّنت الا سبّ المطهرین۔

اور صرف بیحیائی تجھ میں ہے نہ اور کوئی لیاقت اور تجھ کو تو کسی نے سکھایا ہے کہ تو پاکوں کو گالیاں دیتا رہے۔

فاترك ایها الغافل سیرة الاشرار واستح وانظر وجهك فی مرآة

سو اے غافل شریروں کی خصلت چھوڑ دے اور کچھ شرم کر اور ذرا اپنے مُنہ کو فکر کے شیشہ میں

الافکار هل قرءت شیئاً فی مدة عمرك من فن الادب او عرفت فی

دیکھ کہ کیا تو نے مدت عمر میں کبھی فن ادب سے کچھ پڑھا ہے یا اگر رنگینی عبارات کے

طرقه افانین الوهد والحدب او الفت قط بین کلمتین و نظمت بیتاً

نشیب فراز تجھے معلوم ہیں یا کبھی تو نے دو عربی کلموں کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے

او بيتين فإنْ ادعيتَ فأت ببرهان مبين۔ وانت تعلم انی خاطبتك
پس اگر تُو دعویٰ کرے تو اِس بات کا ثبوت پیش کر۔ اور تجھے معلوم ہے کہ مَیں نے براہین میں بھی

فی البراهین اذ صلت علی القرآن والدّین المتین۔ وما کان خطابی
تجھے مخاطب کیا تھا جبکہ تُو نے قرآن شریف پر اور دین اسلام پر حملہ کیا تھا۔ اور میرا مخاطب کرنا صرف

الّا لاُبدی علی الناس جهلك الشدید وذهنك البلید فقلت ان کنت
اسی وجہ سے تھا کہ تا تیرا کُند ذہن اور سخت جہل ہونا لوگوں پر ظاہر کروں پس مَیں نے کہا کہ اگر

۱۱۳

تزعم انك تعلم العربیة فارنا مهارتك الادبیة ونحن نقصّ علیكَ قصة
تُو یہ گمان کرتا ہو کہ تُو عربی جانتا ہو سو ہمیں اپنی مہارت ادبیّہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان میں تجھ کو

فی لسان فترجمه فی العربیة باحسن بیان ان کنت فیها من الماهرین۔
سُنائیں گے اور تجھ پر واجب ہوگا کہ تُو اس کی عبارت کو عربی بناکر دِکھلا دے۔

وان ترجمت فلك خمسون روبیةً انعامًا ثم نقر بفضلك ونکرمك اکرامًا
پھر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہو جائیں گے اور تیری تعظیم کریں گے

ونحسبُك من الفضلاء المسلمین المرتدیّن[1] ولٰکنّك سکت کالانعام
اور تجھ کو متبحر فاضلوں میں سے تسلیم کریں گے مگر تُو چار پاؤں کی طرح چُپ ہو گیا

وما ملت الی الانعام وما نبست بکلمة الخیر والشرّ خوفا من هتك
اور انعام لینے کی طرف رُخ نہ کیا اور تُو جواب میں چُپ ہی کر گیا نہ کچھ نیک کہا نہ بد کیونکہ اِس میں

الستر وفضوح الحصر فثبت انّك غبی قصیر الرسن وما اصابك حظّ
تیری پردہ دری اور رُسوائی تھی پس ثابت ہُوا کہ تُو ایک غبی کم استعداد آدمی ہے اور تجھ کو عربی زبان سے

من اللسن وما حرصت فی الانعام لانك کنت جاهلًا کالانعام
کچھ بھی حصہ نہیں اور تُو نے انعام لینے کی طرف رغبت نہ کی کیونکہ تُو ایک جاہل چار پاؤں کیطرح تھا

وما کان لك حظ من العربیة بل ما کنت من الماسّین۔ فعلمت
اور عالموں میں سے نہیں تھا۔ پس مَیں نے قطعی علم

[1] ترجمہ سے ظاہر ہے کہ اصل لفظ المتبحرین تھا۔ شمس

بعلم قطعی انك لا تعلم العربية ولا تستطیع ان تخترق فی مسالکها

کے ساتھ جان لیا کہ تُو زبان عربی بالکل نہیں جانتا اور تجھے طاقت نہیں کہ اُسکے کوچوں میں چل سکے اور اُسکی

وتنصلت فی سبلها وسککها وما فیك الا حمة لا سع لا حمیم فهم واسع

تنگ راہوں میں گذر سکے اور تجھ میں تو صرف نیش زنندہ ہے اور ایک قطرہ بھی علم وسیع کے مینہ میں سے تیرے

فلا تبجس ولا تحل یا اسفل السافلین۔ ءانت مع جهلك هذا تقدح

پاس نہیں ہے پس تو اے اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا۔ کیا تو باوجود اپنی اِس نادانی کے قرآن میں جرح قدح

فی القرآن وتزری علی کتاب فاق فصاحته نوع الانسان ولا ترٰی

کرتا ہے اور اس کتاب کا عیب ڈھونڈھتا ہے جس کی فصاحت نوع انسان کی فصاحتوں پر غالب آگئی اور

صورتك ولا تنظر الی مبلغ علمك یا مضیع العقل والدین۔ وان کنت

اپنی شکل کو نہیں دیکھتا اور اپنے اندازہ علم کی طرف نگاہ نہیں کرتا اے دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہے اور اگر تو

تحسب نفسك شیئا من الاشیاء وتظن انك من الادباء فها انا قمت

اپنے نفس کو کچھ چیز سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو بھی ایک ادیبوں میں سے ہے پس خبردار ہو جا کہ تیری پتھری کی آگ

لاستیراء زندك واستشفاف فرندك وابتدعت هذه الرسالة العجالة

نکالنے کیلئے میں کھڑا ہو گیا ہوں اور تیری تلوار کا جوہر دیکھنے کیلئے میں اُٹھا ہوں اور اس رسالہ عجالہ کو میں نے

فی العربیة لهٰذه الاغراض الضروریة وهی تحتوی علی غرر البیان و

عربی میں اسی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور چمکیلے بیانوں سے پُر ہے جو موتیوں

درره وملح الادب ونوادره ووشحتها بمحاسن الکنایات وبترصیع

کی طرح ہیں اور نیز ادب کی نمکین عبارتوں پر مشتمل ہے اور میں نے اُس کو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیفہ

لاٰلی النکات فی العبارات وفیها کثیر من الامثال العربیة واللطائف

موتیوں سے موشح اور مرصع کیا ہے اور اس میں امثال عربیہ بہت ہیں اور لطائف

الادبیة والاشعار المبتکرة والقصائد المحبّرة ولم اودعها من الاشعار

ادبیہ بکثرت ہیں اور اسی طرح اشعار نوطرز اور خوبصورت قصیدے بھی آگئے ہیں اور میں اس کتاب میں اشعار

الاجنبيّة بل كلّها نتائج خاطري وثمار شجراء فكري وما فعلت هذا الالاسباب انه
اجنبیہ نہیں لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پھل ہیں اور مَیں نے یہ اس لئے کیا کہ تا
غور عقلك ومقدار فضلك وارى مبلغ علمك وعذوبة منطقك وارٰى
تیری عقل کا عمق اور تیری فضیلت کا مقدار آزماؤں اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھوں
الخلق إنّك صادق فى دعواك واهل لبلواك وهل لك حق ان تصول
کیا تو اپنے دعویٰ میں سچا اور اپنے شور و شر کا اہل ہے اور کیا تجھے حق ہے کہ تو
على كتاب الله القراٰن وبلاغته وسفر الله الرحمان ورباغته كما
کتاب اللہ قرآن پر حملہ کرے اور خدا تعالیٰ کے صحیفوں کی بلاغت اور اُسکے میدان کشتی گاہ کی نسبت نکتہ چینی
انت زعمت اومن الكاذبين الدجالين وانى الهمت من ربى انك
کرے سو مَیں نے چاہا کہ دیکھوں کہ تُو اپنے دعووں میں سچّا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے اور مجھے خدا تعالیٰ کیطرف سے الہام
لا تقدر على هذا النضال ويبدى الله عجزك ويخزيك ويثبت انك
ہُوا ہے کہ تو اِس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کر دیگا اور تجھے رسوا کر دیگا اور ثابت کریگا کہ تُو
اسير فى الجهل والضلال ولو اجتمعت قومك معك على هذا الخيال
گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اِس خیال مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم
فترجعون مغلوبين هذا مع اعترافى بان هذه الرسالة ليست سباق
مغلوب ہو جاؤ گے یہ باوجود میرے اِس اقرار کے ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت میں کوئی اعلیٰ درجہ کے
الغايات فى توشيح المقال بل اقتضبتها على جناح الاستعجال واعلم
کمال پر نہیں بلکہ مَیں نے جلد جلد اس کو گھسیٹ دیا ہے اور مَیں جانتا ہوں
ان الاتيان بمثلها امر هيّن على الادباء بل يكفى فى هذا ادنى التفات
کہ اس کی نظیر بنانا ادیبوں پر بہت ہی آسان ہے بلکہ اُن کی ادنیٰ التفات اِسکی

صـ۱۱۵

البلغاء فان اتسعت فى الادب فليس من التعجب ان تقول احلى و
نظیر بنانے کیلئے کافی ہے پس اگر تُو فنّ ادب میں وسیع مہارت رکھتا ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ اس سے زیادہ تر شیرین

افصح مما قلت الی اسبوع مع انك تؤلّف بتائید جموع لانك لست من

اور زیادہ تر فصیح بنا لیوے اور تجھ کو یہ اجازت بھی حاصل ہو کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ مل کر لکھے کیونکہ ہماری طرف سے

اعانتهم بممنوع و انّی ما اتخذت معینًا فی رسالتی هٰذه وقلت ما

اُن سے مدد لینے کی تجھ کو ممانعت نہیں اور مَیں نے اِس رسالہ میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ

قلت من عند نفسی من فضل ربّی فی ایّام محدودة کالمقتضبین۔ و

مَیں نے کہا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں حاضر نویس کی طرح اپنی طرف سے کہا ہے۔ اور

مع ذٰلك انی امهلك و اخوانك وجمیع خُلّانك و قومك و اعوانك

باوجود اِس کے مَیں تجھے اور تیرے بھائیوں اور تیرے دوستوں اور تیری قوم اور تیرے مددگاروں کو

الّذین یقولون انا نحن المولویون الی شهرین کاملین من یوم الاشاعة

جو کہتے ہیں جو ہم مولوی ہیں دو کامل مہینوں کی مہلت دیتا ہوں اور یہ مہلت اشاعت

لتری کمال البراعة فان اتیتم بمثلها فی هٰذه المدة التی هی اقل الآجال و

کی تاریخ سے ہے تا کہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم اِس رسالہ کی مثل بنا لائے اور اِس مدت میں جو بڑی

توازنتم فی کل انواع المقال ونری ان قولکم تحاذی حذو النعال فلکم

وسیع مدت ہے تم نے ہر یک تائید اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کر دیا اور ہم نے دیکھ لیا کہ نعل بنعل تم نے

خمسة الاٰف روبیة انعامًا منّا وعدًا موکّدًا بقسم الله ذی الجلال

مقابلہ کر دکھلایا تو اِس صورت میں ہم تمہیں پانچ ہزار روپیہ انعام دینگے یہ وعدہ اللہ جلّشانہٗ کی قسم کے ساتھ موکد ہے

وان لم تطمئن بالایمان الایمانیة فنجمع ذهب الشرط فی خزینة الحکومة

اور اگر تجھے ایمانی قسموں پر اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی میں روپیہ جمع کرا دیں گے

البریطانیة لتکون من المطمئنین۔ ونعاهد الله بحلفةٍ ان نعطی العدوّ

تا کہ تجھے اطمینان ہو۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ فریق ثانی کو

حقّه عند ظهور غلبة ولو تخلفنا فکنا کاذبین ونجعل الحکومة البرطانیة

اُس کا حق اُس کے غلبہ کے وقت فی الفور دیدیں گے اور اگر ہم نے تخلف کیا تو پھر جھوٹے ٹھہرینگے اور ہم حکومت انگریزی

حكمًا لهذه القضية ومخيرًا فى هذه الخطة ولها ان تعطى انعامنا كلمن بارا
کو اِس مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے حکم مقرر کرتے ہیں اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا کہ ہمارا انعام اس کو دیدے جو مقابلہ

كلامنا وارى بوفق شرطنا نثرا كنثر و نظما كنظم فى القدر والعدة والبلاغة
کے وقت پورا اُتر آوے اور اسکی شرط کے موافق نظم اور نثر بنالیوے نظم اپنے قدر اور بلاغت اور التزام حق

۱۱۶

والفصاحة و التزام الجدّ والحكمة هذا عهدنا و لعنة الله على الناكثين
اور حکمت میں نظم کے مانند ہو اور نثر نثر کے مانند ہو اور خدا کی لعنت اُن پر جو عہد پورا نہ کریں۔

وللنصارى ان يتعاونوا لهذه المقابلة و يقوموا متفقين لتلك المعركة ويكون
اور نصاریٰ کا اختیار ہوگا کہ اِس مقابلہ میں ایک دوسرے کو مدد دیویں اور سب متفق ہوکر اِس معرکہ کیلئے اُٹھیں اور

بعضهم لبعض ظهيرًا و ليستفسر الجاهل خبيرا وليطلبوا لانفسهم
بعض بعض کی پشت پناہ بنجائیں اور ایک جاہل باخبر آدمی سے پوچھ لے اور دُور و نزدیک سے ہر یک مددگار

كل نصير و معين و بعيد و قرين و مسيحهم الّذي هو ربّ فى اعينهم ولا ربّ
اور معین اپنے لئے بلالیں اور مسیح سے بھی مدد لیں جو اُن کی نظر میں خدا ہے اور کوئی خدا نہیں بجز اسکے

الّا الله قيّوم العالمين وليستمدوا من روحهم الذى كان يعلم الالسنة
جو قیوم العالمین ہے اور چاہیئے کہ اپنے اس رُوح القدس سے بھی مدد لیں جو بولیاں سکھاتا تھا

ان كانوا صادقين۔
اگر سچے ہیں۔

هذا ما رضينا عليه من طيب نفسنا و انشراح صدرنا و رضينا
یہ وہ بات ہے جس پر ہم اپنے دِل کی خوشی اور انشراح صدر سے راضی ہوگئے اور ہم اِس بات پر

بالحكومة البريطانية ان تكون حكما بيننا و بينهم فان تجد هؤلاء
بھی راضی ہوگئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں حکم بنجاوے پس اگر گورنمنٹ ان لوگوں کو اپنے

الّذين يصولون على بلاغة القرآن و فصاحته و يقولون انا نحن المولويون
قولوں میں صادق پاوے جو قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمانوں کے

كعلماء المسلمين ولسنا من السفهاء الجاهلين ولنا يد طولى في تنقيد
علماء کی طرح مولوی ہیں اور نادان نہیں ہیں اور فصاحت اور عدم فصاحت میں فرق کرنیکے لئے
جدّ القول وهزله وتنقيح دقيق اللفظ وجزله صادقين في هذا الامتحان
ہم میں مادہ ہے اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اِس میدان میں درحقیقت پیشدستی لیجانے والے ہیں
وسابقين في هذا الميدان فلتحطهم انعامنا وليكذب كلامنا وليشع كمال
پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا انعام اُن کو لے دے اور ہمیں کاذب خیال کرے اور اُنکے کمال
علمهم في الديار والبلدان وليشتهر فضائلهم الى اقاصي البلدان و
علم کو ملکوں اور ولائیتوں میں مشہور کرے اور دُنیا کے کناروں تک اُن کے فضائل مشتہر کردے
لتكتب اسماءهم في الفاضلين. وان لم تجدهم من العلماء الادباء بل
اور اُن کے نام فاضلوں میں لکھ لے۔ اور اگر گورنمنٹ اُن کو ایسا نہ پاوے بلکہ
وجدتهم معشر الجهلاء والسفهاء بعيدين من هذا الزلال مبعدين عن
اُن کو ایک جاہلوں کا گروہ پائے جو اِس قسم کے کمالات سے دُور و مہجور ہیں
مثل هذا الكمال فنرجو امن عدل الحكومة البريطانية ان تمنع بعد هؤلاء
پس ہم حکومت برطانیہ کے عدل اور انصاف سے اُمّید رکھتے ہیں کہ بعد اسکے
الكذابين من ان يسمّوا انفسهم مولويين. ويصولوا على بلاغة كلام الله
ان کذابوں کو اِس بات سے منع کرے کہ اپنے تئیں مولوی کے نام سے موصوف کریں۔ اور باوجود جاہل ہونیکے قرآن کریم
مع كونهم جاهلين.
کی بلاغت پر حملہ کریں۔

واوّل مخاطبنا في هذه الدعوة ومدعونا لهذه المعركة صاحب التوزين
اور اِس دعوت میں ہمارا اوّل مخاطب اور اِس معرکہ میں ہمارا اوّل مدعو پادری عماد الدین ہے
عماد الدين فانه ينكر بلاغة القرآن وفصاحته ويرى في كل كتاب وقاحته
کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب میں بیحیائی

ویقول انی عالمٌ جلیلٌ ذھینٌ و ان القرآن لیس بفصیح بل لیس بصحیح

دکھلاتاہے اور کہتاہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح بھی نہیں ہے اور میں اسمیں کوئی بلاغت نہیں

وما اری فیه بلاغةً ولا اجد براعةً کما ھو زعم الزاعمین۔ ویقول انی ساکتب

دیکھتا اور نہ فصاحت جیساکہ خیال کیا گیا ہے۔ اور کہتاہے کہ میں عنقریب تفسیر

تفسیرہ وکذٰلك نسمع تقاریرہ فھو یدعی کماله فی العربیة ویسبّ رسول الله

شائع کرونگا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اُسکی سُنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعویٰ کرتاہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی الله علیه وسلم بکمال الوقاحة والفریة ویتزرّی علیٰ کتاب الله وعلیٰ

کو بباعث بے شرمی اور دروغگوئی کے گالیاں نکالتاہے اور قرآن شریف کی فصاحت کے ایسے دعویٰ اور

فصاحته کانه عم امرء القیس او ابن خالته ویسمّی نفسه مولویًا ویمشی

غرور سے عیب جوئی کرتاہے کہ گویا وہ امرا القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام مولوی رکھتاہے اور

کالمستکبرین۔

متکبروں کیطرح چلتاہے۔

ثم بعد ذٰلك نخاطب کل متنصر ملقب بالمولوی الذی کتبنا اسمه

پھر اسکے بعد ہم ہر ایک کرسٹان کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتاہے مخاطب کرتے ہیں اور اُن سب کے

فی الھامش[1] وندعوا کلّھم للمقابلة ولھم خمسة الاف انعامًا منّا

نام ہمنے حاشیہ میں لکھدیئے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کیلئے بُلاتے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بنادیں تو ہماری طرف سے اُنکو

اذا اتوا بکتاب کمثل ھذا الکتاب کما کتبنا من قبل فی ھذا الباب و

پانچہزار روپیہ انعام ہے جیساکہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور بالمقابل کتاب تالیف کرنیوالوں کیلئے ہماری طرف سے

ص۱۱۸

[1] مولوی کرم الدین۔ مولوی نظام الدین۔ مولوی الٰہی بخش۔ مولوی حمید اللہ خان۔ مولوی نور الدین۔ مولوی سیّد علی۔ مولوی عبد اللہ بیگ۔ مولوی حسام الدین بمبئی۔ مولوی حسام الدین۔ مولوی نظام الدین۔ مولوی قاضی صفدر علی۔ مولوی عبد الرحمٰن۔ مولوی حسن علی وغیرہ وغیرہ۔

المهلة منّا ثلثة اشهر للمعارضين فان لم يبارزوا ولن يبارزوا فاعلموا
تین مہینہ مُہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آوینگے پس یقیناً جانو
انهم كانوا من الكاذبين۔
کہ وہ جھوٹے ہیں۔

واعلموا ان هذا الانعام فی صورة اذا اتوا برسالة كمثل رسالتنا وعجالة
اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انعام اِس صورت میں ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہٖ ہمارے اِس رسالہ کے
كمثل عجالتنا واثبتوا انفسهم كمماثلين ومشابهين۔ واما اذا ابوا وولوا
مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں۔ لیکن اگر بنانے سے انکار کریں
الدبر كالثعالب وما استطاعوا على هذه المطالب وما تركوا اعادة توهين القرآن
اور لُومڑیوں کی طرح پیٹھیں دکھلادیں اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکیں اور نہ توہین قرآن شریف کی
وما امتنعوا من قدح كتاب الله الفرقان وما تابوا من ان يسموا انفسهم مولويين
عادت کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں
وما ازدجروا من سبّ رسول الله صلى الله عليه وسلّم خاتم النبيين وما ازدجروا
اور نہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دُشنام دہی سے رکیں اور نہ اِس بیہودگی سی اپنے تئیں
من قولهم ان القرآن ليس بفصيح وما تركوا سبيل التحقير والتوهين فعليهم
روکیں کہ قرآن فصیح نہیں ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس اُن پر خدا تعالیٰ
من الله الف لعنةٍ فليقل القوم كلّهم آمين۔
کی طرف سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت
۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت
۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت
۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

۱۱۹

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت
۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳۵ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت
۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت
۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت
۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت
۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۶ لعنت
۶۷ لعنت ۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت
۷۴ لعنت ۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت
۸۱ لعنت ۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت
۸۸ لعنت ۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت
۹۵ لعنت ۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت
۱۰۲ لعنت ۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت
۱۰۹ لعنت ۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت
۱۱۶ لعنت ۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت
۱۲۳ لعنت ۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت
۱۳۰ لعنت ۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت
۱۳۷ لعنت ۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت
۱۴۴ لعنت ۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت
۱۵۱ لعنت ۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت
۱۵۸ لعنت ۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت
۱۶۵ لعنت ۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت
۱۷۲ لعنت ۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت
۱۷۹ لعنت ۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت
۱۸۶ لعنت ۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت
۱۹۳ لعنت ۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت
۲۰۰ لعنت ۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت
۲۰۷ لعنت ۲۰۸ لعنت ۲۰۹ لعنت ۲۱۰ لعنت ۲۱۱ لعنت ۲۱۲ لعنت ۲۱۳ لعنت
۲۱۴ لعنت ۲۱۵ لعنت ۲۱۶ لعنت ۲۱۷ لعنت ۲۱۸ لعنت ۲۱۹ لعنت ۲۲۰ لعنت
۲۲۱ لعنت ۲۲۲ لعنت ۲۲۳ لعنت ۲۲۴ لعنت ۲۲۵ لعنت ۲۲۶ لعنت ۲۲۷ لعنت
۲۲۸ لعنت ۲۲۹ لعنت ۲۳۰ لعنت ۲۳۱ لعنت ۲۳۲ لعنت ۲۳۳ لعنت ۲۳۴ لعنت
۲۳۵ لعنت ۲۳۶ لعنت ۲۳۷ لعنت ۲۳۸ لعنت ۲۳۹ لعنت ۲۴۰ لعنت ۲۴۱ لعنت
۲۴۲ لعنت ۲۴۳ لعنت ۲۴۴ لعنت ۲۴۵ لعنت ۲۴۶ لعنت ۲۴۷ لعنت ۲۴۸ لعنت
۲۴۹ لعنت ۲۵۰ لعنت ۲۵۱ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۴ لعنت ۲۵۵ لعنت
۲۵۶ لعنت ۲۵۷ لعنت ۲۵۸ لعنت ۲۵۹ لعنت ۲۶۰ لعنت ۲۶۱ لعنت ۲۶۲ لعنت

صـ ۱۳۰

۲۶۳ لعنت ۲۶۴ لعنت ۲۶۵ لعنت ۲۶۶ لعنت ۲۶۷ لعنت ۲۶۸ لعنت ۲۶۹ لعنت
۲۷۰ لعنت ۲۷۱ لعنت ۲۷۲ لعنت ۲۷۳ لعنت ۲۷۴ لعنت ۲۷۵ لعنت ۲۷۶ لعنت
۲۷۷ لعنت ۲۷۸ لعنت ۲۷۹ لعنت ۲۸۰ لعنت ۲۸۱ لعنت ۲۸۲ لعنت ۲۸۳ لعنت
۲۸۴ لعنت ۲۸۵ لعنت ۲۸۶ لعنت ۲۸۷ لعنت ۲۸۸ لعنت ۲۸۹ لعنت ۲۹۰ لعنت
۲۹۱ لعنت ۲۹۲ لعنت ۲۹۳ لعنت ۲۹۴ لعنت ۲۹۵ لعنت ۲۹۶ لعنت ۲۹۷ لعنت
۲۹۸ لعنت ۲۹۹ لعنت ۳۰۰ لعنت ۳۰۱ لعنت ۳۰۲ لعنت ۳۰۳ لعنت ۳۰۴ لعنت
۳۰۵ اللعنة ۳۰۶ اللعنة ۳۰۷ اللعنة ۳۰۸ اللعنة ۳۰۹ اللعنة ۳۱۰ اللعنة ۳۱۱ اللعنة
۳۱۲ اللعنة ۳۱۳ اللعنة ۳۱۴ اللعنة ۳۱۵ اللعنة ۳۱۶ اللعنة ۳۱۷ اللعنة ۳۱۸ اللعنة
۳۱۹ اللعنة ۳۲۰ اللعنة ۳۲۱ اللعنة ۳۲۲ اللعنة ۳۲۳ اللعنة ۳۲۴ اللعنة ۳۲۵ اللعنة
۳۲۶ اللعنة ۳۲۷ اللعنة ۳۲۸ اللعنة ۳۲۹ اللعنة ۳۳۰ اللعنة ۳۳۱ اللعنة ۳۳۲ اللعنة
۳۳۳ اللعنة ۳۳۴ اللعنة ۳۳۵ اللعنة ۳۳۶ اللعنة ۳۳۷ اللعنة ۳۳۸ اللعنة ۳۳۹ اللعنة
۳۴۰ اللعنة ۳۴۱ اللعنة ۳۴۲ اللعنة ۳۴۳ اللعنة ۳۴۴ اللعنة ۳۴۵ اللعنة ۳۴۶ اللعنة
۳۴۷ اللعنة ۳۴۸ اللعنة ۳۴۹ اللعنة ۳۵۰ اللعنة ۳۵۱ اللعنة ۳۵۲ اللعنة ۳۵۳ اللعنة
۳۵۴ اللعنة ۳۵۵ اللعنة ۳۵۶ اللعنة ۳۵۷ اللعنة ۳۵۸ اللعنة ۳۵۹ اللعنة ۳۶۰ اللعنة
۳۶۱ اللعنة ۳۶۲ اللعنة ۳۶۳ اللعنة ۳۶۴ اللعنة ۳۶۵ اللعنة ۳۶۶ اللعنة ۳۶۷ اللعنة
۳۶۸ اللعنة ۳۶۹ اللعنة ۳۷۰ اللعنة ۳۷۱ اللعنة ۳۷۲ اللعنة ۳۷۳ اللعنة ۳۷۴ اللعنة
۳۷۵ اللعنة ۳۷۶ اللعنة ۳۷۷ اللعنة ۳۷۸ اللعنة ۳۷۹ اللعنة ۳۸۰ اللعنة ۳۸۱ اللعنة
اللعـ۳۸۲ـنة اللعـ۳۸۳ـنة اللعـ۳۸۴ـنة اللعـ۳۸۵ـنة اللعـ۳۸۶ـنة اللعـ۳۸۷ـنة اللعـ۳۸۸ـنة
اللعـ۳۸۹ـنة اللعـ۳۹۰ـنة اللعـ۳۹۱ـنة اللعـ۳۹۲ـنة اللعـ۳۹۳ـنة اللعـ۳۹۴ـنة اللعـ۳۹۵ـنة
اللعـ۳۹۶ـنة اللعـ۳۹۷ـنة اللعـ۳۹۸ـنة اللعـ۳۹۹ـنة اللعـ۴۰۰ـنة اللعـ۴۰۱ـنة اللعـ۴۰۲ـنة
اللعـ۴۰۳ـنة اللعـ۴۰۴ـنة اللعـ۴۰۵ـنة اللعـ۴۰۶ـنة اللعـ۴۰۷ـنة اللعـ۴۰۸ـنة اللعـ۴۰۹ـنة
اللعـ۴۱۰ـنة اللعـ۴۱۱ـنة اللعـ۴۱۲ـنة اللعـ۴۱۳ـنة اللعـ۴۱۴ـنة اللعـ۴۱۵ـنة اللعـ۴۱۶ـنة
اللعـ۴۱۷ـنة اللعـ۴۱۸ـنة اللعـ۴۱۹ـنة اللعـ۴۲۰ـنة اللعـ۴۲۱ـنة اللعـ۴۲۲ـنة اللعـ۴۲۳ـنة
اللعـ۴۲۴ـنة اللعـ۴۲۵ـنة اللعـ۴۲۶ـنة اللعـ۴۲۷ـنة اللعـ۴۲۸ـنة اللعـ۴۲۹ـنة اللعـ۴۳۰ـنة
اللعـ۴۳۱ـنة اللعـ۴۳۲ـنة اللعـ۴۳۳ـنة اللعـ۴۳۴ـنة اللعـ۴۳۵ـنة اللعـ۴۳۶ـنة اللعـ۴۳۷ـنة
اللعـ۴۳۸ـنة اللعـ۴۳۹ـنة اللعـ۴۴۰ـنة اللعـ۴۴۱ـنة اللعـ۴۴۲ـنة اللعـ۴۴۳ـنة اللعـ۴۴۴ـنة
اللعـ۴۴۵ـنة اللعـ۴۴۶ـنة اللعـ۴۴۷ـنة اللعـ۴۴۸ـنة اللعـ۴۴۹ـنة اللعـ۴۵۰ـنة اللعـ۴۵۱ـنة
اللعـ۴۵۲ـنة اللعـ۴۵۳ـنة اللعـ۴۵۴ـنة اللعـ۴۵۵ـنة اللعـ۴۵۶ـنة اللعـ۴۵۷ـنة اللعـ۴۵۸ـنة
اللعـ۴۵۹ـنة اللعـ۴۶۰ـنة اللعـ۴۶۱ـنة اللعـ۴۶۲ـنة اللعـ۴۶۳ـنة اللعـ۴۶۴ـنة اللعـ۴۶۵ـنة
اللعـ۴۶۶ـنة اللعـ۴۶۷ـنة اللعـ۴۶۸ـنة اللعـ۴۶۹ـنة اللعـ۴۷۰ـنة اللعـ۴۷۱ـنة اللعـ۴۷۲ـنة
اللعـ۴۷۳ـنة اللعـ۴۷۴ـنة اللعـ۴۷۵ـنة اللعـ۴۷۶ـنة اللعـ۴۷۷ـنة اللعـ۴۷۸ـنة اللعـ۴۷۹ـنة
اللعـ۴۸۰ـنة اللعـ۴۸۱ـنة اللعـ۴۸۲ـنة اللعـ۴۸۳ـنة اللعـ۴۸۴ـنة اللعـ۴۸۵ـنة اللعـ۴۸۶ـنة
اللعـ۴۸۷ـنة اللعـ۴۸۸ـنة اللعـ۴۸۹ـنة اللعـ۴۹۰ـنة اللعـ۴۹۱ـنة اللعـ۴۹۲ـنة اللعـ۴۹۳ـنة
اللعـ۴۹۴ـنة اللعـ۴۹۵ـنة اللعـ۴۹۶ـنة اللعـ۴۹۷ـنة اللعـ۴۹۸ـنة اللعـ۴۹۹ـنة اللعـ۵۰۰ـنة

ص١٢١

اللعنة ٥٠١ اللعنة ٥٠٢ اللعنة ٥٠٣ اللعنة ٥٠٤ اللعنة ٥٠٥ اللعنة ٥٠٦ اللعنة ٥٠٧
اللعنة ٥٠٨ اللعنة ٥٠٩ اللعنة ٥١٠ اللعنة ٥١١ اللعنة ٥١٢ اللعنة ٥١٣ اللعنة ٥١٤
اللعنة ٥١٥ اللعنة ٥١٦ اللعنة ٥١٧ اللعنة ٥١٨ اللعنة ٥١٩ اللعنة ٥٢٠ اللعنة ٥٢١
اللعنة ٥٢٢ اللعنة ٥٢٣ اللعنة ٥٢٤ اللعنة ٥٢٥ اللعنة ٥٢٦ اللعنة ٥٢٧ اللعنة ٥٢٨
اللعنة ٥٢٩ اللعنة ٥٣٠ اللعنة ٥٣١ اللعنة ٥٣٢ اللعنة ٥٣٣ اللعنة ٥٣٤ اللعنة ٥٣٥
اللعنة ٥٣٦ اللعنة ٥٣٧ اللعنة ٥٣٨ اللعنة ٥٣٩ اللعنة ٥٤٠ اللعنة ٥٤١ اللعنة ٥٤٢
اللعنة ٥٤٣ اللعنة ٥٤٤ اللعنة ٥٤٥ اللعنة ٥٤٦ اللعنة ٥٤٧ اللعنة ٥٤٨ اللعنة ٥٤٩
اللعنة ٥٥٠ اللعنة ٥٥١ اللعنة ٥٥٢ اللعنة ٥٥٣ اللعنة ٥٥٤ اللعنة ٥٥٥ اللعنة ٥٥٦
اللعنة ٥٥٧ اللعنة ٥٥٨ اللعنة ٥٥٩ اللعنة ٥٦٠ اللعنة ٥٦١ اللعنة ٥٦٢ اللعنة ٥٦٣
اللعنة ٥٦٤ اللعنة ٥٦٥ اللعنة ٥٦٦ اللعنة ٥٦٧ اللعنة ٥٦٨ اللعنة ٥٦٩ اللعنة ٥٧٠
اللعنة ٥٧١ اللعنة ٥٧٢ اللعنة ٥٧٣ اللعنة ٥٧٤ اللعنة ٥٧٥ اللعنة ٥٧٦ اللعنة ٥٧٧
اللعنة ٥٧٨ اللعنة ٥٧٩ اللعنة ٥٨٠ اللعنة ٥٨١ اللعنة ٥٨٢ اللعنة ٥٨٣ اللعنة ٥٨٤
اللعنة ٥٨٥ اللعنة ٥٨٦ اللعنة ٥٨٧ اللعنة ٥٨٨ اللعنة ٥٨٩ اللعنة ٥٩٠ اللعنة ٥٩١
اللعنة ٥٩٢ اللعنة ٥٩٣ اللعنة ٥٩٤ اللعنة ٥٩٥ اللعنة ٥٩٦ اللعنة ٥٩٧ اللعنة ٥٩٨
اللعنة ٥٩٩ اللعنة ٦٠٠ اللعنة ٦٠١ اللعنة ٦٠٢ اللعنة ٦٠٣ اللعنة ٦٠٤ اللعنة ٦٠٥
اللعنة ٦٠٦ اللعنة ٦٠٧ اللعنة ٦٠٨ اللعنة ٦٠٩ اللعنة ٦١٠ اللعنة ٦١١ اللعنة ٦١٢
اللعنة ٦١٣ اللعنة ٦١٤ اللعنة ٦١٥ اللعنة ٦١٦ اللعنة ٦١٧ اللعنة ٦١٨ اللعنة ٦١٩
اللعنة ٦٢٠ اللعنة ٦٢١ اللعنة ٦٢٢ اللعنة ٦٢٣ اللعنة ٦٢٤ اللعنة ٦٢٥ اللعنة ٦٢٦
اللعنة ٦٢٧ اللعنة ٦٢٨ اللعنة ٦٢٩ اللعنة ٦٣٠ اللعنة ٦٣١ اللعنة ٦٣٢ اللعنة ٦٣٣
اللعنة ٦٣٤ اللعنة ٦٣٥ اللعنة ٦٣٦ اللعنة ٦٣٧ اللعنة ٦٣٨ اللعنة ٦٣٩ اللعنة ٦٤٠
اللعنة ٦٤١ اللعنة ٦٤٢ اللعنة ٦٤٣ اللعنة ٦٤٤ اللعنة ٦٤٥ اللعنة ٦٤٦ اللعنة ٦٤٧
اللعنة ٦٤٨ اللعنة ٦٤٩ اللعنة ٦٥٠ اللعنة ٦٥١ اللعنة ٦٥٢ اللعنة ٦٥٣ اللعنة ٦٥٤
اللعنة ٦٥٥ اللعنة ٦٥٦ اللعنة ٦٥٧ اللعنة ٦٥٨ اللعنة ٦٥٩ اللعنة ٦٦٠ اللعنة ٦٦١
اللعنة ٦٦٢ اللعنة ٦٦٣ اللعنة ٦٦٤ اللعنة ٦٦٥ اللعنة ٦٦٦ اللعنة ٦٦٧ اللعنة ٦٦٨
اللعنة ٦٦٩ اللعنة ٦٧٠ اللعنة ٦٧١ اللعنة ٦٧٢ اللعنة ٦٧٣ اللعنة ٦٧٤ اللعنة ٦٧٥
اللعنة ٦٧٦ اللعنة ٦٧٧ اللعنة ٦٧٨ اللعنة ٦٧٩ اللعنة ٦٨٠ اللعنة ٦٨١ اللعنة ٦٨٢
اللعنة ٦٨٣ اللعنة ٦٨٤ اللعنة ٦٨٥ اللعنة ٦٨٦ اللعنة ٦٨٧ اللعنة ٦٨٨ اللعنة ٦٨٩
اللعنة ٦٩٠ اللعنة ٦٩١ اللعنة ٦٩٢ اللعنة ٦٩٣ اللعنة ٦٩٤ اللعنة ٦٩٥ اللعنة ٦٩٦
اللعنة ٦٩٧ اللعنة ٦٩٨ اللعنة ٦٩٩ اللعنة ٧٠٠ اللعنة ٧٠١ اللعنة ٧٠٢ اللعنة ٧٠٣
اللعنة ٧٠٤ اللعنة ٧٠٥ اللعنة ٧٠٦ اللعنة ٧٠٧ اللعنة ٧٠٨ اللعنة ٧٠٩ اللعنة ٧١٠
اللعنة ٧١١ اللعنة ٧١٢ اللعنة ٧١٣ اللعنة ٧١٤ اللعنة ٧١٥ اللعنة ٧١٦ اللعنة ٧١٧
اللعنة ٧١٨ اللعنة ٧١٩ اللعنة ٧٢٠ اللعنة ٧٢١ اللعنة ٧٢٢ اللعنة ٧٢٣ اللعنة ٧٢٤

ص١٢٢

اللعنة ٧٢٥ اللعنة ٧٢٦ اللعنة ٧٢٧ اللعنة ٧٢٨ اللعنة ٧٢٩ اللعنة ٧٣٠ اللعنة ٧٣١
اللعنة ٧٣٢ اللعنة ٧٣٣ اللعنة ٧٣٤ اللعنة ٧٣٥ اللعنة ٧٣٦ اللعنة ٧٣٧ اللعنة ٧٣٨

اللعنة ۷۳۹ اللعنة ۷۴۰ اللعنة ۷۴۱ اللعنة ۷۴۲ اللعنة ۷۴۳ اللعنة ۷۴۴ اللعنة ۷۴۵ اللعنة ۷۴۶
اللعنة ۷۴۷ اللعنة ۷۴۸ اللعنة ۷۴۹ اللعنة ۷۵۰ اللعنة ۷۵۱ اللعنة ۷۵۲ اللعنة ۷۵۳ اللعنة ۷۵۴
اللعنة ۷۵۵ اللعنة ۷۵۶ اللعنة ۷۵۷ اللعنة ۷۵۸ اللعنة ۷۵۹ اللعنة ۷۶۰ اللعنة ۷۶۱ اللعنة ۷۶۲
اللعنة ۷۶۳ اللعنة ۷۶۴ اللعنة ۷۶۵ اللعنة ۷۶۶ اللعنة ۷۶۷ اللعنة ۷۶۸ اللعنة ۷۶۹ اللعنة ۷۷۰
اللعنة ۷۷۱ اللعنة ۷۷۲ اللعنة ۷۷۳ اللعنة ۷۷۴ اللعنة ۷۷۵ اللعنة ۷۷۶ اللعنة ۷۷۷ اللعنة ۷۷۸
اللعنة ۷۷۹ اللعنة ۷۸۰ اللعنة ۷۸۱ اللعنة ۷۸۲ اللعنة ۷۸۳ اللعنة ۷۸۴ اللعنة ۷۸۵ اللعنة ۷۸۶
اللعنة ۷۸۷ اللعنة ۷۸۸ اللعنة ۷۸۹ اللعنة ۷۹۰ اللعنة ۷۹۱ اللعنة ۷۹۲ اللعنة ۷۹۳ اللعنة ۷۹۴
اللعنة ۷۹۵ اللعنة ۷۹۶ اللعنة ۷۹۷ اللعنة ۷۹۸ اللعنة ۷۹۹ اللعنة ۸۰۰ اللعنة ۸۰۱ اللعنة ۸۰۲
اللعنة ۸۰۳ اللعنة ۸۰۴ اللعنة ۸۰۵ اللعنة ۸۰۶ اللعنة ۸۰۷ اللعنة ۸۰۸ اللعنة ۸۰۹ اللعنة ۸۱۰
اللعنة ۸۱۱ اللعنة ۸۱۲ اللعنة ۸۱۳ اللعنة ۸۱۴ اللعنة ۸۱۵ اللعنة ۸۱۶ اللعنة ۸۱۷ اللعنة ۸۱۸
اللعنة ۸۱۹ اللعنة ۸۲۰ اللعنة ۸۲۱ اللعنة ۸۲۲ اللعنة ۸۲۳ اللعنة ۸۲۴ اللعنة ۸۲۵ اللعنة ۸۲۶
اللعنة ۸۲۷ اللعنة ۸۲۸ اللعنة ۸۲۹ اللعنة ۸۳۰ اللعنة ۸۳۱ اللعنة ۸۳۲ اللعنة ۸۳۳ اللعنة ۸۳۴
اللعنة ۸۳۵ اللعنة ۸۳۶ اللعنة ۸۳۷ اللعنة ۸۳۸ اللعنة ۸۳۹ اللعنة ۸۴۰ اللعنة ۸۴۱ اللعنة ۸۴۲
اللعنة ۸۴۳ اللعنة ۸۴۴ اللعنة ۸۴۵ اللعنة ۸۴۶ اللعنة ۸۴۷ اللعنة ۸۴۸ اللعنة ۸۴۹ اللعنة ۸۵۰
اللعنة ۸۵۱ اللعنة ۸۵۲ اللعنة ۸۵۳ اللعنة ۸۵۴ اللعنة ۸۵۵ اللعنة ۸۵۶ اللعنة ۸۵۷ اللعنة ۸۵۸
اللعنة ۸۵۹ اللعنة ۸۶۰ اللعنة ۸۶۱ اللعنة ۸۶۲ اللعنة ۸۶۳ اللعنة ۸۶۴ اللعنة ۸۶۵ اللعنة ۸۶۶
اللعنة ۸۶۷ اللعنة ۸۶۸ اللعنة ۸۶۹ اللعنة ۸۷۰ اللعنة ۸۷۱ اللعنة ۸۷۲ اللعنة ۸۷۳ اللعنة ۸۷۴
اللعنة ۸۷۵ اللعنة ۸۷۶ اللعنة ۸۷۷ اللعنة ۸۷۸ اللعنة ۸۷۹ اللعنة ۸۸۰ اللعنة ۸۸۱ اللعنة ۸۸۲
اللعنة ۸۸۳ اللعنة ۸۸۴ اللعنة ۸۸۵ اللعنة ۸۸۶ اللعنة ۸۸۷ اللعنة ۸۸۸ اللعنة ۸۸۹ اللعنة ۸۹۰
اللعنة ۸۹۱ اللعنة ۸۹۲ اللعنة ۸۹۳ اللعنة ۸۹۴ اللعنة ۸۹۵ اللعنة ۸۹۶ اللعنة ۸۹۷ اللعنة ۸۹۸
اللعنة ۸۹۹ اللعنة ۹۰۰ اللعنة ۹۰۱ اللعنة ۹۰۲ اللعنة ۹۰۳ اللعنة ۹۰۴ اللعنة ۹۰۵ اللعنة ۹۰۶
اللعنة ۹۰۷ اللعنة ۹۰۸ اللعنة ۹۰۹ اللعنة ۹۱۰ اللعنة ۹۱۱ اللعنة ۹۱۲ اللعنة ۹۱۳ اللعنة ۹۱۴
اللعنة ۹۱۵ اللعنة ۹۱۶ اللعنة ۹۱۷ اللعنة ۹۱۸ اللعنة ۹۱۹ اللعنة ۹۲۰ اللعنة ۹۲۱ اللعنة ۹۲۲
اللعنة ۹۲۳ اللعنة ۹۲۴ اللعنة ۹۲۵ اللعنة ۹۲۶ اللعنة ۹۲۷ اللعنة ۹۲۸ اللعنة ۹۲۹ اللعنة ۹۳۰
اللعنة ۹۳۱ اللعنة ۹۳۲ اللعنة ۹۳۳ اللعنة ۹۳۴ اللعنة ۹۳۵ اللعنة ۹۳۶ اللعنة ۹۳۷ اللعنة ۹۳۸
اللعنة ۹۳۹ اللعنة ۹۴۰ اللعنة ۹۴۱ اللعنة ۹۴۲ اللعنة ۹۴۳ اللعنة ۹۴۴ اللعنة ۹۴۵ اللعنة ۹۴۶
اللعنة ۹۴۷ اللعنة ۹۴۸ اللعنة ۹۴۹ اللعنة ۹۵۰ اللعنة ۹۵۱ اللعنة ۹۵۲ اللعنة ۹۵۳ اللعنة ۹۵۴
اللعنة ۹۵۵ اللعنة ۹۵۶ اللعنة ۹۵۷ اللعنة ۹۵۸ اللعنة ۹۵۹ اللعنة ۹۶۰ اللعنة ۹۶۱ اللعنة ۹۶۲
اللعنة ۹۶۳ اللعنة ۹۶۴ اللعنة ۹۶۵ اللعنة ۹۶۶ اللعنة ۹۶۷ اللعنة ۹۶۸ اللعنة ۹۶۹ اللعنة ۹۷۰
اللعنة ۹۷۱ اللعنة ۹۷۲ اللعنة ۹۷۳ اللعنة ۹۷۴ اللعنة ۹۷۵ اللعنة ۹۷۶ اللعنة ۹۷۷ اللعنة ۹۷۸
اللعنة ۹۷۹ اللعنة ۹۸۰ اللعنة ۹۸۱ اللعنة ۹۸۲ اللعنة ۹۸۳ اللعنة ۹۸۴ اللعنة ۹۸۵ اللعنة ۹۸۶
اللعنة ۹۸۷ اللعنة ۹۸۸ اللعنة ۹۸۹ اللعنة ۹۹۰ اللعنة ۹۹۱ اللعنة ۹۹۲ اللعنة ۹۹۳ اللعنة ۹۹۴
اللعنة ۹۹۵ اللعنة ۹۹۶ اللعنة ۹۹۷ اللعنة ۹۹۸ اللعنة ۹۹۹ اللعنة ۱۰۰۰

صلى

واشهد الاحرار والأسارى انى اضع البركة واللعنة امام النصارى

اور میں آزادوں اور قیدیوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں آج برکت اور لعنت نصاریٰ کے آگے رکھتا ہوں

اما البركة فينالهم بركة الدنيا عند مقابلة الكتاب وينالون انعامًا كثيرًا

برکت سے مراد دُنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کے وقت اُن کو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام

مع الفتح والغلاب اوينالهم بركة الأخرة عند التوبة وترك توهين

مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے یا برکت سے مُراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ اور ترک توہین قرآن

القرآن وترك صفة السرحان واما اللعنة فلا يرد عليهم الا عند

سے اُن کو ملے گی مگر لعنت اُن پر صرف اس حالت میں وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکیں

اعراضهم عن الجواب ومع ذالك عدم امتناعهم عن الشتم والسبّ

اور باوجود اِس کے

والقدح فى كتاب رب الارباب ربّ العالمين۔

قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آویں۔

واعلم انّ كل من هو من وُلد الحلال وليس من ذرّية البغايا

اور جاننا چاہیئے کہ ہر یک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں

ونسل الدّجّال فيفعل امرًا من امرين امّا كفّ اللّسان بعد وترك

اور دجّال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو بعد اسکے دروغگوئی

الافتراء والمين واما تاليف الرسالة كرسالتنا وترصيع المقالة لمقالتنا

اور افترا سے باز آجائے گا یا ہمارے اِس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا

ولكن الذى ما ازدجر من القدح فى بلاغة القرآن وما امتنع من الانكار

مگر وہ شخص کہ جس نے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح و قدح سے باز آیا

من فصاحة الفرقان فعليه كلما قلنا وكتبنا فى هذا القرطاس وعليه

اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئیں روکا پس اُسپر وہ سب باتیں وارد ہونگی جو ہم اس رسالہ

لعنة اللہ و الملئکة و الناس اجمعین۔
میں کہہ چکے ہیں اور اُسپر خدا تعالیٰ کی لعنت اور نیز اُسکے تمام فرشتوں اور آدمیوں کی ہو۔

فلیقل القوم کلھم اٰمین آمین آمین
پس چاہیئے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

۱۲۴

القصیدة فی فضائل القراٰن و شان کتاب اللہ الرحمان

قصیدہ قرآن کے فضایل اور کتاب اللہ کی شان میں

لما اری الفرقان مبسم ۔ ہ تردّی من طغیٰ
جب قرآن نے اپنی شکل دکھلائی تو ہر یک طاغی نیچے گر گیا

و اذا اری وجھا ۔ بانوار الجمال مُصبّغا
اور جب قرآن نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوار جمال سے رنگین تھا

من کان ذا عین النھی ۔ فالی محاسنه صغیٰ
جو شخص عقلمند تھا وہ قرآن کے محاسن کی طرف مایل ہو گیا

عین المعارف کلھا ۔ آتاہ حِبّ مبتغی
تمام معارف کا چشمہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو دیا

اقبل عیون علومه ۔ او اعرضن مستولغا
اُسکے علموں کے چشمے قبول کر۔ یا بچنا ہو تو کتّے کی طرح کنارہ کر

ما غادر القرآن فی ۔ المیدان شابا بزرغا
قرآن نے میدان میں کسی ایسے جوان کو نہ چھوڑا جو جوانی میں بھرا ہوا تھا

قد انکروا جھلا و ما ۔ بلغوہ علما مبلغا
مخالفوں نے جہل سے انکار کیا اور اُسکے مقام بلند تک اُنکا علم نہ پہنچ سکا

من کان نابغ وقته ۔ جاء المواطن الثغا
جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور جلد گو تھا وہ گُنگ زبان ہو کر میدان میں آیا

فدری المعارض انّه ۔ الغا الفصاحة اولغا
تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قرآن کے معارضہ میں فصاحت بلاغت سے دور ہے اور لغو بک رہا ہے

الّا الذی من جھله ۔ ابغی الضلالة او بغی
ہاں وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا

لا یُنبئن بحره ۔ الذخار کلبا مولغا
اور اُسکے بحر زخار سے اُس کتّے کو خبر نہیں دیجاتی جسکو تھوڑا سا پانی پلایا جاتا ہے

و اتبع ھداہ او ۔ اعصه ان کنت ملغا متغا
اور اُسکی ہدایت کا فرمانبردار ہو جا۔ یا اگر تو احمق فحش گو اور دین کو تباہ کرنیوالا ہے تو نافرمان بنجا۔

قتل العدا رعبا ۔ و ان بار العدو مُسبّغا
دشمنوں کو اپنے رُعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہن کر آیا

حتیٰ انثنوا کالخائبین ۔ و اضرموا نار الوغا
یہانتک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بھڑکایا

نورٌ علیٰ نورٍ هدیٰ ؛ یوماً فیوماً فی الثغا
اُسکی ہدایتیں نور علیٰ نور ہیں۔ اور دن بدن وہ خود زیادتی میں ہے

من کان منکر نورہٖ ؛ قد جئتہ متفرغا
اور جو شخص اُسکے نور کا منکر ہے میں اُسی کیلئے فارغ ہوکر آیا ہوں

فیها العلوم جمیعها ؛ وحلیبها لمن ارتغا
اور اسمیں تمام علم ہیں اور اسمیں علوم کا دودھ ہے اُس کیلئے جو اُوپر کا حصہ کھا رہا ہے

فیها المعارف کلّها ؛ وقلیبها بل ابلغا
اور اسمیں تمام معارف اور اُنکا کنوآں بلکہ اس سے زیادہ ہے

اعطی الوریٰ بدلائہٖ ؛ ماءً امیناً سیّغا
اُس نے اپنے بوکوں کے ساتھ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا

اروی الخلائق کلّهم ؛ الّا لئیماً اَیْدَغا
اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اسکے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تھا

۱۲۵

من جاءہ متبختراً ؛ واری مدیً اومبزغا
جو شخص اُسکے آگے تکبّر سے خراماں آیا اور اپنی کاردیں او نشتر دکھلائے

فتراہ مغلوباً علیٰ ؛ ترب الهوان ممرّغا
پس تو اُسکو دیکھے گا کہ وہ مغلوب ہوگیا اور ذلّت کے خاک پر لیٹا

سیفٌ یکسر ضرس من ؛ یاراہ جاء متنغنغا
وہ ایک تلوار ہے جو اُسکے دانت توڑتی ہے جو اُسکے مقابل پر آیا

اسدٌ یمزّق صولہٗ ان ؛ راغ جمل او رغا
وہ ایک شیر ہے جو اُسکا حملہ اُس اُونٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے جس نے اس کیطرف مُنہ کیا یا آواز کی

ویلٌ لکفّارٍ لدیغٍ ؛ لا یفارق ملدغا
اُن کافر مار گزیدہ پر واویلا ہے جو اسجگہ سی علیحدہ نہیں ہوتا جہاں سے کاٹا گیا

ویلٌ لمن بزغت لہ ؛ شمس فحاد امبزغا
اس شخص پر واویلا ہے جسکے لئے سُورج چمکا اور پھر وہ مطلع الشمس سے دشمنی کرنے لگا

من فرّ من فیضانہ ؛ الّا علیٰ وہماً افرغا
جو شخص اُسکے فیضان سے اور فیضان شدہ باتوں سے بھاگا

ما کان قلباً تائباً ؛ بل کان لحماً اسلغا
وہ رجوع کرنیوالا دل نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تھا جو گداز نہ ہوا

واما قول المعترض الفتّان ان ذی مرّۃ اسم الشیطان وقال انّ
مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرّۃ شیطان کا نام ہے اور جو اُسنے کہا کہ

المرّۃ هی مادۃ الصفراء وباطل کل ما یخالفه من الآراء فهذا کلّه
مرّہ مادہ صفرا کو کہتے ہیں اور اسکے برخلاف ہر ایک رائے باطل ہے یہ اُس کا تمام کذب

کذب ودجل وتلبیس ونعوذ باللہ من الدجّالین المفتنین۔ بل
اور دجل اور تلبیس ہے اور دجّالوں اور فتنہ انگیزوں سے خُدا کی پناہ ۔ بلکہ

الامر الصحیح الّذی یوجد نظائرہ فی کلمات بلغاء لسان العرب ونوابغ
وہ اَمر صحیح جس کی نظیریں اہلِ زبان کے بلیغوں اور فصیحوں کے کلمات میں پائی جاتی ہیں یہ ہے کہ

ذوی الادب ان اصل المرّة احکام الفتل و ادارة الخیوط عند الوصل
تاگہ کو جب بٹ دیکر پختہ کرتے ہیں تو اس پختہ کرنے کا نام مرہ ہے اور مرہ کے معنوں کا اصل یہ ہے کہ اسقدر تاگہ کو بٹ
کما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس ثم نقلوا ھذا اللفظ من
چڑھایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہی معنے صاحب تاج العروس شارح القاموس نے کیئے ہیں پھر اس لفظ
الاحکام و الادارة الی نتیجته اعنی الی القوة و الطاقة فان الحبل اذا
کو مروڑنے اور بٹ چڑھانے سے منتقل کرکے اُسکے نتیجہ کیطرف لے آئے یعنی قوّت اور طاقت کیطرف جو بٹ چڑھانے کے بعد
احکم فتله فلابد من ان یتقوی بعد ان یشدّ و یسوّی و یکون کشئ قویّ
پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگا کو بٹ چڑھایا جائے پس یہ ضروری امر ہے کہ بٹ چڑھانے کے بعد اسمیں قوّت اور طاقت
متین۔ ثم نقل منه الی العقل کنقل الحقل الی الحقل لان العقل طاقة
پیدا ہو جائے اور ایک شے قوی متین ہو جائے۔ پھر یہ لفظ عقل کے معنوں کیطرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو بمعنی زمین خوش
تحصل بعد امرار مقدمات و احکام مشاھدات تجلیھا الحس المشترک
پاکیزہ ہے حقل یعنے کھیت نو سبزہ کیطرف منتقل ہو گیا کیونکہ عقل بھی ایک طاقت ہے جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے
من الحواس باذن ربّ الناس و احسن الخالقین۔ ثم نقل ھذا اللفظ فے
مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک اُن مشاہدات کو حواس سے باذن رب الناس لیتی ہو۔ پھر یہ لفظ بمرتبہ رابعہ ایک
المرتبة الرابعة الی مزاج من الامزجة اعنی الصفراء التی ھی احدی
بدنی مزاج کی طرف منتقل کیا گیا یعنے صفرا کیطرف جو طبائع رابعہ میں سے ایک ہے کیونکہ
الطبائع الاربعة لشدة قوتھا و لطافة مادتھا و لکونھا مصدر افعال
صفرا اپنی شدّت اور قوّت اور لطافت میں باقی اخلاط سے بڑھکر ہے اِسی واسطے صاحب اس کا مصدر افعال قویّہ
قویّة و موجبا لجرأة و شجاعة و کلّ امر یخالف عادات الجبان و یوافق سیر
اور جری اور شجاع ہوتا ہو اور اُس سے ایسے امر صادر ہوتے ہیں جو بزدلی کے مخالف ہیں
الشجعان فتفکر ان کنت من الطالبین۔
پس تو فکر کر اگر طالب حق ہے۔

و امّا نظیرہ فی اشعار بلغاء الجاهلیة و نبغاء الازمنة الماضیة فکفاك
لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعراء اور فصحاء کے اشعار میں سے اسکی نظیر طلب کرے پس تیرے لئے ایک
ما قال امرء القیس فی قصیدته اللامیة
شعر امراء القیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہو کیونکہ اُسنے کہا ہے۔

دریر کخذروف الولید امرّه ‏ ‏ ‏ ‏ تتابع کفیه بخیط موصّل

امرّہ یعنے بٹ دیا اور مروڑ دیا
وکذلك بیت لعمرو بن کلثوم التغلبی الّذی هو نابغ فی اللسان العربی وقال فی
اور اسی طرح عمرو بن کلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بھی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تھا اور اُس نے یہ شعر
القصیدة الخامسة من السبع المعلقة ونحن نکتبه نظیر المعنے الادارة وهو هذا۔
قصیدہ خامسہ سبعہ معلّقہ میں کہا ہے کہ

تری اللحز الشحیح اذا اُمرّت ‏ ‏ ‏ ‏ علیه لماله فیها مهینا

امرّت یعنے چکر دیا جائے اور پھرایا جائے
ومن عجائب لفظ المرّة اشتراکه فی العربیة والهندیة فی معنے الادارة و
اور لفظ مرّہ کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنے بٹ دینے اور مروڑ دینے میں عربی اور ہندی میں مشترک ہے
احکام الفتل بالمبالغة فان الهندیین یقولون للامرار۔ مروڑنا کما لا
کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہیں جیسا کہ
یخفے علی الهندیین۔ وهذا ثبوت صریح من غیر شائبة المین لاستخراج
ہندیوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور یہ صریح ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج
اصل حقیقة الّذی هو دائر بین اللسانین وفیه نکتة تسرّ المحققین۔
اس سے ہوتا ہے جو دو زبانوں میں دائر ہے اور اسمیں ایک نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے۔
و امّا لفظ ذی مرّة بمعنے العقل فان کنت تطلب منا نظیره مع
لیکن لفظ ذی مرّۃ جو بمعنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اس کی نظیر معلوم کرنا ہو

۱۲۷

تصحیح النقل فاعلم انّ صاحب تاج العروس شارح القاموس فسّر لفظ
پس جاننا چاہیئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ
ذی مرّۃ بمعنے ذی الدھاء وقال یقال انہ لذو مرۃ اے عقل فی مثل العرب
ذی مرّۃ کو بمعنے ذی عقل تفسیر کیا ہے اور تمثیل کے طور پر کہا ہو کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ انہ لذو مرّۃ اور
العرباء وان لم یکفک ھذا المثل مع انہ ھو الاصل وتطلب منّا نظیرًا
مُراد اُس سے انہ لذو عقل رکھتے ہیں اور اگر تیرے لئے یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو ایامِ جاہلیت
آخر من الایام الجاھلیۃ والازمنۃ الماضیۃ فاقرء ھذا البیت من
کا کوئی شعر اس کی تائید میں طلب کرے تو یہ بیت غور سے پڑھ
صاحب القصیدۃ الرابعۃ من السبع المعلّقۃ وکان من نبغاء الزمان
جو سبعہ معلّقہ میں سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادباء زمان
وفی البلاغۃ امام الاقران وزاد عمرہ علیٰ مایۃ وخمسین۔ وھو ھٰذا۔
اور فصحاء اقران میں سے تھا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تھا۔

رجعا بامر ھما الیٰ ذی مرّۃٍ حصدٍ ونجح صریمۃ ابرامھا

وُہ دونوں ذی مرّۃ کیطرف یعنے ذی عقل کیطرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنے سے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے ہیں
واعلم ان ھذہ القصائد معروفۃ بغایۃ الاشتھار کالشمس فی نصف النھار
اور جاننا چاہیئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور رہیں جیسے سُورج دوپہر کے وقت
وقد اجمع کافۃ الادباء وجھابذ الشعراء علیٰ فضلھا وکمال براعتھا و
اور تمام جماعت فصیح شعراء نے اُسپر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور
اتفق عامۃ البلغاء علیٰ حسنھا ونباھتھا واختارھا الحکومۃ الانکلیزیۃ
بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہیں اور اسکی حسن اور خوبی پر شعراء کا اتفاق ہے اور اگر حکومت انگریزی نے اِس
لطلباء مدارسھا وسبقاء کوالجھا وشرباء کیالجھا لتکمیل القارئین
کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ میں کالجوں کے پڑھنے والوں اور علوم ادبیہ کے پیمانے پینے والوں کیلئے انکی تکمیل تعلیم کی غرض سے

ص۱۲۵

ولا ینکرھا الا الذي مثلك غبی و شقی کعمسین۔
داخل کیا ہو اور اسے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا بجز اس شخص کے جو تیرے جیسا غبی او شقی او اندھوں کیطرح ہو۔

ھذا ما اوردنا لالزامك و افحامك من نظائر المتقدمین و کلام
یہ وہ نظائر شعراء متقدمین ہیں جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے

المشهورین المقبولین و امّا ما یظهر من سیاق کلام الله و سباقه و من
مگر وہ امر جو کلام الٰہی کے سیاق سباق اور اسکے

عقد درحقاقه فهو طریق اقرب من ذلك للمسترشدین۔ فانه تعالیٰ
موتیوں کی لڑیوں کے حقہ سے معلوم ہوتا ہو تو وہ طریق ہدایت طلبوں کے لئے بہت قریب ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ

کما وصف روح القدس بقوله ذومرّة کذلك وصفه فی مقام آخر
نے جیساکہ روح القدس کو ذومرّۃ کے ساتھ موصوف کیا ہو اسی طرح دوسرے مقام میں

بذی قوّة فقال ذِی قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ۔[2] فقوله فی مقامٍ
ذی قوّۃ کے ساتھ منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ذو قوّۃ عند ذی العرش مکین۔ پس خدا تعالیٰ کا ایک مقام میں

ذُومرّة و فی مقام ذِی قُوّة شرح لطیف بافانین البیان و کذلك
جبرئیل کو ذومرّہ کہنا اور دوسرے مقام میں ذومرّہ کی جگہ ذو قوّۃ کہدینا یہ ذومرّہ کے معنے کی ایک شرح لطیف ہے

جرت سنّة الله فی القرآن فانه یفسّر بعض مقاماته ببعض اخر
جو تبدیل بیان سے کیگئی ہو اور اسی طرح قرآن کریم میں اللہ جلشانہٗ کی یہی سنّت جاری ہو کہ بعض مقامات قرآن اسکے بعض آخر کیلئے

لیزید الاطمینان و لیعصم کتابه من تحریف الخائنین۔
بطور تفسیر ہیں تاکہ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کو خیانت کرنیوالوں کی تحریف سے بچاوے۔

ولقد ذکر الله تعالیٰ فی کتابه المحکم و سفره المکرم صفات اخریٰ
اور خدا تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفوں میں روح القدس کے اور صفات بھی

للرّوح الامین و بیّن عبارته و صدقه و امانته و قربه من ربّ العٰلمین
بیان کئے ہیں اور اسکی پاکیزگی اور اسکی سچائی اور اسکی امانت اور اسکے قرب کا ذکر کیا ہے

[1] النجم: ۷ [2] التکویر: ۲۱

فلا یحسبه شیطانا الا الّذی هو شیطان لعین۔
پس اُس کو شیطان وُہی سمجھے گا جو خود شیطان ہے۔

ومن اعتراضات هذا العاصی الغافل عن یوم یؤخذ المجرمون
اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے

۱۲۹ بالنواصی انه یظنّ کأنّ القرآن اخطأ فی بیان مذهب النصاریٰ
ایک یہ ہے کہ وُہ گمان کرتا ہے کہ گویا قرآن کریم نے مذہب نصاریٰ کے بیان کرنے اور اُنکے عقیدوں کی تفسیر میں غلطی کی ہے

وعقائدهم وما فهم مقصد عمائدهم وعزا الیهم ما یخالف عقیدة
اور گویا قرآن شریف نے نصاریٰ کے عمائد کے مطلب کو نہیں سمجھا اور اُن کی طرف وُہ امر منسوب کیا جو اُنکے عقائد کے

المسیحیین۔ فاعلم انّ بیانه هذا بهتان عظیم وکذب مبین۔ و
مخالف ہے۔ پس جاننا چاہیئے کہ یہ بیان اُس کا سراسر بُہتان اور صریح جھُوٹ ہے۔ اور

الحق ان القرآن لما جاء کانت النصاریٰ فرقا متفرقین فبعضهم کانوا
حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہوُا تو نصاریٰ کئی فرقے تھے اور بعض حضرت مسیح

یعبدون المسیح وبعضهم معه امّه وبعضهم کانوا یسجدون لتصاویرهما
اور اُن کی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض اُن کی تصویروں کے بھی پُجاری تھے

ویعبدونهما کعبادة رب العٰلمین۔ وکان اللجاج بینهم قد احتدّ والحجاج
اور اُنکی ایسی پرستش کرتے تھے جیسی خداتعالیٰ کی کرنی چاہیئے۔ اور ان میں باہم لڑائیاں اور جھگڑے بہت تیز ہوئے ہی تھے

قد اشتد وکان کلّهم قوما ضالین۔ الا قلیلا منهم کانوا موحّدین مع
اور وہ سب کے سب گمراہ تھے۔ مگر تھوڑے اُن میں سے موحد بھی تھے مگر اُنہوں نے

بدعات اُخریٰ وکانوا کالعمین فبیّن القرآن ما رایٰ وبکتهم وسکتهم
اور اور بدعات ساتھ ملا رکھی تھیں اور اندھوں کیطرح تھے سو قرآن نے جو دیکھا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان سے اُن کو

ببیان اجلیٰ وقال انتم تعبدون انسانا من دون الله الاغنیٰ وما تعبدون
ملزم اور لاجواب کیا اور اپنے لفظوں میں فرمایا کہ تم لوگ خداتعالےٰ کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے رب اعلیٰ کی پرستش نہیں کرتے

ربکم الاعلیٰ فما برّءوا انفسهم بل سکتوا کالمفحمین المقرین فوقعت

پس وہ لوگ اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہے جس پر الزام وارد ہوتا ہے یا اقراری ہو جاتا ہے

علیهم الحجة وقام البرهان وثبت انهم کانوا یعتقدون کما بیّن القرآن

پس اُن پر حجت واقع ہوئی اور دلیل قایم ہوگئی اور انکی خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکھتے تھے جیسا کہ قرآن نے

وکانوا مشرکین۔ ثم جاء بعدهم قوم آخرون من النصاریٰ وقرءوا

فرمایا اور در حقیقت مشرک تھے۔ پھر بعد اُن لوگوں کے گذر جانیکے دوسرے نصاریٰ دنیا میں ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادوں کے

کتب الفلسفة فبهتوا وصاروا کالسکاریٰ ورؤا انفسهم فی الشرك

آثار پر قایم تھے پس اُنہوں نے فلسفہ کی کتابیں پڑھیں اور اُنکے مسائل سے عادت پکڑی اور اُسکے کوچوں سے خوپذیر ہوگئے اور اپنے تئیں دیکھا کہ

کالاساریٰ فتاسفوا علیٰ مذهبهم متندمین ففکروا لاصلاح ما

اپنے مذہب میں خطا کی بلکہ نافرمانی کی سرکشی کی پس وہ مبہوت ہوگئے اور ایسے ہوگئے جیسا کہ کوئی نشہ میں ہوتا ہے اور انہوں نے اپنے تئیں شرک میں مبتلا ایسا دیکھا

فسد وترویج ما کسد فقتلوا کیف فکروا وذکروا وما بدلوا الاحلل

جیسا کہ کوئی قیدی ہوتا ہے پس انکو اپنے مذہب پر نہایت تاسف ہوا جو شرمندگی سے ملا تھا پس وہ اس سوچ میں لگے کہ کسی طرح اپنے ناپاک مذہب کی اصلاح کریں

المقال مع اتحاد المآل فتعسًا لقوم ظالمین۔ وغشیهم ما غشیهم من

اور اس متاع کم قدر کو رواج دیں مگر خدا نے اُن پر تباہی ڈالی اُنہوں نے اصلاح کیلئے صرف مکارانہ تدبیریں سوچیں اور ناپاک عقائد میں سے کچھ بھی نہ بدلا یا صرف تقریر کا

آفات الضلال وتلاقوا فی مآل الاقوال وما کانوا مستشفین۔

پیرایہ بدلا دیا باوجودیکہ مآل ایک ہی تھا سو ظالموں کو ہلاکی ہو۔ کیسی گمراہیوں کی آفتیں نے اُن کو گھیر لیا اور مآل قول میں اپنے پہلے بھائیوں

اسخطوا المولیٰ لیرضوا عبیده ونسوا وعیده ومواعیده ونبذوا

میں متحد ہوگئے اور تعمیق نظر سے نہ دیکھا۔ مولیٰ کو ناراض کر دیا تاکہ اُسکے بندوں کو راضی کریں اور خدا تعالیٰ کے وعدے اور وعید بھلا دیے

وراء ظهورهم تعلیم النبیّین۔ ولا شك انهم اتخذوا عیسیٰ الهًا

اور نبیوں کی تعلیموں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ اور کچھ شک نہیں کہ اُنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو

من دون ربّ العالمین۔ وهو عندهم مالك یوم الدّین۔ ویقولون

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا بنایا ہے۔ اور وہی اُن کے نزدیک سزا جزا کا مالک ہے۔ اور کہتے ہیں کہ

ص۱۳۰

لا اثر يومئذٍ معه من البشرية مع كونه مجسما و مركبا من العظم

قیامت کے دن اُسکے ساتھ بشریت میں سے کوئی صفت نہ ہوگی یعنی سراسر وُہ خدا ہی ہوگا باوجود

واللحم كالآدميين هذه عقيدتهم وعقيدة الذين غلسوا قبلهم

اسکے جو اسکے ساتھ جسم بھی ہوگا اور ہڈیاں اور گوشت بھی جیساکہ انسانوں میں ہوتا ہے یہ انکا عقیدہ ہے

في مبادی الایام ایام اعين الاسلام ثم في هذا الزمن انفتحت

اور اُن لوگوں کا عقیدہ جو اُن سے پہلے شب تاریک میں چلے اور اسلام کی آنکھوں کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پھر

اعينهم وقلّت ظلمتهم بما شاعت فيهم العلوم العقلية والحكم

جیساکہ ہم لکھ چکے ہیں اِس زمانہ میں اُن کی آنکھیں کُھلیں اور تاریکی کچھ کم ہُوئی کیونکہ اس زمانہ میں علوم عقلیہ

الفلسفية فرءوا اسوءة مذهبهم واستحالة مطلبهم فبادروا الى

اور حکم فلسفیہ شائع ہوگئے سو اُنہوں نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ

التاويلات مخافةً من الملامات والتشنيعات وتخوفا من كلمات

تاویلات کی طرف دَوڑے تا ملامتوں اور تشنیعوں اور ٹھٹھا کرنیوالوں سے

المستهزئين - لانّ الفطرة الانسانية تابى من قبول هذه العقيدة

اپنا بچاؤ کریں۔ کیونکہ انسانی فطرت اِس کمینہ عقیدہ

الدنية والخرافات الردية التی هی بديهة البطلان عند الرجال

اور خرافات ردّیہ کے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے کیونکہ وُہ مردوں اور عورتوں کے

والنسوان خصوصًا فی هذه الايام التی مالت العقول السليمة الى

نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصًا اس زمانہ میں جبکہ عقول سلیمہ

التوحيد وهبت من كل طرف رياح التنزيه لله الوحيد وكسدت

توحید کیطرف مائل ہوگئی ہیں اور ہر ایک طرف سے تنزیہہ الٰہی کی ہَوا چل رہی ہے اور مشرکوں کے

ص ۱۳۱

سوق المشركين - فانّى لهم ان يخفوها بعد اظهارها ونشرها وازاحة

بازار کسمپرسی کا مصداق ہوگئے ہیں۔ مگر اب یہ کہاں ممکن ہے کہ وُہ لوگ ان عقاید کو انکے شائع ہونیکے بعد پوشیدہ

قشرها ایخفون امرا اُشیع فی البلاد والارضین۔ ومثل الّذین بدّلوا

کرسکیں کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کرسکتے ہیں جو ملکوں اور زمینوں میں مشہور ہوگیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے

الطیّبات بالخبیثات وترکوا الحسنات وبادروا الی السیئات ولا

طیّبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیوں کی طرف دوڑے اور

یتقون اللہ فی اخفاء العثرات وتاویل الخرافات کمثل رجل کان

اپنی لغزشوں کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل میں خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے انکی مثال

یاکل البراز من مدة مدیدة ویحسبه من اغذیة لطیفةٍ جدیدةٍ

ایسی ہے جیسے اُس شخص کی جو نجاست کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اُسکا یہی کام تھا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ

ولا یتنبه علیٰ انّه رجس وقذر لا من اطعمة الاٰدمیّین۔ فلاقاہ

میں سے سمجھتا تھا اور اِس بات سے خبردار نہیں تھا کہ یہ تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانوں کی غذا۔ پس ایک شخص ایسا

رجل لطیف نظیف ومعذٰلك زکی وظریف فراٰہ یاکل الغائط

اُسکو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تھا اور تیز زیرک اور ظریف بھی تھا پس اُس پاک طبع نے اُس شخص کو دیکھا

فانبّه کما یؤنّب الحکم المایط وقال ما تفعل ذٰلك اتاکل البراز

جو گوہ کھا رہا ہے تب اُس نے اُسکو ایسی سرزنش کی جیسے کہ ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر کیا تو گوہ کھاتا ہے

یابراز الخبیثین فتندم وفکر فی نفسه کیف یزیح برص هٰذه الملامة

اسے خبیثوں کے گوہ۔ پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اِس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کروں

وکیف ینجو من شناعة الندامة فنحت جوابا کالذین یرون اجاجهم

اور اِس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤں پس اُس نے اُن لوگوں کی طرح جو تکلّف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور

کملومعین۔ وقال انی ما اکل البراز وما کنتُ ان احتاز فما ابالی

میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہیں ایک جواب گھڑا اور کہا کہ میں گوہ نہیں کھاتا اور نہ اسکو اکٹھا کرتا ہوں سو میں کسی کے ڈرانے کی

الافزاز وما اوزرت الی هذا الامر الّذی هو اکبر المکروهات وان هو

پروا نہیں رکھتا اور میں نے اِس امر کی طرف جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیشقدمی نہیں کی اور یہ صرف

الا تہمة مذاع ذی البہتانات وانی من المبرئین۔ و ان العدو وما
ایک دروغگو بہتان تراش کی تہمت ہے اور میں اس سے بری ہوں۔ اور دشمن معترض نے
عرف الحقیقة ونسی الطریقة فانی اکل اجزاءً اغذائیة التی
حقیقت کو نہیں سمجھا اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا کیونکہ میں ان اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہوں
تنفصل من الہضم المعدی باذن خالق الاشیاء وتدفعہا الطبیعة
جو ہضم معدے سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہیں اور پھر طبیعت اُن کو
١٣٢ الیٰ بعض الامعاء فتخرج من المبرز المعلوم مع قلیل من الصفراء فہذا
بعض امعاء کی طرف رد کرتی ہے پس وہ فضلات مبرز معلوم سے نکلتے ہیں اور تھوڑا سا صفراء اُنکے ساتھ
شیءٌ آخر ولیس ببراز کما ہو زعم الاعداء بل ہو غذاء اُعدّ لمثلنا
ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہے گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے بلکہ یہ تو ایک غذا ہے جو ہمارے جیسے
الطیبین۔
پاکوں کیلئے تیار کیگئی ہے۔

فاتقوا ہذا المثال وفکروا فی سوانح المسیح وفیما قال وکلما
پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو اور ان باتوں میں جو اُس نے فرمائیں اور جو کچھ عیسےٰ نبی اللہ
قال عیسٰی نبی اللہ فہو طیب ولکن تعساً للذی لا یفہم الاقوال
نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی مگر اُن پر واویلا جنہوں نے اِن باتوں کو نہ سمجھا اور تعلیم کو
وانا نبکی علیٰ حال الظالمین والموذین الکاملین بل ندعو اللہ ان
بدل دیا اور ہم ظالموں کے حال پر اور دُکھ دینے والوں اور خستہ دل کرنیوالوں پر روتے ہیں بلکہ دُعا
یہدیہم ویرحمہم وہو خیر الراحمین۔ وواللہ انا لا نضحک بل نبکی
کرتے ہیں کہ خدا انکو ہدایت دے اور اُنکے حال پر رحم کرے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔
علیٰ حالکم انکم تسترون الامر وتتکلفون ایہا الجائرون مالکم لا تفہمون
اے ظالمو! تمہیں کیا ہوا کہ تم سمجھتے نہیں

و انا نریکم فلا تنظرون ونعطیکم فلا تاخذون و تفترون الکذب ولا تستحیون
اور ہم تمہیں دکھلاتے ہیں اور تم دیکھتے نہیں اور ہم تمہیں دیتے ہیں اور تم لیتے نہیں اور تم جھوٹ باندھتے ہو اور شرم نہیں
و ایقظکم الموقظون فلا تستیقظون الا تتقون الذی الیہ ترجعون او
کرتے اور تمہیں جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہیں کیا تم اُس سے ڈرتے نہیں جس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے یا
ظننتم انکم من المتروکین۔
تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں چھوڑا جائے گا۔

وقد قلت آنفا ان القرآن ما بیّن حال النصاریٰ علیٰ نہج واحد
اور میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ قرآن نے نصاریٰ کا حال ایک طور سے بیان نہیں کیا
بل جعل بعضہم علیٰ بعض کشاھد وقال ان بعضہم یعبدون المسیح ویتخذونہ
بلکہ بعض کو بعض کا گواہ ٹھہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہیں اور اُس کو عمداً خدا
الٰہا عمداً وبعضہم یعبدون معہ اُمّہ ویحمدونہا حمداً وفیہم فرقۃ قلیلۃ
بنا رکھا ہے اور بعض اُسکے ساتھ اُسکی ماں کی بھی پرستش کرتے ہیں اور اُسکی حمد میں مشغول ہیں اور تھوڑا سا فرقہ
یعبدون اللہ ویحسبونہ رحیماً ورحماناً ویحسبون المسیح بشراً وانساناً و
ایسا بھی ہے جو موحد ہے اور خدا تعالیٰ کو رحیم و رحمٰن سمجھتے ہیں اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہیں اور
ہٰذہ الفرق الثلٰثۃ کانوا فی عہد نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلّم موجودین۔ و
یہ تینوں فرقے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں موجود تھے۔ اور
القرآن قرء علیہم الیٰ قرون ومئین۔ فما قال احد منہم ان القرآن یعزو
صدہا سال اُن پر قرآن پڑھا گیا مگر کوئی اُن میں سے معترض نہ ہوا کہ قرآن ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کرتا ہے
الینا ما یخالف عقائدنا وتعالیم عمائدنا ولا یفہم سرّ اقانیمنا ویخطی فی
جو ہمارے عقائد کے مخالف ہیں اور کسی نے نہ کہا کہ قرآن ہمارے اقنوموں کے بھیدوں کو نہیں سمجھتا اور
بیان تعلیمنا و ان کنت تظن انہ قال احد کمثل ہٰذہ الاقوال اوجدت
ہماری تعلیموں کے بیان میں خطا کرتا ہے اور اگر تیرا گمان ہو کہ کسی نے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی

۱۳۳

کتاباً شاهداً علیٰ هذا المقال فاخرج لنا کتابك ان کُنتَ مِنَ الصَّادقین۔
کتاب دیکھی ہے جو ان باتوں پر شاہد ہو تو تیرے پر واجب ہے کہ ہمارے رُو برو وُہ کتاب پیش کرے اگر تو سچا ہے۔

وان لم تستطع فاتق الله ولا تتّبع آراء قومٍ فاسقین۔
اور اگر تو پیش نہ کر سکے تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور فاسقوں کی راؤں کی پیروی مت کر۔

واعلموا انکم قد فهمتم فی انفسکم فی هذا الزمان الذی هو زمان
اور تم خوب یاد رکھو کہ تم نے اِس زمانہ میں جو تدبر اور امعان کا زمانہ ہے اپنے دِلوں میں سمجھ لیا ہے

التدبّر والامعان ان عقائدکم خرافات وفیها آفات وتضحك علیکم
کہ تمہارے عقائد محض خرافات ہیں اور اُن میں ایسے آفات ہیں جن پر

الصبیان والنسوان فتریدون اَنْ تلقوا علیها رداء التاویلات لعلکم
لڑکے اور عورتیں بھی ہنستی ہیں پس تم چاہتے ہو کہ اُن پر تاویلوں کی چادر ڈالدو

تخلصون من الملامات ومن لعن اللاعنین۔ فزینتم الباطل لتدحضوا
تاکہ تم ملامتوں اور لعنتوں سے بچ جاؤ۔ پس تم نے باطل کو آراستہ کیا تاکہ تم

به الحق وکنتم قومًا مسرفین۔ واما خبث عقائدکم فلیس شیٔ یخفی علی
حق کو اُسکے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک حد سے نکلنے والی قوم ہو۔ اور تمہارے عقیدوں کا ناپاک ہونا ایسی شے نہیں ہے جو

الناس او یخفیٰ من عین کیس ذی الفهم والقیاس الستم تعبدون عیسٰے
لوگوں پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ اور قیاس سے چھپ سکے کیا تم حضرت عیسٰے کی

فی هٰذا الزمان کما کنتم تعبدون فی ایّام نزول القرآن الستم تمجدونه
اِس زمانہ میں پرستش نہیں کرتے جیسا کہ نزول قرآن کے وقت پرستش کرتے تھے کیا تم خدا تعالیٰ کی طرح اسکی

وتقدسونه وتعظمونه کمثل اِله العَالمِین۔ الستم تقولون ان کلّ امر
تمجید اور تقدیس اور تعظیم نہیں کرتے۔ کیا تم یہ نہیں کہتے کہ ہر ایک امر

فوض الیٰ عیسٰے وهو الله فی الاولیٰ والاُخریٰ وهو الّذی ترجعون الیه
عیسٰے کو سپرد کیا گیا ہے اور وُہی خدا اِس جہان اور اُس جہان میں ہے اور وُہی ہے جسکی طرف رجوع دیئے جاؤ گے

۱۳۴

وتحضرون لديه ويحكم بينكم كملك اكرم واعظم وتعرفونه بصورته انه
اور جسکے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم میں بادشاہ کیطرح فیصلہ کریگا اور تم اس کو اُسکی صورت کے ساتھ پہچان لوگے کہ یہ

ابن مريم فهو تو اندامةً يمعشر المشركين- وكيف تخفون شرككم
ابن مریم ہے سوائے مشرکو! شرمندگی سے مرجاؤ۔ اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو

وقد ظهرت الاسرار وبدت الاخبار واشعتم عقائدكم بالاستعجال
حالانکہ بھید ظاہر ہوگئے اور خبریں آشکارا ہوگئیں اور تم نے جلدی سے اپنے عقائد شائع کر دیئے

وزففتم زفيف الرال وانا عرفناكم وعرفنا الكيد والفن فكيف نحسن
اور ایسے دوڑے جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہے اور ہم نے تم کو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کریں

بكم الظن بعد ما كنا عارفين- انكم قوم تضلون الناس بتلبيسا تكم
بعد اسکے جو ہم شناسا ہو گئے۔ تم وہ قوم ہو جنہوں نے خلق اللہ کو مکروں کے ساتھ گمراہ کر دیا تاکہ تمہاری باطل

ليميلوا الى جهلاتكم ويقبلوا خزعبلاتكم ويجيئوكم كمسحورين- وانا
باتوں کی طرف وہ میل کریں اور تمہاری خرافات کو قبول کریں اور جادو زدہ لوگوں کی طرح تمہارے پاس آجائیں۔ اور ہم نے

سمعنا منكم سبّ نبيّنا مع الافتراء والمين- وأحرقنا بالنّارين
تم سے نبی صلعم کی نسبت گالیاں سنیں اور افترا اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلائے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افترا

وما نشكوا الا الى الله وهو خير الناصرين-
سو ہم کسی کے پاس شکایت نہیں کرتے اور محض اللہ تعالیٰ کیطرف شکایت لیجاتے ہیں اور وہ خیر الناصرین ہے۔

القصيدة الفريدة التي يهد الاحقاف ويزيل غين العين ويأخذ الصّاد ولو علا القاف

قصیدہ نادرہ جو ریت کے تودوں کو ویران کرتا ہے اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پھیرنے والے کو پکڑ لیتا ہے اگرچہ وہ قاف پر چڑھ جائے

تركتم ايّها النوكى طريق الرشد تزويرا اے نادانو تم نے رشد کا طریق محض دروغ آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا	على عيسى افتريتم من ضلالتكم دقاريرا اور عیسیٰ علیہ السلام پر تم نے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے

۱۲۵ فقلتم انه المختار احیاءً اوتدمیرا
پس تم نے کہا کہ وہی مارنے اور زندہ کرنے کا مختار ہے

ھو اللہ الذی قد قدر الاشیاء تقدیرا
وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیریں مقرر کیں

قد اغتاظ الاب الحاضی فقام الابن تذکیرا
باپ نے اپنے غصہ کو افروختہ کیا پس بیٹا نصیحت دینے کیلئے اٹھا

فما نفعت نصائحہ فقبل الابن تعزیرا
مگر بیٹے کی نصیحت نے اسکو کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور بیٹے نے تکلیف کو منظور کیا

احب الوالد المغتال اھلاکا وتخسیرا
باپ خونی نے لوگوں کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا

فجاء الابن کالمنجی ونادالخلق تبشیرا
پس بیٹا نجات دہندہ آیا اور اُس نے لوگوں کو خوشخبری سنائی

وقلتم انہ سادالامور الیہ توقیرا
اور تم نے کہا کہ سب اختیارات اُسکو دیئے گئے

کان اباہ قد شاخا وناب الابن تخییرا
گویا اُسکا باپ بوڑھا ہوگیا اور بیٹے کو اپنا قائم مقام کردیا

وقلتم انہ الحامی ونبغی منہ تخفیرا
اور تم نے کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مدد مانگتے ہیں

وھذا کلہ شرک فدع کذبا وتسحیرا
اور یہ سب شرک ہے پس جھوٹ اور دھوکا دینے کو چھوڑ دو

ومافی نورنا ریب ولن تخفوہ تغییرا
اور ہمارے نور میں کوئی دخان نہیں پس تم انکو ایسا پوشیدہ نہیں کرسکتے جیسے کیے ایک

فھل حر یخاف اللہ لما جئت تحذیرا
اور کیا تم میں کوئی آزاد ہو کہ اللہ سے ڈرے جبکہ میں ڈرانے کے لئے آیا

وھذا قولنا حق وطھرناہ تطھیرا
اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے

ولکن النصاری آثروا خبثا وخنزیرا
مگر نصاریٰ نے خبث اور خنزیر کو اختیار کیا ہے

ومن تلبیسھم قد حرفوا الالفاظ تفسیرا
اور ان کی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر میں تحریف کرتے ہیں

وقد بانت ضلالتھم ولو القوا المعاذیرا
اور اُن کی گمراہی ظاہر ہوچکی اگرچہ اب عذر پیش کریں

الاعلان تنبیھا لکل من صال علی القرآن من النصاریٰ وغیرھم من اھل العدوان

قد کتبنا من غیر مرۃ ان القرآن الکریم قد جمع التعالیم واکمل التفہیم وانہ مشتمل علی علوم الاولین والآخرین وھو بعلوہ کالبحر لا کالحیاض وفاق کل لجۃ بذیل

۱۲۶ ما

فضفاض وفیه نور اصفی من نور العین ونقی من الدرن والشین صحف مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ وحکم معجبۃ مع حسن بیان و بلاغۃ ذی شان تسر الناظرین وہو اعجاز عظیم بفصاحۃ کلماتہ و بلاغۃ عباراتہ ورفعۃ معارفہ د باکورۃ نکاتہ ولکن النصاریٰ و ابناءہم انکروا ہذا الکمال۔ ونحتوا الشکوک وزینوا الاقوال۔ وجاؤا بمکر مُبین۔ فقال بعضہم ان القراٰن فصیح ولا ننکر الفصاحۃ۔ ولا نختار الوقاحۃ ولٰکن تعلیمہ لیس بطیب نظیف ولا یوجد فیہ من وعظ لطیف۔ بل ہو یامر بالمنکر وینہیٰ عن المعروف۔ وکل ما علّم فہو سقط کالمریض الماؤف ولا یصلح للصالحین۔ اقول کل ما ہو قلتم فہو کذب صریح۔ و لا یقول کمثلہ الا الذی ہو وقیح او من المفترین۔ انکم لا تستطلعون بعیون الصدق والسداد۔ ولا تسلکون الا مسالک العناد وما تعلمون الا طرق الاعتساف۔ وما غذیتم بلبان الانصاف۔ وما اراکم الا ظالمین۔ اعرفتم حقیقۃ القراٰن۔ مع کونکم محرومین من علم اللسان۔ ومبعدین من سکک العرفان۔ اتظنیتم البحر سرابًا مستورًا۔ مع کونکم عمیا وعورًا۔ لا تعلمون حرفًا من العلوم العربیۃ۔ ولا تملکون فتیلا من البساتین الادبیۃ۔ بل اراکم کاخی عیلۃ الماشین فی ظلام لیلۃ ثم تلک الدعاوی مع مفاقر الجہل والضلال والانکار من شمس العلوم بانواع المکائد والاحتیال کبر عظیم وفسق قدیم فسبحان ربّنا کیف یمہل الفاسقین۔

ایہا الجہلاء انتم تصولون علیٰ کلام قد اودعت سر المعارف اسرتہ وما تورۃ سمعتہ و شہرتہ ومشہورۃ عصمتہ وطہارتہ وسلّم نضارہ ونضرتہ و اشتہر تاثیرہ وقوّتہ فلا ینکرہ الا من فسدت فطرتہ۔ الا ترون الیٰ قصر شادہ القراٰن والیٰ علوم اکملہا الفرقان۔ و الیٰ انوار انزع فیہ الرحمان۔

ووالله لا نظير له فى احياء الاموات ونفخ الروح فى العظام الرفات جاء فى وقت انقراض حيل الصلحاء وظهر بعد اكفهرار الليلة الليلاء ووجد الخلق كمعروق العظم واخ العيلة اوكنائم فى الليلة فنوّر وجه الناس وكانارة النهار وناولهم ما لاكثيرًا من درر العلم وانواع الانوار فانظر هل ترى مثله فى تاثير ثم ارجع البصر هل ترى من نظيرا نسيت ظلمة ايام الانجيل اما جاءك خبر من ذلك الجيل كيف كانت احاطة الضلالات على كل زمان ومكان اما لاحظت او ما سمعت من ذى عرفان كانهم كانوا انحطوا الى اللحد ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد واكلتهم ضلالاتهم كميت اكلته الدود ورم ايمانهم كمثل ما ينخر العُود اما قرءت احوال تلك الازمان الست تذكرها و عيناك تهملان فايّ شئ نور الزمن بعد الظلام وذكّر الله بعد ذكر الاصنام وجاء بشرب من تسنيم بعد حميم داع الى الحمام فاعلم انّه هو القرآن المبارك الّذى نجا الخلق من موت الاجترام و انشر الاموات من الرجام و انزل الجود بعد ايّام الجهام فمن هنا نفهم وجوه ضرورة القرآن ومنافعه لنوع الانسان وان كنت لا تترك الادلال بانجيلك و الاغترار بصحة عليك ولا تتوب من اقاويلك فها انا ادعوك للنضال و للتفريق بين الهدى و الضلال مستعيذا بالله من شر الدجال فهل لك ان تتصدى لهذا المضمار ليبتدى حقيقة الاسرار انّك تريد ان تقوّض مجد القرآن و بنيانه ونريد ان نمزق الانجيل ونريك ادرانه ووالله انا من الصادقين ولسنا من الكاذبين المزوّرين ووالله ان انجيلكم الموجودة غبار وتباب ودمار وليس بمعلم الحكمة بل سام ومهذار فتنزيهه و مدحه عار وجرحه جُبار وانا لا نجد فيه خيرا بل شرا وضيرا ونعوذ بالله من شرّه

۱۳۶ ش

دکمال ضرہ ونحولق علی غفل المادحین۔ کتاب مضلّ یدعوا الناس الی المخطورات بل المہلکات ویفتح علیہم ابواب الہنات والسیات والاباحات وعبادۃ الاموات ویجعلہم من المشرکین۔ واشأم فی بعض المقالات وایمن فی الاخریٰ وما تمالک ان یقصد فی مشیہ ویختار وسطاً کذوی النہی ولاجل ذٰلک طعنوا فیہ فلاسفۃ القوم ونحزوہ باسنۃ اللوم وقالوا لاحاجۃ الی ردّہ فانہ کاف لرد نفسہ ونراہم قائمین علیٰ قوہتہم وہم من النصاریٰ ومن اکابر عصبتہم بل من حکمائہم لاکمثل ہٰؤلاء من جہلتہم وتجد کثیرا منہم ملبین داعی الاسلام افضل الرسل وخیرا الانام وخاتم النبیین۔

فیا ایہا الاعداء من النصاریٰ وفی الشرک کالاساری لم تتکلمون کالسکاری وتلبسون الحق بالباطل وتہربون من الذی بارا بارز والنضال انکنتم من اہل الکمال ومن الصادقین واعلموا ان تحقیق الحق من کرم الطبع والصول من غیر حق من سیر السبع فعدّوا عن اللذع والقذع وہلموا الی التناضل والتلع ونحن نحکم بعض حکماءکم فی ہٰذا الامر ونعاہد اللہ انا نقبل کلما حکموا من غیر العذر فہل لکم ان تبرزوا لنا تعالیم الانجیل وکلما ہو فیہ من لطائف الاقاویل وکذٰلک نکتب لکم معارف القرآن ودقائق صحف اللہ الرحمان فیزنہما الحکم بمیزان العقل والدہاء ویحکم بین الخصماء فان کنا نحن المخلوبین فنقبل لانفسنا ان نعذب کالمجرمین ونقتل کالفاسقین الکاذبین۔ وان کنا من الغالبین فلا نطلب من المتنصرین الا ان یکونوا من المسلمین۔

فیاعدو الحق انک مدحت الانجیل فہرفت ونحت الفریۃ فاغربت واطرفت فہل بعد الدعاوی فرار وبعد الاقرار انکار فاین تفر وقد جاء وقت

ص ۱۳۸

افتضاحك فلا تستر وجهك بوشاحك و لك من الورق الفلين ان كنت تثبت
فضل الانجيل بغير المين وانّى لك هذا يا رئيس المزورين۔ ايّها النصارى ما
تنصرتم لتنوير العين بل لجمع العين وجذبات الاجوفين وتركتم تكاليف
الصلاح لمطايب الجفان ولذات المراح وتمدحون فى قلوبكم مربع اللذات
لا تعليم عيسٰے وطريق النجات وتستوكفون الاكف بذم الطيبين ليرشح على يدكم
اناء قسيسين۔ ويلكم انكم تركتم من عظم وجل واعرضتم عن الوبل و
استسقيتم الطل وما فكرتم فى عيسٰے وصرفتم العمر بعسٰى ولعل۔ اروني كتابا
تحلفتم باهدابه او اسمعوا منّى محاسن الفرقان ونخب عجابه و توبوا من ذكر
محاسن الانجيل ولطائف ادابه هو يشابه الفرقان فى بيان النكات او يتحاذى
فى الدرجات او يتوازن فى دقائق الكلمات كلا ان القرآن قد انفرد فى كمال
الصفات ومعارف الالٰهيات واراءة الوسط الذى هو من اعظم الحسنات
فما للبدر التام وجنح الظلام اتعظمون الكتاب الّذى مملوّ من المنكرات
وجاز عن القصد ودعا الى السيئات أغتررتم بزخرفة محاله ومدحتموه
قبل اختبار حاله مع انكم رئيتم انه لا يعلّم طرق الكمالاتِ لا سبل المجاهدات
الموصلة الى رب الكائنات ولا يفصل احكام الربّ ولا يرغب فى العبادات
بل يدعو الناس الى التنعم والمراح والراحة وينهب حرارة الايمان و يغادر بيتهم
انقى من الراحة۔ فاذكروا الموت ايّها الغافلون وشمروا ايها المقصرون۔ وحققوا
ولا تتبعوا الظنون وتدبروا وامعنوا كاهل الانظار ولا تخالسوا كتخالس الطرار
وقوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفار ولا تنصلتوا انصلات الفرار
ولا توثروا لحرّ الظهيرة على برد الصبح وسير الحديقة واكل الاثمار قوموا لاستثمار
السعادة واتونى بصدق الارادة واعلموا ان الله يعلم ما تأمرون وما تظهرون

وما تتخافتون وقد غمرتكم مواهبه فى الدنيا فلم تنسون الآخرة كالمتمردين۔ اتخيرتم
الدنيا وما هى الا دار فانية وعجوزة زانية وسترجعون الى الله رب العالمين۔
فتفارقون شهواتكم كمفارقة القشر للّب وتحرقون بنار الحسرة والجب تدخلون
فى غيابة الجب مخذولين۔ وما كتبت الا لاستبراء زندكم واستشفاف
فرندكم لاكشف ما التبس على الناس وانجى الخلق من الوسواس الخناس فانزعوا
عن الغي وارجعوا منشركم الى الطيّ فان العاقل يقبل الحق ولا يتأخر كمن عصا
ولا يحتاج الى العصا أتريدون ان تمسكوا رمق الانجيل وقد مزّقه سيف الله
الجليل فلا تعرضوا كالضنين البخيل ولا تعثوا فى الارض مفسدين۔ اتريدون
ان ترفعوا ما هوى وترتعوا ما مزق الله واوهى فلا تحاربوا الله كالمجانين۔ وغلسوا
فى صباح الله وبادروا الى الحق كاهل الصلاح وكالعباد السابقين۔ وادخلوا
البستان واتركوا النيران وانظروا الروح والريحان واقتطفوا واتقوا الشوك
والشيطان انكم لا تمهلون كما لم تمهلوا اباءكم فلم قست قلوبكم وطاغت
اهواءكم وسينصر الله عبده ودينه ولن تضروه شيئا ولن تستطيعوا ان تطفؤا
نور الله ولو متم جهدا وسعيا وهذا اخر كلامنا وخاتمة جولان اقلامنا وكفاك
ان كنت من اهل التقات ومن الطالبين والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا و
هو نعم المولى نعم النصير۔

ص۱۳۹

فكر فى قولى يا من انكرنى وحرك قدمك لله الواحد ودع التذكر للمعاهد

ايها العزيز اقص عليك قصتى ان استمعت۔ وحبذا انت لو اتبعت۔ قد سمعت
كلام الذين بادروا الى تكفيرى۔ فاوضح لك الآن معاذيرى۔ وان شئت فكن عذيرى
او من اللائمين انى امرء من المسلمين او من بالله وكتبه ورسله وخير خلقه

خاتم النبیین۔ لست من الذین یجترؤن علیٰ خلاف الماثور من خیر الکائنات۔ بل من الّذین یخالفون ربھم ویطھّرون الخطرات۔ بید انی اعطیت مقامات الرجال۔ وعلمنی ربّی فھدانی الی احسن المقال۔ وجعلنی مھدی الوقت ومن المجددین۔ فما فھم المکفرون کلامی۔ وکفرونی قبل التدبّر فی مرامی۔ فقلت واللہ لست بکافر ویعلم ربّی اسلامی۔ فما ترکوا قول التکفیر۔ بل اصرّوا علیٰ ما فعلوا وظلموا فی التقریر والتحریر۔ وقالوا کافر کذاب۔ و نتربص علیہ العذاب۔ واللہ یعلم انھم من الکاذبین المفترین او الجاھلین المستعجلین۔ اافتریت علی اللہ بعد ما افنیت عمری فی مساعی الدّین حتی جاوزت الخمسین۔ وحمانی مقلۃ ربّی من سبل الشیاطین۔ وما کانت منیتی فی مدۃ عمری الاحمایۃ دین خیر الانام و اعلاء کلمۃ الاسلام وکفیٰ باللہ شھیدا وھو خیر الشاھدین۔

ضمیمہ ۱۲۰

یاربّ یاربّ الضعفاء والمضطرین۔ الستُ منک فقل و انک خیر القائلین کثر اللعن و التکفیر۔ ونسبت الی التزویر۔ وسمعت کلہ ورئیت یا قدیر۔ فافتح بیننا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ و نجنی من علماء السوء و اقوالھم وکبرھم ودلالھم و نجنی من قوم ظالمین۔ وانزل نصرًا من السماء۔ و ادرک عبدک عند البلاء۔ ونزل رجسک علی الکافرین۔ وصرت کاذلۃ مطرود القوم۔ وموردا اللوم فانصرنا کما نصرت رسولک ببدرٍ فے ذٰلک الیوم۔ واحفظنا یا خیر الحافظین انک الربّ الرحیم کتبت علےٰ نفسک الرحمۃ فاجعل لنا حظًا منھا وار النصرۃ وارحمنا وتب علینا و انت ارحم الراحمین۔ ربّ نجنی مما یقصدون۔ و احفظنی مما یریدون و ادخلنی فی المنصورین۔ ربّ فرّج کربی و احسن منقلبی

و اظفرنی بقصودی طلبی و ارنی ایام طربی وکن لی یا ربّی یا عالم همی و اربی
وصافنی وعافنی یا اله المستضعفین۔ کذ بنی کل اخ الترهات۔ وکفرنی
کل اسیر الجهلات ومابقی لی الا ان انتجع حضرتک و اطلب عونک و نصرتک
یا قاضی الحاجات لعلک تردّ نهاری بعد ان صغت شمسی للغروب۔ و
ضجر القلب من الکروب۔ ووالله ما تاوهی لفوت ایام السرور ولا
للتنعم والحبور۔ بل للاسلام الذی صال علیه الاعداء۔ و افلت
شموسه وطالت اللیلة اللیلاء وظهرت المداجاة فی فرق الاسلام۔
والتفرقة فی امة خیر الانام۔ واما الکفار واحزاب اللیام۔ فقد انتظموا
فی سلک الالتیام۔ والحسرة الثانیة ان فینا العلماء و الفقهاء و
الادباء ولکنهم فسدوا کلّهم و احاطت علیهم البلاء الا ماشاء الله
ربّ فارحم وتقبل منا دعاءنا و الیک الشکوی و التجاء یقولون انا نحن
اعلام الدین۔ وعمائد الشرع المتین۔ ولکنی ما اری فیهم احدًا کذی
مقول جری خادم دین نبیّنا لمحب ولی بل سقطوا فی الشهوات و
الاهواء والدعاوی والریاء وما اجد اکثرهم الا فاسقین۔ وکنت
اخال فی ریق زمانی انهم او اکثرهم من اعوانی۔ ولکنهم ولوا دبرهم
عند الابتلاء وکان هذا قدرًا مقدرًا من حضرة الکبریاء فالاٰن افردت
کافراد الذی یبیت فی البیداء اوکالذی یقحد فی اهل الوبر و سکان
الصحراء فالاٰن قلت حیلتی وضعفت قوتی وظهر هوانی علٰی قومی و
عشیرتی ولاحول ولاقوة الا بک یاربّ العٰلمین الیک انبت وعلیک
توکلت وبک رضیت ربّ فاستر عوراتی وآمن روعاتی ولا تذرنی
فردًا وانت خیر الوارثین۔ بیدک البذل و العطاء والعزّ والعلاء

صـ۱۴۱

واذا اتیت فلا یاتی البلاء و اذا نزلت فلا ینزل الضرّاء واشهد ان لا اله
الا انت ولا رافع الا انت ولا دافع الا انت علیک توکّلت وبحضرتک
سقطت وانت کهف المتوکلین۔ احسن الی یا محسنی ولا اعلم غیرک
من المحسنین وصلّ وسلّم علیٰ رسولک و نبیّک محمدٌ وعظم شانه و
ار الخلق برهانه انا جئناک لدینه باکین تعلم ما فی قلوبنا وتنظر ما فی
صدورنا و انا معک طوعًا وما ندخر عنک صدقًا وروعًا وما کنا ان نهتدی
لولا ان هدیتنا وما وجدنا الا ما اعطیتنا فلا حمد الا لک
ویرجع الیک کل حمد الحامدین۔ انّک ربٌّ رحیم
وملک کریم فمن جاءک ووالاک واحبک و
صافاک فلا تجعله من الخائبین۔ فبشریٰ
لعبادات ربّهم وقوم انت مولاهم
سبقت رحمتک غضبک ولا تضیع
عبادک المخلصین فالحمد لک
اولًا واخرا و فی
کُلِّ حِینٍ

پہلے جمع کرالیں۔ اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کیلئے تیار ہوں اور انعامی روپیہ جمع کرانا چاہیں

الحمد للہ الذی اجزل لنا طولہ وانجز وعدہ واتم قولہ
واری بعض الآیات وافحم المنکرین والمنکرات فاردت ان اظہر
سناہ لمن ام مسالک ھداہ ولم اخل تنتابنی نصر اللہ الکریم وعون اللہ الرحیم الی ان
ظہرت آیۃ **الخسوف والکسوف** من اللہ الرحمن الرؤف فالقی فی روعی ان ولف رسالۃ
فی ھذا الباب ھدایۃ للطلاب فالفتہا للہ الاحب الاحق وجعلتہا حصۃ من حصتی نور الحق
ومعہا انعام خمسۃ الاف للذین یلغون کغداف والذین یکذبون القرآن ویتبعون الشیطان
ویتکلمون فی **بلاغۃ القرآن** ولا یحسبونہ من اللہ الرحمان واردت بتالیف ھذہ الرسالۃ
وحصۃ **الاولی** ان اظہر جہالۃ النوکی وضلالۃ تلک الحمقی واکشف خدیعتہم علی اولی
النہی واری الحق لمن یری وبعد ما ازمعت تالیف ھذا الکتاب الہمت من رب الارباب
ان الکافرین والمنکرین لا یقدرون علی ان یؤلفوا کتابا مثل ھذا فی نثرھا ونظمہا مع التزام
معارفہا وحکمہا فمن اراد ان یکذب الہامی فلیات بمثل کلامی فان الملہم یہدی الی امور لا
یہدی الیہا غیرہ ولا یدرکہ معاندہ ولو کان علی الھواسیرہ وھذا الکتاب الذی ھو الطف وادق

سمی الحصۃ الثانیۃ من

نور الحق

ھذہ رسالۃ کالحضب الجہاز لافحام کل من تمحض للبراز واول مخاطبینا بالاطماع فی الانعام
المتنصرون الذین ہم کالانعام وعماد ہم الذی یری عنقہ کالانعام واخوانہ الذین
یقولون انا نحن المولویون الماہرون فی العربیۃ والعلوم الادبیۃ ثم البطالوی الشیخ محمد حسین
مضل العوام بکلمات کالسراب او کالجہام ثم بعد ھؤلاء کل مخالف من اھل الاھواء وکل من
قال انی ارضعت ثدی الادب وحوت معرفتی من علوم النخب مع خلافہ فی الملۃ والمذہب
والان ننظرہم ھل یقومون فی المیدان کقیامہم علی منبر الافتراء والعدوان
او یولون الدبر ویشہدون علی انفسہم انہم کانوا من الجاہلین۔

لہ سہو الکاتب "والحصۃ"

طبع فی المطبع مفید عام فی بلدۃ لاھور فی ۱۳۱۱ سنہ من الہجرۃ

تعداد جلد ۳۰۰۰ قیمت فی جلد ۶؍

الحِصَّةُ الثانيةُ مِنْ نُورِ الحَقّ

نُورُ الحق کا دوسرا حِصّہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اٰیۃُ الخسوف والکسوف مِنْ اٰیاتِ اللّٰہ الرَّحیمِ الرؤُوفِ

خسوف اور کسوف کا نشان خدا رحیم کے نشانوں میں سے

الحمدُ للّٰہ المحسن المنّان جالی الاحزان والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
اس خدائے محسن کا شکر ہو جو احسان کرنیوالا اور غموں کو دور کرنیوالا ہے اور اس کے رسول پر درود اور سلام جو

امام الانس والجان طیّب الجنان القائد الی الجنان والسّلام علی اصحابہ
انس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والا ہے اور اس کے ان اصحاب پر سلام

الذین سعوا الی عیون الایمان کالظمآن و نوّروا فی وقت ترویق اللیالی
جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسا کی طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں علمی اور عملی

بنیّری الکمال العمل وتکمیل العرفان۔ وآلہ الذین ھم لشجرۃ النبوّۃ
کمال سے روشن کئے گئے۔ اور اس کی آل پر درود جو نبوت کے درخت کی

کالاغصان ولشامۃ النبی کالریحان۔ **اَمّا بعدُ** فاعلموا یا معشر الاخوان
شاخیں اور نبی صلعم کی قوت شامہ کیلئے ریحان کی طرح ہیں۔ اس کے بعد اے بھائیو!

وصفوۃ الخلّان انّ ایّام اللّٰہ قد قرُبتْ وکلمتُ اللّٰہ تجلّت وبدت وظھرت
اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن نزدیک آگئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ ظاہر ہوگیا اور روشن ہوگیا

ص۲

الآیتان المتظاہرتان وانخسف النیّران فی رمضان وجاء الماء لاطفاء
اور دو ایسے نشان ظاہر ہوگئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کا خسوف کسوف رمضان میں واقع ہوگیا
النیران فطوبیٰ لکم یا معشر المسلمین وبشریٰ لکم یا طوائف المؤمنین۔
اور آگ کے بجھانے کیلئے پانی آگیا سو اے مسلمانوں تمہیں مبارک ہو اور اے مومنوں کے ٹولو تمہیں بشارت ہو۔

القصیدۃ فی الخسوف والکسوف واقتضبتھا لقتل السرحان وتنجیۃ الخروف

خسوف کسوف کے بارے میں ایک قصیدہ جس کو میں نے بھیڑیئے کے قتل کرنے اور برہ کے بچانے کیلئے بے تامل کہدیا ہے۔

غسا النیّران ھدایۃ للکودن
سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کے لئے تاریک ہوگئے
یقولان لا تترک ھدیً وتدیّن
اور بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ ہدایت کو مت چھوڑ اور راستبازی اختیار کر

وانھما کالشاھدین تظاھرا
اور وہ دونوں گواہوں کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں
ھما العدل قد قاما فھل من مؤمن
وہی گواہ صادق ہیں جو شہادت دینے کیلئے کھڑے ہوگئے پس کیا کوئی ایماندار ہے جو توجہ کرے

وقد فرّ قومی نخوۃً وتعصّبا
اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی
واین المفرّ من الدلیل البیّن
مگر روشن دلیل سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے

وترکوا حدیث المصطفیٰ خیر الوریٰ
اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیا
فسادًا وکبرًا مع دعاوی التسنّن
اور یہ چھوڑنا محض فساد اور تکبر سے تھا باوجود اسکے جو اہل سنت ہونیکا دعویٰ کرتے تھے

وما بقی للنّوکیٰ مفرٌّ بعدہٗ
اور اس کے بعد نادانوں کیلئے کوئی گریزگاہ باقی نہ رہا
وانی اراھم کالاسیر المقرّن
میں ان کو اُس قیدی کی طرح دیکھتا ہوں جو پابزنجیر ہو

وقد نبذوا التقویٰ وراء ظھورھم
اور انہوں نے تقوے کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا
والھتھم الدنیا عن المولی الغنی
اور دنیا نے اُن کو خدا تعالیٰ سے غافل کردیا

وواللہ ان الیوم یومٌ مبارکٌ
اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے
یذکّرنا ایّام نصر المھیمن
جو ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے

۳۔ وَهٰذا عطاءٌ مّن قدیر مکوّنٍ ۔۔۔ وفضل من اللّٰہ النّصیر المهوّنِ

اور یہ اُس قادر کی عطا ہے جو نیست سے ہست کرنیوالا ہے ۔۔۔ اور یہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار اور مشکلات کو آسان کرنیوالا ہے

ففاضت دموع العین منّی تأثّرا ۔۔۔ إذا ما رءیتُ حنان ربّ محسنٍ

سو متأثر ہونے کی وجہ سے میرے آنسو جاری ہوگئے ۔۔۔ جبکہ میں نے خدائے محسن کی یہ بخشایش دیکھی

قد انکسفت شمسُ الضحٰی لضیاءنا ۔۔۔ لیظهر ضوءُ ذُکائنا عند ممعنٍ

سُورج ہماری روشنی کے لئے کسوف پذیر ہوا ۔۔۔ تاکہ ہمارے آفتاب کی روشنی اُن لوگوں پر ظاہر ہو

تریٰ أنوارَ الدّین فی ظلمتها ۔۔۔ ولُمّا تها کأنّها أرضُ مخزنٍ

تو اس کی تاریکی میں دین کے نور دیکھتا ہے ۔۔۔ اور ایسا ہی اسکے اس حادثہ میں جو اُس پر پڑ رہا ہے وہ ایسا ویرانہ سا ہوگیا ہے جیسا کہ

ولیس کسوفا ما تریٰ مثلَ عَنْدَمٍ ۔۔۔ بل احمرّ وجهُ الشمس غضبا علی الدنی

اور یہ کسوف نہیں جو دم الاخوین کی طرح تجھے نظر آتا ہے ۔۔۔ بلکہ ایک کیسنہ پر غصہ کرنیکی وجہ سے سُورج کا چہرہ سُرخ ہوگیا

وحُمْرتُها غیظٌ تریٰ فی خدّها ۔۔۔ علی جهلات القوم فانظر وامعنِ

اور اُسکی سُرخی ایک غصہ ہے جو اُسکے رخساروں میں نمودار ہے ۔۔۔ اور یہ غصہ قوم کی بیہودگیوں پر ہے پس دیکھ اور غور سے دیکھ

ظلامٌ منیرٌ یملأ العین قرّة ۔۔۔ ویسقی عطاش الحق کاس التّیقّنِ

ایک روشن کرنیوالا اندھیرا ہے جو آنکھ کو ٹھنڈک کے ساتھ پُر کر دیتا ہے ۔۔۔ اور حق کے طالبوں کو یقین کے پیالے پلاتا ہے

ولو قبل رؤیته اناب مخالفی ۔۔۔ لهُدی الی الاسرار قبل التّفکّنِ

اور اگر اُس سے پہلے میرا مخالف حق کی طرف رجوع کرتا ۔۔۔ تو شرمندہ ہونے سے پہلے حقانی بھیدوں کو پالیتا

ولکنّه عادا وقفّل قلبه ۔۔۔ فقلنا اهلکن فی جهلك المتمکن

مگر اُس نے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو مقفل کر دیا ۔۔۔ سو ہم نے کہا کہ اپنے مستحکم جہل میں مرجا

رءیت ذوی الآراء لا ینکرونَنی ۔۔۔ وذی لوثة یعوی لوجع التّسکّنِ

میں نے اہل الرائے لوگوں کو دیکھا کہ وہ تو میرا انکار نہیں کرتے ۔۔۔ اور ایک غبی آدمی جو عقل کی دولت سے محروم ہے اسی داری کے درد سے بھیڑیئے کی طرح آواز

فان کنت تبغی اللّٰہ فاطلب رضاءه ۔۔۔ وان کنت تبغی النّحر فی الحج فامتنِ

سو اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے تو اُسکی رضا ڈھونڈ ۔۔۔ اور اگر تو حج میں قربانی کرنا چاہتا ہے تو منیٰ میں جا

يرى خاطب الدنيا الدنية مالها
دنیا نابکار کا طالب دُنیا کے مال کو نگہہ رکھتا ہے

ومن ازمع العقبى فلِلّٰهِ يقتني
اور جو عاقبت کا قصد کرے وہ عاقبت کیلئے ذخیرہ اکٹھا کرتا ہے

وقد ظهرَ الحقُّ الصريحُ و نورهٗ
حق صریح اور اس کا نور ظاہر ہو چکا

فلا تتبعوا جهلا عمايات ضيزني
سوتم اپنی جہالت سے دشمن کی باطل باتوں کی پیروی مت کرو

ايضًا في الخسوفِ والكسوفِ لدعوة الضالين والامر بالمعروف

ظهر الخسوف وفيهِ نورٌ والهدى
خسوف ظاہر ہوگیا اور اُس میں نور اور ہدایت ہے

خيرٌ لنا ولخيرنا امرٌ بدا
یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہماری بھلائی کیلئے ایک امر ظاہر ہوا ہے

هبّت رياحُ النصرِ من محبوبنا
مدد کی ہوائیں ہمارے دوست کی طرف سے چلیں

مشمولةٌ قد بردّت حرّ العدا
یہ شمالی ہوائیں ہیں جنہوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کردیا

في ليلةٍ قدّت ثياب غمامها
اس رات میں خسوف ہوا جس کے بادل کے کپڑے پھاڑے گئے

برقُ الرّواعِدِ كان فيها مُرجدا
اور بادلوں کی چمک جو اُن میں تھی وُہ دِلوں کو ہلا رہی تھی۔

قمرٌ معينُ الصّادقِينَ مُبارَكٌ
ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے

حكمٌ مُهِينُ الكاذِبِينَ تهدّدا
ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں ثالث ہے جو جھوٹوں کو دھمکی دیکر رسوا کر رہا ہے

رَدِفَ الكسوفُ خسوفَهٗ من ربّنا
خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا

ليهين فتّانا شريرًا مُفسِدا
تاکہ خدا تعالیٰ مفسد شریر فتنہ گر کو رُسوا کرے۔

شمسُ الضحٰى برزت برعب مبارزٍ
سُورج ایک رعب ناک شکل میں سپاہیوں کی طرح ظاہر ہوا

أفتِلكَ ام سيفٌ مبيدٌ جُرِّدا
کیا یہ سُورج ہے یا ایک تلوار ہے جو کھینچی گئی۔

سقطت على راس المخالف صخرة
مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا

كالسّمهرِيّة شجّهٗ اوكالمُدى
جس نے نیزے کی طرح یا کاردوں کی طرح اُسکے سر کو توڑ دیا

انا صفحنا عن تفاحُشِ قولِهٖ
ہم نے اس کی بدگوئی سے اعراض کیا

قلنا جهولٌ قد هذى متجلدا
ہمنے کہا کہ ایک بے وقوف ہے جو شتاب کاری سے بک رہا ہے

لٰكِنْ مؤيّدنا الّذِيْ هُوَ نَاظِرٌ
مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے

مَاشَاءَ اَنْ يُؤْذِي الخَبِيْطُ مؤيّدا
اُس نے نہ چاہا جو ایک دروغگو اسکے تائید یافتہ کو دُکھ دیوے

نصرٌ من اللهِ القريب بِفَضْلِهٖ
یہ خداتعالیٰ کی طرف سے مدد ہے جو قریب ہے

ان المُهَيْمِنَ لَا يُؤَخّرُ مَوْعِدًا
خداتعالیٰ اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا

قُضِيَ النّزاعُ وَشَاهِدَانِ تظاهرا[له]
فیصلہ ہوگیا اور دو گواہوں نے گواہی دی جو ایکدوسرے کو قوت دیتے ہیں

لِيُبَكِّتَ المَوْلٰى الَدَّ اَسْمَدَا
تا خداتعالیٰ ایک بڑے جھگڑالو اور متکبّر کو ملزم کرے

قمرٌ كمثل حَمَامَةٍ بِدَلَالِهٖ
چاند اپنے ناز میں کبوتر کی طرح ہے

شمس بتبشير تشابه هُدْهُدًا
آفتاب بشارت دینے میں ہُدہُد سے مشابہ ہے

قطعاتها تَهْدِي القُلُوْبَ كانّها
اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ

زُبُرٌ تجدّ نقوش شمسٍ مُقْتَدَا
کتابیں ہیں جو ہمارے آفتاب یعنی رسُول اللہ صلعم کے نقشوں کو تازہ کرتے ہیں

اَوْمِثْلُ وَاشِمَةٍ اَسِفّ نَؤُوْرُهَا
یا اس عورت نگار بند کی طرح جس کا نقش کرنے کا دُھواں

خدّ المُخدَّدِ وَوَجْهًا اَغْيَدا
اس رخسار پر بُرکا گیا جو بوجہ نشان نقش داغ دار رخسار کیطرح ہو اور نرم مُنہ پر بُرکا گیا

يا ايّها المتجرّمون بعجلةٍ
اے وے لوگو جو شتابکاری اور حسد سے باطل الزام لگاتے ہو

حَسَدًا تجرّمَ غيمُكُمْ وتَقَدَّدا
تمہارا بادل نابود ہوگیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا

كنّا نرٰى اَسَفًا تاجّل بَهْمِكُمْ
ہم افسوس سے تمہارے بزغالوں کی جماعتوں کو دیکھا کرتے تھے

فاليوم صفّ المفسدين تبدّدا
پس آج مفسدوں کی صفیں متفرق ہوگئیں

وَقَدِ اسْتَبَاحَ الغول جَوْهر عقله
اور ایک دیو نے اپنے جوہر عقل کا استیصال کرلیا

حَتّٰى انْثَنٰى من اَمْرِهٖ مُتَرَدِّدًا
یہانتک کہ وُہ اپنے مطلوب کے بارے میں تردد میں پڑگیا

انّ السّعيد يجيئُ مُلْتَقِطَ النُّهٰى
سعید آدمی عقل حاصل کرنے کے لئے آتا ہے

وَلَقِيْطَةُ الشَّيْطٰنِ يزرى مُلْحِدًا
اور شیطان کا پروردہ ملحدانہ طور پر عیب جوئی کرتا رہتا ہے

اِنَّا سَلَخْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ الّذِيْ
ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے

فِيْهِ الخُسُوْف مع الكسوف تفرّدا
جس کا خسوف اور کسوف بےمثل ہے

[له] الواو سقطت من سهو الكاتب . شمس

القمر سارية ومثل عشية
رمضان کا چاند اُس بادل کیطرح ہی جو سرشام آتا ہی اور نیز رات کے بادل کیطرح

والشمس غادٍ مُدْجِنٌ قطرَ النّدا
اور سورج اُس بادل کیطرح ہی جو صبح آتا ہی اور محیط ہوتا ہی جو بخشش کا بادل ہے

هٰذا من الله المهيمن اٰية
یہ خداتعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے

ليُبيد من ترك الهُدىٰ متعمّدا
تاکہ اُس کو ہلاک کرے جو عمدًا ہدایت کو چھوڑ تا ہے

فاسْعَوْا زَرافاتٍ وَوُحْدَانًا لَهٗ
پس ٹولے ٹولے اور اکیلے اکیلے اُس کی طرف دوڑو

مُتَنَدّمين و بادِرِيْنَ الى الهُدىٰ
اور چاہیئے کہ تمہارا دوڑنا شرمندگی کی حالت میں ہو اور ہدایت کیطرف جلدی قدم اٹھے

ظهرَتْ خطايٰكم وحصحص صدقنا
تمہاری خطا ظاہر ہوگئی اور ہمارا سچ کُھل گیا

فابكوا كثكلىٰ فی الزّوايا سُجّدا
پس اس عورت کیطرح جس کا لڑکا مر جاتا ہو گوشوں میں سجدہ کرتے ہوئے آہ و نالہ کرو

صارت ديار الهند ارض ظهورها
ہند کی زمین اس نشان کے ظاہر ہونے کا مقام قرار پائی

ليُسَكِّتَ الرحمٰنُ غولًا مُفْسِدا
تا کہ خداتعالیٰ دروغ گو کو ملزم کرے

فاذِبّةُ الاوهامِ قُصّ جناحها
پس وہموں کی مکھیوں کے پر کاٹ دیئے

رُحمًا علىٰ قوم اطاعوا احمدا
اس قوم پر رحم کر کے جنہوں نے نبی صلعم کی فرمانبرداری اختیار کی

فتجاف عَنْ ايّام فيج اعوج
پس ٹیڑھے گروہ کے زمانہ سے الگ ہو

حجج خلون تغافلًا و تمردا
وُہ برس ایسے ہیں جو تغافل اور سرکشی میں گذر گئے

كَانَتْ شريعتنا كزرْعٍ مُعْجِبٍ
ہماری شریعت ایک تعجب انگیز کھیتی تھی

فيها تعرّت مِثل اَزْعَرَ اَمْرَ بدَا
مگر ان برسوں میں ایسی برہنگی اسکی ظاہر ہوئی جیسے وہ جانور جسپر بال نہ ہوں اور خاکی رنگ ہو

اَلْعَيْنُ بَاكية علىٰ اطلالِها
آنکھ اس کی آثار عمارت پر رو رہی ہے

يارَبِّ فاعمر خربها مُتوحّدا
اے میرے ربّ اب تو ہی اسکے ویرانہ کو پھر آباد کر

و امّا تفصيل الكلام فِي هٰذا المقامِ فاعْلمُوْا يا اهل الاسلام
اب ہم اِس مقام میں اس کلام کی کچھ تفسیر کرنا چاہتے ہیں پس اے اہلِ اسلام

و اتباع خيرِ الانام ان الاٰية الّتى كنتم توعدون فى كتاب الله العلام
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والو تمہیں معلوم ہو کہ وہ نشان جس کا قرآنِ کریم میں تم وعدہ دیئے گئے تھے

وتبشرون من سیّد الرسل نور اللّٰہ مزیل الظلام اعنی خسوف
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے تمہیں بشارت ملی تھی یعنی

النیّرین فی شہر رمضان الّذی انزل فیه القراٰن قد ظہر فی بلادنا
رمضان شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا وہ نشان

بفضل اللّٰہ المنّان وقد انخسف القمر والشمس وظہرت الاٰیتان
ہمارے ملک میں بفضل اللہ تعالیٰ ظاہر ہوگیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے

فاشکروا اللّٰہ وخرّوا لہ ساجدین۔
پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو اور اسکے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو۔

وانکم قد عرفتم ان اللّٰہ تعالیٰ قد اخبر عن ھٰذا النباء العظیم
اور تمہیں معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس واقعہ عظیمہ کے بارے میں

فی کتابہ الکریم وقال للتعلیم والتفہیم فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَ
اپنی کتاب کریم میں خبر دی ہے اور سمجھانے اور جتلانے کیلئے فرمایا ہے پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور

خَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ
چاند گرہن ہوگا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگیگا تب اُس روز

یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ[1] فتفکروا فی ھٰذہ الاٰیۃ بقلب اسلم واطہر۔
انسان کہیگا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔ سو اِس نشان میں ایک سلیم اور پاک دِل کے ساتھ فکر کرو۔

فانہ من اٰثار القیٰمۃ لا من اخبار القیٰمۃ کما ھو اجلی واظہر عند
کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہے قیامت کے واقعات میں سے نہیں ہو سکتی جیساکہ عقلمندوں کے نزدیک نہایت

العاقلین۔ فان القیٰمۃ عبارۃ عن فساد نظام ھٰذا العالم الاصغر و
صاف اور روشن ہو۔ وجہ یہ کہ قیامت اس حال سے مراد ہے جبکہ اس عالم اصغر کا نظام توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر

خلق العالم الاکبر فکیف یقع فی حالۃ الفلک الخسوف الذی تعرفون
پیدا کیا جائے پس کیونکر فلک نظام کی حالت میں وہ خسوف کسوف ہو سکتا ہے جس کے علل اور

[1] القیامہ : ۱۰

باليقين لا بالشك علله و اسبابه و تفهمون مواقعه و ابوابه وكيف يظهر

اسباب تمہیں معلوم ہیں اور اس کے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تم نے سمجھے ہوئے ہیں

امر لازم للنظام بعد فكّ النظام و الفساد التام فانكم تعلمون ان

اور وہ امر جو نظام عالم کا ایک لازمہ ذاتی ہے کیونکر بعد فک نظام اور فک تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ

الخسوف و الكسوف ينشاء ان من اشكال نظامية و اوضاع مقررة

خسوف اور کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز ان کا پیدا ہونا اوضاع مقررہ

منتظمة على اوقات معيّنة و ايّام معروفة مبيّنة فكيف يعزى وقوعهما

منتظمہ پر موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہے جو فن ہیئت میں بیان کیے گئے ہیں پس کیونکر

الى ساعة لا انساب فيها ولا اسباب ولا نظام ولا احكام فانظروا

اُن کو اس گھڑی کی طرف منسوب کیا جائے جس میں نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ حکم کرنا سو تم سوچو

ان كنتم ناظرين. ثم من لوازم الكسوف و الخسوف ان يرجع القمر

اگر کچھ سوچ سکتے ہو پھر لوازم خسوف اور کسوف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سورج اور

و الشمس الى وضعهما المعروف و يعود الى سيرتهما الاولى و فهويتهما

چاند اپنی اصلی وضع کی طرف رجوع کریں اور اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آویں اور خسوف کسوف کی تعریف میں

داخل هذا المعنى واما تكوير الشمس و القمر في يوم القيمة فهما حقيقة

یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کریں مگر تکویر شمس و قمر جو قیامت میں ہوگی وہ اور حقیقت ہے

اُخرى ولا يرد فيهما نورهما الى حالة أولى بل لا يكون وقوعه الا بعد فك

اور تکویر کے وقت نور شمس و قمر اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں آئے گا بلکہ تکویر کا وقوع فک نظام

النظام و الفساد التام و هدم هذ المقام وما سماه الله خسوفا وكسوفا بل

اور فساد تام اور انہدام کلی کے وقت ہوگا اور اس کا نام خدا تعالیٰ نے خسوف کسوف نہیں رکھا بلکہ

سماه تكويرا او كشط الاجرام كما انتم تقرءون في كلام الله العلام فثبت

اس کا نام تکویر اور کشط رکھا ہے جیسا کہ تم خدا تعالےٰ کے کلام میں پڑھتے ہو۔ پس

من هذا الكلام عند الخواص والعوام ان ماذكر من الاٰية فی هذه الاٰية

اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت ہوگیا کہ جو نشان خسوف اور کسوف قرآن شریف میں یعنے اس

فهو يتعلق بالدنيا لا بالاٰخرة وعزوه الى القيٰمة بناءً على الرواية خطأ فی

آیت میں لکھا ہے وہ دُنیا سے تعلق رکھتا ہے نہ آخرت سے اور قیامت کی طرف اس کو منسوب کرنا اور کسی روایت کو پیش کرنا

الدراية بل هو خبر من اخبار اٰخر الزمان وقرب الساعة واقتراب الاوان

خطا فی الدرایت ہے بلکہ وہ آخر زمانہ اور قرب قیامت کی خبروں میں سے ایک خبر ہے

كما لا يخفٰى على المتدبرين۔ ويؤيده ما جاء فی الدارقطنی عن محمد الباقر

جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے

بن زين العابدين قال ان لمهدينا اٰيتين لم تكونا منذ خلق السمٰوات والارض

روایت کی ہے کہا ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کیلئے نہیں ہوئے

ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فی النصف منه و

جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی راتوں میں سے اول میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ

اخرج مثله البيهقی وغيره من المحدثين۔ وقال صاحب الرسالة الحشرية

کے نصف باقی میں سُورج گرہن ہوگا اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی

شاه رفيع الدين الدهلوی الذی هو جليل الشان من علماء الملة ان جماعة

اور صاحب رسالہ حشریہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی بھی جو علماء اسلام سے ایک جلیل الشان عالم ہے اُس نے کہا ہے کہ

من اهل مكة يعرفون المهدی بالتفرس التام وهو يطوف بين الركن

ایک جماعت اہل مکہ میں سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان لے گی اور وہ اس وقت رکن اور مقام میں طواف کرتا ہوگا

والمقام فيبايعونه وهو كاره من بيعة الانام وعلامة هٰذه القصة

تب اس حالت میں اس کی بیعت کریں گے اور وہ کراہت کرتا ہوگا کہ کوئی اس سے بیعت کرے اور

عند محدثی الملة ان القمر والشمس ينكسفان فی رمضان خلا قبل

اس قصہ کی علامت جیسا کہ محدثین ملت نے روایت کی ہے یہ ہے کہ چاند اور سُورج کو اُس رمضان میں گرہن لگیگا جو

تلك الواقعة و امّا نحن فما اطلعنا على مسانيد تلك الاٰثار و طرق توثيق

اس واقعہ سے پہلے گزر چکا ہو مگر ہم نے ان روائیتوں کے اسانید پر اطلاع نہیں پائی اور ان روایات کی توثیق کے

هٰذه الاخبار الا على القدر المشترك الذى عرفناه بتواتر الرواية وحسن

طریقے ہمیں معلوم نہیں ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمیں علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے جسکو ہم نے

الدراية ومشاهدة الواقعة وقيام البرهان وقد وافقه نصوص القراٰن

تواتر روایت اور حسن درائیت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قائم ہونے سے دریافت کیا ہے اور نصوص قرآن کریم اسکے

ولو باجمال البيان ومع ذلك نرىٰ هذه الاٰثار وقد ظهر فى اهل مكّة غلي

موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان میں ہی ہو اور باوجود اسکے ہم ان نشانوں کو دیکھ رہے ہیں اور اہل مکہ میں ایک جوش پیدا ہوا

يصدّق هذه الاخبار وقرءت فى مكتوب انهم ينتظرون الخسوف

ہے جو ان خبروں کی تصدیق کرتا ہے اور مَیں نے ایک خط میں پڑھا ہے کہ وہ خسوف اور کسوف کے سخت انتظار کر

والكسوف بالانتظار الشديد ويرقبونهما رقبة هلال العيد وما بقى

رہے ہیں اور اس کی ایسی انتظار کر رہے ہیں جیسا کہ ہلال عید کی انتظار رہتی ہے اور

فيها بيت الّا و اهله ينامون ويستيقظون فى هذه الاذكار فهذا تحريك

مکہ میں کوئی ایسا گھر باقی نہیں رہا جس گھر کے باشندے سوتے جاگتے یہی ذکر نہ کرتے ہوں سو یہ اس خدا کی طرف سے

من الله الذى اراد اشاعة هذه الانوار وانى ارىٰ ان اهل مكة يدخلون

تحریک ہے جس نے ان نوروں کا پھیلنا ارادہ فرمایا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ

افواجًا فى حزب الله القادر المختار وهٰذا من ربّ السّماء وعجيب فى اعين

میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں

اهل الارضين وذكر بعض المتاخّرين ان القمر ينخسف فى الثالث

عجیب اور بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی تیرہ تاریخ میں رات کو

عشر من ليلة رمضان والشمس فى السابع والعشرين ولا منافات بينه

ہوگا اور ۲۷ رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور باوجود اس کے یہ ایک ایسا بیان ہے کہ اس میں

وبین ما روی الدار قطنی الا قلیلا عند المتفکرین فان عبارة الدار قطنی

اور دار قطنی کے بیان میں سوچنے والوں کی نگاہ میں کچھ زیادہ فرق نہیں کیونکہ دار قطنی کی عبارت ایک

تدل بدلالة صریحة وقرینة واضحة صحیحة علیٰ ان خسوف القمر لا یکون

صریح بیان اور قرینہ واضحہ صحیحہ کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی

فی اوّل لیلة رمضان اصلا ولا سبیل الیہ جزما وقطعا۔ فان عبارته

تاریخ میں ہرگز نہیں ہوگا اور کوئی صورت نہیں کہ پہلی رات واقع ہو کیونکہ اس عبارت میں

مقیّدة بلفظ القمر ولا یطلق اسم القمر علیٰ ھٰذا النیّر الّا بعد ثلٰث لیال

قمر کا لفظ موجود ہے اور اس نیّر پر تین رات تک قمر کا لفظ بولا نہیں جاتا بلکہ تین رات کے بعد اخیر

الیٰ اٰخر الشھر وسمی قمرا فی تلك الایام لبیاضه التامّ وقبل الثلٰث

مہینہ تک قمر بولا جاتا ہے۔ اور قمر اس واسطے نام رکھا گیا کہ وہ خوب سفید ہوتا ہے اور تین رات سے پہلے

ھلال ولیس فیه مقال وھٰذا امر[1] اتفق علیه العرب کلّھم وجُلّھم الیٰ

ضرور ہلال کہلاتا ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں اور یہ وہ امر ہے جس پر تمام اہل عرب کا

ھٰذا الزمان وما خالفه احد من اھل اللسان ولا ینکرہ الا من فقدت

اس زمانہ تک اتفاق ہے اور کوئی اہل زبان میں سے اس کا مخالف نہیں اور نہ انکاری مگر وہ شخص جس کی

صا۱۱ بصیرته وماتت معرفته ولا یخرج کلمة خلاف ذٰلك مَن فم الا من

بصیرت گم ہوگئی ہے اور معرفت مرگئی اور ایسا کلمہ کسی مونہہ سے نہیں نکلے گا بجز اُس کے جو غبی

فم غمر جاھل اوذی غمر متجاھل ولا تسمعھا من افواہ العاقلین۔

جاہل ہو یا وہ جو کینہ ور اور دیدہ دانستہ اپنے تئیں جاہل بناتا ہو اور عقلمندوں کے مونہہ سے تو ایسا کلمہ نہیں سُنیگا۔

[1] قال صاحب تاج العروس یسمی القمر للیلتین من اوّل الشھر ھلالا وفی الصحاح القمر بعد ثلاث الی اٰخر الشھر وقال بعضھم الھلال الی سبع وقال ابو اسحاق والذی عندی وما علیه الاکثر ان یسمی ھلالا ابن لیلتین فانه فی الثالثة یتبین ضوءہ۔ منه

فان کنت فی شك فارجع الی القاموس وتاج العروس و الصحاح وکتاب ضخیم
اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح اور ایک بڑی کتاب
المسمی لسان العرب وجمیع کتب اللغت و الادب و اشعار الشعراء و
مسمی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعروں کے شعر اور
قصائد البلغاء ولك منا الف من الورق المروّج انعامًا ان تثبت خلاف
قدماء کے قصیدے غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھ کو دینگے اگر تو اس کے برخلاف ثابت
ذلك کلامًا فلا تحرف کلام سیّد الانبیاء وامام البلغاء و الفصحاء و اتق الله
کرسکے پس تو سیّد الانبیاء کے کلام اور امام البلغاء کے کلموں کو اُنکے اصل معنوں سے
یا مسکین ولا تجترء فی شان افصح العجم و العرب ومقبول الشرق والغرب
مت پھیر۔ اور اے مسکین خدا تعالیٰ سے ڈر اور اس کامل کی شان میں دلیری مت کر جو عجم اور عرب سے زیادہ فصیح اور شرق اور
ایفتی قلبك ویرضی سرّبك بان الاعرف الافصح الذی اُعطی له الجوامع
غرب میں مقبول ہے کیا تیرا دل اس بات پہ فتویٰ دیتا ہے کیا تیرا دل اس بات پر راضی ہو کہ وہ اعرف اور افصح جسکو
و الکلام الجامع وجعلت کلماته کلها مملوة من غرر الفصاحة ودرر البلاغة
کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اس کو ملا اور تمام کلمات اس کی فصاحت اور بلاغت کے موتیوں سے
والنوادر العربیة واللطائف الادبیة واللبوب اللغویة و الحقائق الحکمیة
اور عربی کے نادر مضمونوں سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے مغزوں سے اور حقائق حکمیہ سے پُر تھے
هو یبتلی بهذ العثار ویترك جزل اللفظ و یختار رقیقًا سقطًا غلطًا
وہی اس لغزش میں مبتلا ہو اور صحیح اور فصیح لفظ چھوڑ کر ایک غیر محاورہ اور ردّی اور غلط لفظ
غیر المختار بل یخالف مسلمات القوم ومقبولات بلغاء الدیّار ویصیر
استعمال کرے۔ بلکہ مسلّمات قوم کے مخالف بیان کرے اور بلغائے زمانہ کے مقبول لفظوں کو چھوڑ دے
ضحکة الضاحکین۔ و والله ما یصدر هذا الخطاء المبین والعثار المهین
اور ہنسنے والوں کیلئے ہنسی کی جگہ ہو جائے۔ اور بخدا یہ خطاء مبین اور لغزش ذلیل کرنیوالی کسی منجمد عقل اور سطحی رائے

صد ١٢

من فطنة خامدة وروية ناضبة فكيف يصدر من فارس ذٰلك الميدان
سے بھی صادر نہیں ہوسکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو فصاحت کے میدان کا سوار ہے

بل سيّد الفرسان مالكم لا تنظرون عزة الله ورسوله يا معشر المجترئين
بلکہ سواروں کا سردار ہے تمہیں کیا ہوگیا جو تم اللہ اور رسول کی عزّت کو نہیں دیکھتے اے دلیری کرنیوالوں

ابخلكم احبّ اليكم واعز لديكم من خاتم النبيين الا تعرفون ان
کے گروہ کیا تمہارا بخل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ پیارا نہیں کیا

هٰذا اللفظ فی هٰذا المحل منكر مجهول لا يعرف استعماله فی كلمٰت اهل
تم نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس محل میں خلاف محاورہ اور مجہول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اس کا استعمال ثابت

اللسان وما اورده قط بليغ ولا غير بليغ فی موارد البيان وما اخذه عند
نہیں اور کسی بلیغ غیر بلیغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا۔ اور کسی

اضطرار غبی حاطب ليل فكيف سلطان الفصاحة وسيد خيل و
غبی رطب یابس جمع کرنے والے نے بھی اضطرار کے وقت اس لفظ کو نہیں لکھا پس کس طرح اسکی

قد سبر بذلك غور عقلكم ومقدار نقلكم ومبلغ علمكم وفضلكم و
زبان پر جاری ہوتا جو سلطان الفصاحت اور سپہ سالار ہے اور اس لفظ سے تمہاری عقلیں آزمائی گئیں

حقيقة ادبكم وحديقة حدبكم فانكم عزوتم الی سيّد الانبياء
اور تمہاری نقل کا اندازہ ہوگیا اور تمہارا اندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری اونچی زمین کے باغ کی

ما لا تعزٰی الی جهول من الجهلاء تكاد السمٰوات تنشق من
حقیقت سب کھل گئی کیونکہ تم نے سید الانبیاء صلعم کیطرف اس چیز کو نسبت دی جو کسی جاہل سو جاہل کیطرف منسوب

هذا الاجتراء فاتقوا الله ذا الكبرياء ولبوا دعوة الحق تلبية اهل الاهتداء
نہیں کر سکتے قریب ہے جو اس شوخی اور جرأت کی شامت سے آسمان پھٹ جائیں سو تم خدائے بزرگ سے ڈرو اور حق کی دعوت قبول کرو

قد وقع واقع فلا تميلوا الی المراء واتبعوا قول النبی الذی اشارته حكم
جیسا کہ ہدایت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہونا تھا ہو چکا اب تم جھگڑے کیطرف مت جھکو اور اس نبی صلعم کی

وطاعته غنم ولا تکونوا من الاشقیاء ولا یفرط وهمکم الی
پیروی کرو جنکی اشارت حکم ہو اور فرمانبرداری اُنکی غنیمت ہو۔ اور بدبختوں میں سے مت بنو اور چاہیے کہ تمہارے وہم

الالفاظ من غیر دواعی کاشفة الخفاء بل فتشوا الحقیقة واعرفوا
الفاظ کیطرف جھک نہ جائیں اور ایسے امور سے دُور نہ جاپڑیں جو پوشیدہ امور کو کھولتے ہیں اور نیک نیت کے ساتھ

الطریقة بحسن النیات ولا تلاعبوا کالصبیان بالامور الدینیات وای حرج
راہ کو پہچان لو اور دینی امور سے بچوں کی طرح بازی مت کرو اور تم پر کون حرج

علیکم ان تقبلوا ما بان کالبدیهات و تترکوا طرق الاکاذیب والتمویهات
وارد ہوتا ہے اگر تم اس امر کو قبول کرلو جو کھل گیا ہے اور جھوٹ اور تلبیس کی راہ کو چھوڑ دو اور میں تمہارے لئے

وانی ناصح امین ویرانی ربی عالم المخفیات عارف الصادقین والکاذبین۔
ناصح امین ہوں اور میرا رب عالم المخفیات مجھے دیکھ رہا ہے اور وہ صادقوں اور کاذبوں کو پہچانتا ہے۔

علی اننی راض بان اظهر الهدیٰ والحق بالدجال ظلما من العدیٰ
اور ان سب باتوں کے ساتھ میں راضی ہوں کہ ہدایت کو ظاہر کروں۔ اور دشمنوں کے ظلم سے دجال کیساتھ ملایا جاؤں

فالتاویل الصحیح والمعنی الحق الصریح ان المراد من خسوف اول لیلة
پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان

رمضان ان ینخسف القمر فی لیلة اولیٰ من لیال ثلث یکمل نور القمر فیها
میں ہوگا اس کے معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا

وتعرف ایام البیض ولا حاجة الی البیان ومع ذلك اشارة الی ان القمر اذا
اور ایام بیض کو تو جانتا ہے حاجت بیان نہیں اور ساتھ اسکے اس بات کیطرف بھی اشارت ہے کہ جب

خسف فی اللیلة القمراء الاولیٰ فینخسف فی اول وقتها لا بعد مرور زمان۔[1]
چاند گرہن پہلی چاندنی رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا نہ یہ کہ کچھ وقت گزر کر ہو

[1] جاء فی بعض الروایات من بعض قلیل الدرایات ان الشمس تنکسف فی اول لیلة رمضان ولا یخفی
بعض کم فہم نے بعض روایات میں لکھ دیا ہے کہ سُورج گرہن پہلی رات رمضان میں ہوگا حالانکہ

كما هو الظاهر عند زكي ذي عرفان۔ وكذلك خسف القمر ورآه كثير
جیساکہ ایک دانا صاحب معرفت کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اسی طرح چاند گرہن ہوا اور بہتوں نے اِس
من اهل هذه البلدان وحسبك ما رئيت بل برؤيته صليت وتبين
ملک کے لوگوں میں سے دیکھا اور جو تُو نے آپ دیکھ لیا بلکہ خود دیکھ کر نماز بھی پڑھی وہ تیرے لئے کافی ہے
الحق المنير وتقطعت المعاذير فلا تكن من المرتابين۔
اور حق کھل گیا اور تمام عذر ٹوٹ گئے۔ پس اب تو تردد نہ کر۔

صـ۱۳۱

ايا من يدعی عقلا وفهما	الى ما تؤثرن وعثا ووهما
اے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعوے کرتا ہے	کب تک تو وہم اور پھسلنے کی جگہ کو اختیار کرے
اتحسب نار غضب الله رزقا	اتجعل سهم قهر الله سهما
کیا تو خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ کو ایک رزق خیال کرتا ہے	کیا تو خدا تعالیٰ کے قہر کے تیر کو ایک حصہ خیال کرتا ہے

لا يقال ان الخسوف فی اول وقت ليلة رمضان ما ظهر الا فی البنجاب
یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رمضان کی اول رات میں گرہن صرف پنجاب اور اسکے قرب جوار
وما يليه من البلدان وما رئی اثره فی غير هذه الاماكن فما تم البرهان
کے ملکوں میں ظاہر ہوا ہے اور اس کا نشان دوسرے ملکوں میں ظاہر نہیں ہوا۔ پس دلیل ناقص رہی کیونکہ
لانا نقول ان المقصد ايضا محدود فی هذه البلدان فانها هی المظهر
ہم کہتے ہیں کہ اِس پیشگوئی کا مقصد بھی انہیں ملکوں میں محدود ہے۔ اِس لئے کہ یہی ملک

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۳۰)

ان هذا امر بديهی البطلان واعجبنی شان تلك الرواة المر يكن لهم نظر الى البديهات الم يعلموه
یہ امر بدیہی البطلان ہے۔ اور ان راویوں کے حال سے مجھے تعجب آتا ہے۔ کیا بدیہیات کیطرف بھی انہیں نظر نہیں تھی کیا وہ
ان كسوف الشمس لا يكون فی الليل بل فی النهار واذا طلعت الشمس فاين الليل يا ذوی الابصار منه
جانتے نہیں تھے کہ سُورج گرہن رات کو نہیں ہُوا کرتا بلکہ دن کو ہوتا ہے اور جب سُورج چڑھا تو پھر رات کہاں ہے لے آنکھوں والو۔

للمسیح الموعود و المهدی المسعود و اما الدیار الاخرٰی فلا مهدی فیہا
مسیح موعود اور مہدی آخرالزمان کیلئے محدود ہے مگر دُوسری ولائتیں پس اُن میں نہ مہدی ہے
ولا عیسٰی ولاجل ذٰلك ما ظهر الخسوف ولا الكسوف فی دیار العرب و
نہ عیسٰی اور اسی جہت سے خسوف اور کسوف دیار عرب اور
بلاد الشام لیزیل اللّٰه ظنون العوام ویبطل خیالات المبطلین۔ والسرّ فی
بلاد شام میں ظاہر نہیں ہوُا تاکہ خداتعالیٰ عوام کے ظنون کو دُور کر دے اور باطل پرستوں کے خیالات کو دُور فرماوے
ذٰلك انّ ملكنا البنجاب كان فی علم اللّٰه مولدًا للمسیح الموعود و
اور اسمیں بھید یہ ہے کہ ہمارا ملک پنجاب خداتعالیٰ کے علم میں مسیح موعود اور
المهدی المسعود فاراد اللّٰه ان یهدی الخلق الیه بتخصیص الامارات
مہدی مسعود کا مولد تھا۔ پس خداتعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ نشانوں اور علامتوں کو خاص کر کے خلقت کو اُس کی
وتعیین العلامات لیعرفوا المدعی بالاٰیات والداعی بالكرامات و امّا
طرف رہنمائی کرے تاکہ لوگ مسیحیت اور مہدویت کے مدعی کو اُسکے نشانوں اور کرامات سے شناخت کرلیں لیکن اگر
اذا فرضنا ظهور اٰیات المهدی فی ملكنا هٰذا وظهور المهدی فی بلاد اخرٰی
ہم یہ فرض کرلیں کہ مہدی کا نشان تو ہمارے ملک میں ظاہر ہوُا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک میں ہوگا تو یہ خیال
فهذا لیس من المعقول ولیس له اثر فی المنقول ومع ذلك لا یوجد فیها
معقول نہیں ہے اور منقول میں اس کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور باوجود اسکے دُوسرے ملکوں میں ایسے
من ادعی انّه مهدی الزمان ومرسل الرحمان فتعیّن بدلیل الخلف
شخص کا پتہ نہیں ملتا جسنے مہدی الزمان اور مرسل الرحمان ہونے کا دعوٰی کیا ہو پس دلیل خلف کے رُو سے
صدقنا عند ذوی العرفان فیا متبع العثرات والمعائب امعن فی هٰذا
اہل معرفت کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہوُا پس اے لغزشوں اور عیبوں کے پیروی کرنے والے اِس کلام میں
بالفكر الصائب لعل اللّٰه یخلصك من شبكة الشیطٰن ویسقیك
اچھی طرح غور کر شائد خداتعالیٰ تجھے شیاطین کے جال سے خلاصی بخشے اور یقین کے پیالے

ص۱۵

كاس اليقين۔ ولا تركن الى اخلاء دنياك فانهم يعادونك اذا الله
پلادے۔ اور اپنے دُنیا کے دوستوں کی طرف مت جُھک کیونکہ جب خدا تعالیٰ تجھے دشمن قرار دیگا تو
عاداك فتبقى مخذولا مردودا وتصير من الملومين۔ وكم من ندامى +
وہ بھی تجھ سے دشمنی کرینگے تو پھر تو مخذول مردود رہ جائیگا اور ملامت زدہ ہوگا۔ اور بہت سے حریفانِ شراب ہیں
اداروا الكئوسا + وفى اٰخر الامر + شجوا الرؤسا + الىٰ ما تداجى شريرا عموسا +
جو آپس میں پیالے پھیرتے تھے اور آخر میں ایکدوسرے کے سر توڑے کہانتک تو شریر ظالم سے مدارات کرے گا۔
فدع واذكرن قمطريرا عبوسا + ولا تخش قومًا يبيدون جسما +
سو چھوڑ اور اُس دن کو یاد کر جو قمطریر اور عبوس ہے۔ اور اُن لوگوں سے مت ڈر جو جسم کو مارتے ہیں۔
وخف قهر ربّ يبيد النفوسا +
اور اُس رب سے ڈر جو جانوں کو ہلاک کرتا ہے۔

فثبت من هذا التحقيق اللطيف ان لفظ النصف الّذى جاء فى حديث
سو اس تحقیق لطیف سے ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث
الامام التقى العفيف ليس المراد منه كسوف الشمس فى نصف ذلك
امام باقر میں آیا ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سُورج گرہن اس مہینہ کے نصف میں ہوگا
الشهر الشريف كما فهمه بعض من ذوى الراى الضعيف واصروا عليه
جیساکہ بعض ضعیف الرائے آدمیوں نے سمجھا اور اس پر ایسا ہی
كالغبى السخيف والمعاند العتريف وما فكروا كالعاقلين المنصفين۔
اصرار کیا کہ جیسے ایک غبی کم عقل یا معاند گستاخ اصرار کرتا ہے اور عقلمندوں اور منصفوں کی طرح نہیں سوچا
بل المراد من قوله وتنكسف الشمس فى النصف منه ان يظهر كسوف
بلکہ اُس کو یہ قول کہ سُورج گرہن اُس کے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ سُورج گرہن
الشمس منصّفا ايّام الانكساف ولا يجاوز نصف النهار من يوم ثان
ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفا نصف کرے گا اور کسوف کے دنوں میں سے دوسرے دن کے نصف سے

مطلا

فانه هو حد الانصاف فكما قدر الله انخساف القمر فى اوّل ليلة من ايّام
تجاوز نہیں کریگا کیونکہ وہی نصف کی حد ہو پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات
الخسوف كذلك قدّر انكساف الشمس فى نصف من ايّام الكسوف ووقع كما
میں چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہو اس میں
قدر كما اخبر خير المخبرين۔ فلا يُظهر على غيبه احدًا الا من ارتضىٰ من
گرہن ہو سو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے پسندیدہ لوگوں کے جن کو وہ اصلاح خلق کے لئے
رسول[1] وهٰذا نباء عظيم من انباء الغيب وارفع من مبلغ العقول فلا شك
بھیجتا ہے۔ کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں کہ
انه حديث من خير المرسلين۔ وله طرق أخرىٰ تشهد على صحّته* وصدقه
یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر المرسلین ہے۔ اور اس حدیث کیلئے اور بھی طریق ہیں جو اسکی صحت پر دلالت
القرآن فلا ينكره الا الملحد الفتان ولا يكذّبه الا من كان من الظالمين۔
کرتے ہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے۔ پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے

* الحاشية :۔ قد عرفت ان خبر اجتماع الخسوف والكسوف موجود فى القرآن الكريم
تجھے معلوم ہے کہ اجتماع خسوف و کسوف کی خبر قرآن میں موجود ہے
وجعله الله من امارات النبأ العظيم ويوجد هذا الحديث فى كتب اهل التشيع كما يوجد
اور خدا تعالیٰ نے قیامت کی نشانیوں میں سے اس کو ٹھیرایا ہے اور شیعہ کی کتابوں میں خبر ایسی ہی
فى كتب اهل السنة ووجدنا كل حزب عليه متفقين وكذالك جاء فى صحف اشعيا النبي فى الاصحاح
پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ سنت و جماعت کی کتابوں میں اور ہم نے ہر اک گروہ کو اس پر متفق پایا۔ اور اشعیا نبی کی کتاب
الثالث عشر وفى كتاب يوئيل النبي فى الاصحاح الثانى وفى انجيل متى فى الاصحاح الرابع و
۱۳ باب اور یوئیل نبی کی کتاب کے دوسرے باب اور انجیل متی کے ۲۴ باب میں یہ خبر موجود ہے
العشرين ولا حاجة الى التفصيل فان الكتب موجودة فاقرءها كالمتدبرين۔ منه
تفصیل کی حاجت نہیں کتابیں موجود ہیں سو تدبّر سے دیکھو۔ منہ

[1] الجن : ۲۷، ۲۸

وقال المعاندون و العلماء المتعصّبون ان هذا الحديث ليس بصحيح بل هو
کوئی مکذّب نہ ہوگا اور متعصب معاندوں اور متعصّب مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ
قول كذاب وقيح ومالهم بذلك من علم كبرت كلمة تخرج من افواههم
کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان مولویوں کے پاس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو
ان يقولون الّا كذبا وكذبوا ما اظهر الله صدقه وجلّٰى ما كان حديثا يفترى
اُن کے مُنہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی تکذیب کی جسکی خدا تعالیٰ نے سچائی
ولٰكن عميت عليهم وطبع علٰى قلوبهم طبعًا ياحسرةً عليهم لم ينكرون الحق
ظاہر کردی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افترا ہو سکے لیکن انکی بینائی جاتی رہی اور ان کے دلوں پر مہر لگ گئی
معاندين۔ مالهم لا يتقون يوم الدين مالهم لا يفكرون فى انفسهم انه حديث
اُن پر حسرت ہے کیوں وہ معاند بنکر حق سے انکار کرتے ہیں کیوں جزا سزا کے دن سے نہیں ڈرتے کیوں نہیں سوچتے کہ
قد انار صدقه ولا يصدق الله قول الكذابين وما كان الله ليطلع علٰى غيبه
یہ ایک حدیث ہے جسکی سچائی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالیٰ جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کرتا اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے
كاذبًا دجّالًا عدوّ الصادقين وقد علمت ما جاء فى كتاب مبين وكيف
دجّال کو جو سچّوں کا دشمن ہے اپنے غیب پر مطلع فرماوے اور اس بارے میں جو کچھ قرآن میں ہے تجھے معلوم ہے
يكذبونه و انّ ظهور صدقه يشهد بشهادة واضحة انه كلام رسول صدوق
اور کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ پیشگوئی کا سچّا ہو جانا صاف گواہی دے رہا ہے کیونکہ حدیث رسول صادق امین
امين۔ وكان الامام محمّد الباقر من ائمة المهتدين وفلذة الامام
کی ہے۔ اور امام محمّد باقر ہدایت یافتہ اماموں میں سے ہے اور
الكامل زين العابدين و فى سلسلة الحديث رجال من الصّادقين
امام زین العابدین کا گوشہ جگر تھا اور نیز حدیث کے سلسلہ میں سچّے آدمی موجود ہیں
الذين كانوا يعرفون الكاذبين وكذبهم وما كانوا مستعجلين۔ وما كان
ایسے آدمی جو جھوٹوں اور اُن کے جھوٹ کو شناخت کرتے تھے اور جلد باز نہیں تھے۔ اور یہ اُن سے

لهم ان يكتبوا حديثًا فی صحاحهم وهم يعلمون انه لا اصل له بل فی رواته رجل
بعید تھا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے صحاح میں داخل کرتے باوجود اسکے کہ وُہ جانتے تھے کہ وہ حدیث بے اصل ہے اور
من الكذابين الدجّالين اخلطوا الخبيث بالطيّب بعد ما كانوا علىٰ خُبثهٖ
اسکے بعض راوی کذاب اور دجّال ہیں کیا اُنہوں نے خبیث کو طیب سے ملا دیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے
مستيقنين وان كان هٰذا هو الحق فما بال الذين خلطوا اقذارًا بالماء المعين
خبث پر یقین رکھتے تھے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے پلیدی کو آب صاف کے ساتھ
متعمّدين۔ وهم كانوا اوّل عالم باحوال الرواة المفترين اهم صلحاء عندكم
ملا دیا اور وہ مفتریوں کے حالات سے خوب واقف تھے کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہیں
كلّا بل هم اوّل الفاسقين۔ ومن اظلم ممن افترىٰ على الله كذبًا او كان
نہیں بلکہ اوّل درجہ کے فاسق ہیں۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے یا
معين روايات الكاذبين افانت تشهد ان الدارقطنی وجميع روايات هٰذا
جھوٹوں کی روائتوں کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث کے
الحديث وناقلوه فی كتبهم وخالطوه فی الاحاديث من اوّل الزمان الىٰ
اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثوں میں ملایا اوّل زمانہ
هٰذا الاوان كانوا من المفسدين الفاسقين وما كانوا من الصالحين۔ و
سے اس زمانہ تک مفسد اور فاسق ہی گذرے ہیں اور صالح آدمی نہیں تھے۔ اور
انت تجد كتب القوم مملوة من الحديث الذی سمّيته موضوعًا فی
تو قوم کی کتابوں کو اس حدیث سے پُر پائے گا۔ جس کا نام تو موضوع رکھتا ہے
مقالك مع زيادة علمهم منك ومن امثالك ومع زيادة اطلاعهم علىٰ
باوجود اسکے جو اُن کا علم تجھ سے اور تیرے ہم مثل لوگوں سے زیادہ ہے اور پھر وُہ تجھ سے زیادہ تر
حقيقة اشتبهت علىٰ خيالك فلا تتبع جذبات نفسك وفكر كالمتقين۔
اصل حقیقت پر اطلاع رکھتے ہیں پس تو اپنے نفس کے جذبات کا طالب نہ ہو اور نیکبخت بن جا۔

ؔ الانعام : ۲۲

ص۱۸۱

افانت تشك فی حدیث صحصت صحته و تبینت طهارته انه ضعیف

کیا تُو اس حدیث میں شک کرتا ہے جس کا صحیح ہونا کُھل گیا اور جس کی پاکیزگی ظاہر ہوگئی ہے کہ وہ

فی اعین القوم او هو مورد اللوم او فی رواته احد من المطعونین۔ اذلك

قوم کی نظر میں ضعیف ہے یا وُہ ملامت کی جگہ ہے اور یا اسکے راویوں میں سے کون مطعون ہے۔ کیا یہ

مقام الشك او كنت من المجنونين۔ و قد صدقه الله و انار الدليل

مقام شک کا ہے یا تو دیوانوں میں سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اِس حدیث کی تصدیق کی ہے

و برء الرواة مما قيل واری انوار صدقه اجلیٰ و اصفیٰ فهل بقی شك بعد

اور راویوں کو الزامات سے بُری کیا ہو اور اس حدیث کی سچائی کے نور کمال صفائی اور روشنی سے دکھلائے ہیں۔

امارات عظمیٰ اتشكون فی شمس الضحیٰ اتجعلون النور كالدجیٰ اتعاميتم

پس کیا ایسے بڑے نشانوں کے بعد شک باقی رہ گیا کیا تم چاشت کے سُورج میں شک کرتے ہو کیا تم نور کو اندھیر

او كنتم من العمين۔ اتقبلون شهادة الانسان ولا تقبلون شهادة

کی طرح ٹھہراتے ہو کیا تم بتکلّف نابینا بنتے ہو یا حقیقت میں اندھے ہی ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو

الرحمان و تسعون معتدين۔ اءنت تحتقد ان الله يظهر علیٰ غيبه

اور رحمان کی قبول نہیں کرتے اور حد سے بڑھ کر دَوڑتے ہو کیا تو اعتقاد رکھتا ہو کہ خدا تعالیٰ اپنے غیب پر ایسے

الكذابين المفترين المزورين اتشك فی الاخبار بعد ظهور صدقها و اذا

لوگوں کو اطلاع دیتا ہو جو کذاب اور مفتری اور مزور ہیں کیا تُو ان خبروں میں شک کرتا ہو جس کا صدق ظاہر ہوگیا

حصحص الصدق فلا يشك الا من كان من قوم عادين۔ و هذا امر لا

جب صدق ظاہر ہوگیا تو صرف وُہی لوگ شک کرینگے جو حد سے بڑھتے ہیں۔ اور یہ وُہ امر ہے جو

يحتاج الی التوضيح و التعريف ولا يخفیٰ علی الذكی الحنيف وعلیٰ كل من امعن

توضیح اور تعریف کا محتاج نہیں اور زیرک مسلمان پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور نہ اس شخص پر جو

كالمتدبرين۔ ثم اعلم يا ذا العينين ان لفظ النصف لفظ ذو معنين

امعان نظر اور تدبر سے دیکھے۔ پھر اے دو آنکھوں والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث میں ذو معنین ہے

فکما ان لفظ الاوّل یدل علی اوّل وقت اللیلۃ بالمعنی المعروف معذلك
پس جیساکہ لفظ اوّل جو حدیث میں ہے معنے معروف کے لحاظ سے اوّل وقت رات پر دلالت کرتا ہے
علیٰ لیلۃ اولیٰ من ایام الخسوف فکذلك لفظ النصف یدل علی نصف ثان
اور ساتھ اس کے خسوف کی پہلی رات پر بھی دلالت کرتا ہے۔ سو اسی طرح حدیث میں نصف کا لفظ موجود ہے جو
من نصفی الشھر الموصوف ومعذلك علی وقت منصّف لایام الکسوف
دوسرے نصف پر مہینہ کے دو نصفوں میں سے دلالت کرتا ہے۔ اور ساتھ اس کے سُورج گرہن کے
وھو اوّل نصفی النّھار فی الثامن والعشرین۔ واَمّا ایام الکسوف من مولی ص۱۹
اس وقت منصف پر دلالت کرتا ہے۔ جس نے کسوف کے دنوں کو اپنے وقوع سو
علّام فاعلم انّھا عند اھل النجوم ثلثۃ ایام وھی من السّابع والعشرین
نصفا نصف کر دیا اور وہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ دو پہر تک تھی اور کسوف کے دنوں کی بابت
من الشھر القمری الی التاسع والعشرین۔ وتنکسف الشمس فی احدمنھا
اگر سوال ہو تو جاننا چاہیئے کہ اہل نجوم کے نزدیک تین ہیں یعنی ستائیس سے انتیس تاریخ تک اور کسوف یعنی سُورج
عند اقتران القمر علیٰ شکل خاص بعد تحقق اختصاص کما شھدت
گرہن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اُس وقت ہوتا ہے کہ جب شکل خاص پر اقتران قمر ہو جیساکہ نجومیوں کے
علیہ تجارب المنجمین۔ فاخبر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خیر الانام
تجارب اسپر گواہی دیتے ہیں۔ پس رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے خبر دی
ان الشمس تنکسف عند ظھور المھدی فی النّصف من ھذہ الایام یعنی
کہ سُورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی
الثامن والعشرین قبل نصف النھار وکذٰلك کما لایخفٰی علی اولی الابصارِ
اٹھائیسویں تاریخ میں دو پہر سے پہلے اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیساکہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔
فانظر کیف تمت کلمۃ نبیّنا صدقا وعدلا فاتق اللّٰہ ولا تکن من الممترین۔
پس دیکھ کہ ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی بات کیسی ٹھیک ٹھیک پُوری ہوگئی پس خدا سے ڈر اور شک کرنیوالوں

ومن ههنا بان ان الذی خالف هذا البیان وزعم ان الشمس تنکسف فی السابع
میں سے مت ہو اور اس جگہ سے یہ بات کُھل گئی کہ جس شخص نے اِسکے مخالف بیان کیا ہو اور ایسا سمجھا کہ حدیث کا یہ
والعشرین او فی نصف رمضان فقد مان وما فہم قول رسول اللہ صلعم وما
مطلب ہے کہ سُورج گرہن ستائیسویں تاریخ میں ہو یا پندرھویں رمضان میں ہو اُسنے بڑی غلطی کھائی ہو اور جھوٹ بولا ہے
مسّ العرفان بل اخطأ فیہ من قلۃ البضاعۃ والعیلۃ کما اخطأ فی الخسوف
اور آنحضرت صلعم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب سے غلطی کی ہو جیسا کہ خسوف قمر کو چاند کی اوّل
فی اوّل اللیلۃ وما کان من المصیبین وما قلت من نفسی بل ھذا الھام
رات قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قائم نہ رہا اور یہ مَیں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ کے الہام
من ربّ العالمین۔ وذلک عصر مجموع فیہ الناس کما جمع القمر والشمس
سے کہا ہے۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں سب آدمی جمع کئے جائیں گے جیسا کہ سُورج اور چاند جمع
قرب البأس فقوموا متنبھین ایھا الاناس مالکم لا یترککم النعاس ومن
کئے گئے اور سختی کا وقت نزدیک کیا گیا۔ پس اے لوگو خبردار ہو کر اُٹھو کیا سبب کہ تمہیں نیند نہیں چھوڑتی اور جو شخص
کان من عند اللہ فما لہ الزوال فامکروا کل المکر ولن تزول منکم الجبال
خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو تو اسکے لئے زوال نہیں ہو۔ پس تم ہر ایک مکر کر لو اور تمہارے مکروں سے پہاڑ دُور نہیں
ولن تعجزوا اللہ یا ابناء الضلال انہ عزیز ذو الجلال جعل علیٰ قلوبکم اکنّۃ
ہو سکتے اور تم اے گمراہی کے بیٹو خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے وہ غالب اور صاحب بزرگی ہو تمہارے دلوں پر
فلا تفقھون اسرارہ وکنتم قومًا محجوبین۔ انما استزلکم الشیطان ببعض
اُس نے پردے ڈالدیئے اِسلئے تم اسکے بھیدوں کو سمجھ نہیں سکتے اور تم ایک ایسی قوم ہو گئی جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں
ما کسبتم فما فھمتم الحق وارتبتم وطفقتم تتبعون بئس القرین۔ وان
شیطان نے تم کو تمہارے بعض گناہوں کیوجہ سے گرادیا سو تم نے حق کو نہ سمجھا اور شک میں پڑ گئے اور شیطان کی پیروی کرنے لگے اور
کنتم لا تقبلون ما ظھر کمنکر وقیح وتظنون انہ حدیث غیر صحیح و
جو امر ثابت اور ظاہر ہو گیا تم اسکو ایک بیحیا کی طرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے اور

انه ليس من خير المرسلين۔ فاتوا بنظير من مثله فی حجج خلون من قبل زمانا
رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔ پس تم گذشتہ زمانوں میں سے اس کی نظیر لاؤ

الی او اتنا ان کنتم صادقین۔ و ارونا کتابا فیه ذکر رجل ادعی انه من الله
اگر تم سچے ہو۔ اور ہم کو کوئی ایسی کتاب دکھلاؤ جس میں ایسے آدمی کا ذکر ہو۔ جو اُس نے

الرحمان و انه المهدی المسعود القائم من المحسن المنّان وانه المسیح
دعویٰ کیا ہو جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور میں ہی مسیح موعود اور مہدی ہوں اور

الموعود لاطفاء نائرة اهل العدوان۔ و انّه ارسل لاصلاح الزمان ليجدد
اہل ظلم کا شعلہ دُور کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تا دین کو زندہ کروں

الدين و يعلّم طرق الايمان ثم كان دعواه مقارن هٰذه الاٰية من الحكيم
اور ایمانی طریقے سکھلاؤں۔ پس اس کا دعویٰ اس نشان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے زمانے

الحنّان وجمع الله فی ایّام ادعائه الخسوفين فی رمضان صادقا كان او
میں سُورج گرہن کر دے خواہ وہ سچا ہو یا

من الكاذبين۔ و ان لم تأتوا بمثله ولن تأتوا ابدًا ولا تملكون الا زبدا
جھوٹا ۔ اور اگر تم اس کی مثل پیش نہ کر سکو اور ہرگز نہ پیش کر سکو گے اور بجز جھاگ کے اور

فاعلموا انه اٰية لي من الله الولي هو ربّي ايّدني من عنده وعلّمني من لدنه
تمہارے پاس کچھ نہیں ہوگا۔ پس جانو کہ وہ میرے لئے خدائے قریب کا ایک نشان ہو۔ وُہ میرا ربّ ہے۔ اُس نے اپنے

و تولّاني وفتح علیّ ابواب علوم الذين خلوا من قبل وجعلني من الوارثين۔
پاس سے میری مدد کی اور مجھے دوست پکڑا اور اُسنے مجھ پر ان راستبازوں کے علوم کھولدیئے جو پہلے گذرے ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا۔

هاانتم كذبتم باٰية الله وما استطعتم ان تأتوا بمثلها ومنكم قوم
خبردار تم نے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اور تکذیب بھی کی مگر اس نشان کی نظیر پیش نہ کر سکے بعض تم میں

صدقوا بعد ما امعنوا وحدّقوا فايّ الفريقين احق بالامن يا معشر
سے وہ ہیں جنہوں نے غور کرنے کے بعد تصدیق کی پس اُٹھو جلد بازو سوچو اور غور کرو کہ اِن دونوں گروہوں میں سے

صا۲۱

المستعجلین۔ الا تخافون انکم کذبتم حدیث المصطفیٰ وقد ظہر صدقہ
قریب تر با امن کونسا گروہ ہے۔ کیا تم ڈرتے نہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اس کا صدق
کشمس الضحیٰ اتستطیعون ان تخرجوا لنا مثلہ فی قرون اولیٰ اتقرؤن فی
چاشت گاہ کے آفتاب کی طرح ظاہر ہوگیا۔ کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کرسکتے ہو کیا تم کسی
کتاب اسم رجل ادّعیٰ وقال انّی من اللہ الاعلیٰ وانخسف فی عصرہ
کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعوٰی کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان میں
القمر والشمس فی رمضان کما رئیتم الاٰن فان کنتم تعرفونہ فبینوا
چاند اور سورج کا گرہن ہوا۔ جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو
یا معشر المنکرین۔ ولکم الف روبیۃ من الورق المروج انعامًا منّی
اور تمہیں ہزار روپیہ انعام ملیگا اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو
فخذوا ان تثبتوا واشہد اللہ علی عہدی ہذا واشہدوا وہو خیر
اور میں خدا تعالیٰ کو اپنے اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے
الشاہدین۔ وان لم تثبتوا ولن تثبتوا فاتقوا النار التی اُعدّت
بہتر ہے۔ اور اگر تم ثابت نہ کرسکو اور ہرگز ثابت نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لئے
للمفسدین۔
طیار کی گئی ہے۔

قضی بیننا المولیٰ فلا تعص قاضیا — واطفأ لظی الطغوی وفارق حاضبا
خدا تعالیٰ نے ہم میں فیصلہ کردیا پس فیصلہ کرنیوالے کی نافرمانی مت کر — اور زیادتی کے شعلہ کو بجھا اور جو لڑائی کی آگ بھڑکانیوالا ہو اس سے جدا ہو جا
ووَدّع وجود الظالمین وجودہم — ولا تذکرن یسرا وعسرا ماضیا
اور ظالموں کے وجود اور انکی بخشش کو رخصت کردے یعنی چھوڑ دے — اور گزشتہ تنگی فراخی کو یاد مت کر
وغادر ذرا اہل الہوا ورضاءہم — وبادر الی الرحمان واطلب تراضیا
اور اہل ہوا کی پناہ اور رضامندی کو چھوڑ دے — اور رحمان کی طرف جلد قدم اٹھا اور کوشش کر کہ وہ تجھ سے راضی ہو اور تو اس سے راضی

ص ۲۲

ولا تشظين مثل الشذ او ضالع | وكن فى شوارعه ضليعًا ناضيًا

اور چلنے سے مت عاری ہو جیسے کُتّے کی مکھی اور وہ گھوڑا جو پیر میں لنگ کھتا ہو | اور خدا تعالیٰ کی راہوں میں ایک مضبوط گھوڑا اور سب سے آگے نکلنے والا ہو

وان لعنك السفهاء من طلب الهدٰى

اور اگر سفیہ لوگ بوجہ طلب ہدایت تیرے پر لعنت کریں

فكن فى مراضى الله باللعن راضيا

سو خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے لعنت پر راضی ہو جا

ثم اذا كانت حقيقة الكسوف بالتعريف المعروف انه هيئة حاصلة

پھر جب کہ سُورج گرہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رُو سے یہ ہُوئی کہ وُہ اس ہیئت حاصلہ کا نام ہے

من حول القمر بين الشمس والارض فى اواخر ايام الشهر فكيف يمكن

کہ جب سُورج اور زمین میں چاند حائل ہو جائے اور یہ حائل ہو جانا مہینہ کے آخر ایام میں ہو پس کیونکر ممکن ہے کہ

ان يتكلم افصح العجم والعرب بلفظ يخالف محاورات القوم واللغة

وُہ جو عجم اور عرب کے تمام لوگوں سے زیادہ تر فصیح ہو ایسا لفظ بولے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب سے

والادب وكيف يجوز ان يتلفظ بلفظ وضع لمعنى عند اهل اللسان ثم

بالکل مخالف ہو اور جائز ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جو اہل زبان کے نزدیک ایک خاص معنوں کے لئے

يصرفه عن ذلك المعنى من غير اقامة القرينة وتفصيل البيان فان صرف

موضوع ہے پھر اس کو بغیر اقامت کسی قرینہ کے اس معنے سے پھیرا جائے کیونکہ کسی لفظ کا محاورہ

اللفظ عن المحاورة ومعانيه المرادة عند اهل الفن واهل اللغة لا

اور معنی مراد مستعملہ سے پھیرنا اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک جائز نہیں مگر اس حالت میں

يجوز لاحد الا باقامة قرينة موصلة الى الجزم واليقين۔ وقد ذكرنا

کہ کوئی قرینہ یقینی قائم کیا جاوے اور ہم ذکر کر چکے

ان القراٰن يصدق هذا البيان ولو كان الخسوف والكسوف فى ايام

ہیں کہ قرآن اس بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اگر کسوف خسوف ایسے ایام میں ہوتا جو اس

غیر الایام المعتادة بالتقلیل او الزیادة لما سماہ القراٰن خسوفا ولا
کے لئے سنت قدیمہ میں نہیں ہے تو قرآن اس کا نام خسوف کسوف
کسوفا بل ذکرہ بلفظ اٰخر و بیّنہ ببیان اظہر و لکن القراٰن ما فعل
نہ رکھتا بلکہ دوسرے لفظ سے بیان کرتا لیکن قرآن نے ایسا نہیں کیا
کذالک کما انت ترٰی بل سمّی الخسوف خسوفا لیفہم الناس امرًا معروفًا ۲۳
جیسا کہ تو دیکھتا ہے بلکہ اس کا نام خسوف ہی رکھا تاکہ لوگوں کو سمجھا وے کہ یہ خسوف معروف ہے
نعم ما ذکر الکسوف باسم الکسوف لیشیر الی امر زائد علی المعتاد
کوئی اور چیز نہیں ہاں قرآن نے کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کی طرف اشارہ
المعروف فان ھٰذا الکسوف الذی ظہر بعد خسوف القمر کان غریبًا
کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن کے ہوا یہ ایک غیر معمولی
ونادرة الصور و ان کنت تطلب علی ھٰذا شاھدًا او تبغی مشاھدًا انقد
اور نادر الصور تھا اور اگر تو اس پر کوئی گواہ طلب کرتا ہے یا مشاہدہ کرنیوالوں کو چاہتا ہو
شاھدت صورہ الغریبة واشکالہ العجیبة ان کنت من ذوی العینین ثم
پس اس سورج گرہن کی صور غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہے پھر تجھے اس بارہ میں وہ خبر
کفاک فی شہادتہ ما طبع فی الجریدتین المشہورتین المقبولتین اعنی
کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار
الجریدة الانکلیزیہ پانیر و سول ملتری گزٹ المشاعتین فی مارج سنہ ۱۸۹۴
یعنی پانیر اور سول ملٹری گزٹ میں لکھی گئی ہو اور وہ دونوں پرچے مارچ ۱۸۹۴ء
والمشتہرتین۔ و امّا تفصیل الشہادتین فہو ان ھٰذا الکسوف الواقع فی
کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں۔ اور انکی گواہیوں کی تفصیل یہ ہو کہ ان دونوں پرچوں میں لکھا ہو کہ یہ کسوف اپنے
۶۔ ابریل سنہ ۱۸۹۴ متفرد بطرائفہ ولم یر مثلہ من قبل فی کوائفہ و اشکالہ
عجائبات میں متفرد اور غیر معمولی ہو یعنے وہ ایک ایسا کسوف ہے جو اسکی نظیر پہلے نہیں دیکھی گئی اور اسکی شکلیں

عجیبۃ و اوضاعہ غریبۃ وھو خارق للعادۃ و مخالف للمعمول و السنّۃ

عجیب ہیں اور اسکی وضعیں غریب ہیں اور وہ خارق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے۔

فثبت ما جاء فی القرآن و حدیث خاتم النبیین ولا شک ان اجتماع

پس اس سے وہ غیر معمولی ہونا ثابت ہوا جس کا بیان قرآن کریم اور حدیث خاتم الانبیاء میں موجود ہے اور کچھ شک نہیں کہ

الخسوف و الکسوف فی شھر رمضان مع ھذہ الغرابۃ امر خارق للعادۃ

کسوف خسوف اس مہینہ رمضان میں اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہونا ایک امر خارق عادت ہے

و اذا نظرت معہ رجلا یقول انی انا المسیح الموعود و المھدی المسعود

اور جب کہ اس کے ساتھ تُو نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہتا ہو کہ میں مسیح موعود اور مہدی ہوں اور خسوف

و الملھم المرسل من الحضرۃ وکان ظھورہ مقارنا بھذہ الآیۃ فلا شک

کسوف کے ساتھ اس کا ظہور مقارن ہے پس کچھ شک نہیں کہ یہ تمام امور ایسے

انھا امور ما سمع اجتماعھا فی اوّل الزمان و من ادعی فعلیہ ان یثبت

ہیں جو پہلے کسی زمانہ میں جمع نہیں ہُوئے جو انکار کرے اور ثابت کرکے دکھلاوے کہ کسی

وقوعہ فی حین من الاحیان۔ ثم لما ظھرت ھذہ الآیۃ فی ھذہ الدیار

وقت پہلے اس سے یہ کسوف خسوف معہ مدعی مہدویت کے وقوع میں آچکا ہو۔ پھر جبکہ یہ نشان اسی ملک

و ھذا المقام و لم یظھر اثر منھا فی بلاد العرب و الشام فھذہ شھادۃ

اور اسی مقام میں ظاہر ہُوا اور بلاد عرب اور شام میں کچھ اسکا نشان

من اللہ العلّام لصدق دعوانا یا اھل الاسلام نقوموا فرادٰی و اترکوا

نہ پایا گیا تو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صدق دعویٰ پر ایک نشان ہو پس تم ایک ایک ہوکر کھڑے ہوجاؤ اور جو

من بخل و عادی ثم تفکّروا و دعوا عنادا ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

شخص بخیل اور دشمن ہو اُسکو چھوڑدو پھر فکر کرو اور عناد کو چھوڑدو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک مت کرو

ولا تفسدوا افسادا ولا تعرضوا مستعجلین۔ یا عباد اللہ رحمکم اللہ

اور جلدی سے کنارہ کش مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا

ص۲۲۷

اتقوا اللہ ولا تتکبّروا وفکّروا وتدبّروا ایجوز عندکم ان یکون المھدی
فکرکرو اور سوچ لیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو

فی بلاد العرب او الشام وآیته تظھر فی ھذا المقام وانتم تعلمون
بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو

ان الحکمة الالٰھیة لا تبعد الاٰیت من اھلھا وصاحبھا ومحلّھا
کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اُس کے اہل سے جُدا نہیں کرتی

فکیف یمکن ان یکون المھدی فی مغرب الارض واٰیته تظھر فی
پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اُس کا نشان

مشرقھا نکفاکم ھذا ان کنتم من الطالبین۔
مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اسقدر کافی ہو اگر تم طالب حق ہو۔

ثم مع ذلك لا یخفی علیکم ان بلاد العرب والشام خالیة عن اھل
پھر یہ بھی تم پر پوشیدہ نہیں کہ بلاد عرب اور شام ایسے

ھذہ الادعاء ولن تسمع اثرامنه فی تلك الارجاء ولکنکم تعلمون انی اقول
مدعی کے وجود سے خالی ہیں اور ان اطراف میں ایسے مدعی کا نشان نہیں پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ میں کئی

من بضع سنین بامر ربّ العٰلمین انی انا المسیح الموعود والمھدی
برس سے بامر رب العالمین کہہ رہا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی

المسعود وانتم تکفروننی وتلعنوننی وتکذبوننی وجاءتکم البیّنات و
مسعود ہوں اور تم مجھے کافر ٹھہراتے اور لعنت کرتے اور جھٹلاتے ہو اور کھلی کھلی نشانیاں تمہارے پاس

ازیلت الشبھات ثم کنتم علی التکفیر مصرّین۔ اعجبتم ان جاءکم منذر منکم
پہنچیں اور تمہارے شبہات دُور کئے گئے اور پھر تم کافر ٹھہرانے پر اصرار کرتے رہے۔ کیا تمنے تعجب کیا کہ تم میں سے ایک

علی راس المائة فی وقت نزول المصائب علی الملّة واشتداد العلّة وکنتم
ڈرانیوالا صدی کے سر پر آیا اور اُس وقت آیا کہ جب دینِ اسلام پر مصیبتیں اُتر رہی تھیں اور بیماری بہت شدت کر گئی تھی اور

تنظرون من قبل کانتظار الاھلة وقد جاءکم فی ایام احاطة الضلالات
تم اس سے پہلے ایسی انتظار کرتے تھے کہ جیسی چاند کی انتظار کی جاتی تھی اور آینوالا اُس وقت تمہارے پاس آیا کہ
وتغیر الحالات بعد ما ترك الناس الحقیقة وفارقوا الطریقة الا تنظرون
جب گمراہیاں محیط ہوچکی تھیں اور حالات بدل چکے تھے اسوقت کے بعد کہ لوگوں نے حقیقت کو چھوڑ دیا اور طریقت
اوصرتم کالعمین۔ الا تذکرون ما قال عالم الغیب وھو اصدق القائلین۔
سے دُور جا پڑے کیا تم دیکھتے نہیں یا تم اندھوں کیطرح ہو گئے کیا تم وہ باتیں یاد نہیں کرتے جو عالم الغیب نے کہیں اور اس نے
وبشرکم بامامٍ اٰتٍ فی کتابه المبین۔ وقال ثلة من
تمہیں ایک آنے والے امام کی قرآن کریم میں خبر دی ہے۔ اور کہا کہ ایک گروہ
الاولین و ثلة من الاٰخرین[1]۔ ولکل ثلة امام فانظروا اھل
پہلوں میں سے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہوگا۔ اور ہر ایک گروہ کیلئے ایک امام ہوتا ہی سو سوچ کیا اس میں
فیه کلام فاین تفرون من امام الاٰخرین۔
کوئی کلام ہے سو تم امام الآخرین سے کہاں بھاگتے ہو۔

القصیدہ

بُشریٰ لکم یا معشر الاخوان
تمہیں اے جماعت برادران بشارت ہو

طوبیٰ لکم یا مجمع الخلان
تمہیں اے جماعت دوستان مبارک ہو

ظھرت بروق عنایت الحنّان
خداتعالیٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہوگئی

وبدا الصراط لمن له العینان
اور جو شخص دو آنکھیں رکھتا ہے اسکے لئے راہ کھل گیا

النیّران بھذہ البلدان
سُورج اور چاند کو ان مُلکوں میں

خسفا باذن الله فی رمضان
باذن اللہ رمضان میں گرہن لگ گیا

۲۶

[1] الواقعہ : ۴۰-۴۱

وبشارة من سيّدٍ خير الورىٰ
اور ایک بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی
ظهرت مُطهرةً من الادرانِ
ایسے پاک طور پر ظاہر ہوگئی کہ کوئی مَیل اُسکے ساتھ نہیں

ولها كصاعقة السماء مهابة
اور ان میں صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے
وتشذّر كتشذّر الفرسانِ
اور سواروں کی طرح ایک رعبناک گردن کشی ہے

اليوم يوم فيه حصحص صدقنا
آج وہ دن ہے جس میں ہمارا صدق ظاہر ہوگیا
قد مات كلّ مكذّب فتّانِ
اور ہر یک مکذّب فتنہ انگیز مرگیا

اليوم يبكي كلّ اهل بصيرة
آج ہر یک اہل بصیرت رو رہا ہے
متذكّر المراحم الرحمانِ
اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو یاد کرنا ہے

ومصدّقا انوار نبأ نبيّنا
اور دوسرے یہ سبب رونے والے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کو تصدیق کرتے ہیں۔
ومعظّما لمواهب المنّانِ
اور بخشائش محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہیں

اليوم كل مبايع ذي فطنة
آج ہر یک دانا بیعت کرنے والا
ازداد ایمانا علىٰ ایمانِ
اپنے ایمان میں ایسا زیادہ ہوگیا کہ گویا نیا ایمان پایا

اليوم من عادىٰ رئٰى خسرانه
آج ہر یک دشمن نے اپنا نقصان دیکھ لیا
والتاح مقعده من النّيرانِ
اور اس کا آگ میں ٹھکانا ہونا ظاہر ہوگیا

اليوم كل موافق ذي قربةٍ
آج ہر یک موافق ذی قربت نے
قد شدّ ربط جنانه بجناني
اپنے دل کا ربط میرے دل سے زیادہ کرلیا

ظهرت كمثل الشمس حُجّة صدقنا
آفتاب کی طرح ہمارے صدق کی حجت ظاہر ہوگئی
او كالخيول الصافنات بشانِ
یا اپنی شان میں اُن گھوڑوں کی طرح جب قیام کے مقابل پر اُنکا قدم پڑتا ہی

مات العدا بتفكن و تندّم
دشمن شرمندگی اور ندامت سے مرگئے
والحق بان كصارم عريانِ
اور حق ایسا کُھل گیا جیسا کہ ننگی تلوار

الله اكبر كيف ابدىٰ آيةً
کیا ہی بزرگ خدا ہے کیونکر اُس نے نشان کو ظاہر کیا
كشف الغطاء بانارة البرهانِ
برہان کو روشن کرکے پردہ کو کھول دیا

ص ۲۷

هلْ كان هذا فعل ربّ قادر ۔ ام هل تراه مكائد الانسانِ
کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے ۔ یا تو اِس کو انسان کا فریب سمجھتا ہے

هذا نجوم او من الجفر الذی ۔ فكّرت فيه كمفترٍ فتّانِ
کیا یہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے ۔ جسمیں تو نے مفتریوں فتنہ انگیزوں کیطرح فکر سے کام لیا ہے

فارجع الی الحق الذی اخزی العدا ۔ واهان كل مكفّرٍ لعّانِ
سو اُس خدا کیطرف رجوع کر جس نے دشمنوں کو رسوا کیا ۔ اور ہر ایک کافر ٹھہرانیوالے لعنت کرنیوالے کو بے عزت کر دیا

اليوم بعد مرور شهر صيامنا ۔ عيد لاقوامٍ لنا عيدانِ
آج رمضان کے گزرنے کے بعد ۔ اور لوگوں کیلئے ایک عید ہے اور ہمارے لئے دو عیدیں

اليوم يوم طيّب ومبارك ۔ يخزی بآيته ذوی الطغيانِ
آج دن پاک اور مبارک ہے ۔ اپنے نشانوں کے ساتھ رسوا کر رہا ہے

من حارب المقبول حارب ربه ۔ فهوی شقا فی هوّة الخسرانِ
جس نے مقبول سے جنگ کیا اُس نے اپنے رب سے جنگ کیا ۔ سو وہ بدبختی سے زیاں کاری کے گڑھے میں گرا

من كان فی حفظ الاله وعونه ۔ من يهلكنه وان سعی الثقلانِ
جو شخص خدا تعالیٰ کی حفاظت اور مدد میں ہو ۔ اُسکو کون ہلاک کر سکتا ہے اگرچہ جنّ و انس کوشش کریں

كيدوا جميعا كلكم لاهانتی ۔ ثم انظروا اكرام من صافانی
تم سب مل کر میری اہانت کے لئے کوشش کرو ۔ پھر دیکھو کہ کیونکر مجھے وہ بزرگی دیتا ہے جس نے مجھے اپنی دوستی کیلئے خالص کیا ہے

قوموا لتحقيری بعزم واحدٍ ۔ ثم انظروا اعظام من والانی
تم میرے تحقیر کرنے کیلئے ایک ہی قصد کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہو ۔ پھر دیکھو کہ کیونکر وہ مجھے عزت بخشتا ہے جس نے مجھے دوست پکڑا ہے

كونوا كذئبٍ ثم صولوا بالمدیٰ ۔ ثم انظروا اقدام من ناجانی
تم بھیڑیئے ہو جاؤ پھر کاردوں کے ساتھ حملہ کرو ۔ پھر دیکھو کہ کیونکر وہ میدان میں آتا ہے جو میرا ہمراز ہے

هل يستوی اهل السعادة والشقا ۔ افانت اعمی او اخ الشيطانِ
کیا سعید اور بدبخت برابر ہو سکتا ہے ۔ کیا تو اندھا ہے یا شیطان کا بھائی

الوقت یدعوا مُصلحًا ومجدّدًا — فارنوا بنظرٍ طاہرٍ وجنانِ

وقت ایک مصلح اور مجدد کو بُلا رہا ہے — سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو

ص ۲۸

أتظنّ ان اللہ یخلف وعدہ — أفانت تُنکر موعد الفرقانِ

کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کریگا — کیا تُو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

یا ایّہا الناس اترکوا طرق الإبا — کونوا لوجہ اللہ من اعوانی

اے لوگو سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو — اور خالصًا للہ میرے انصار میں سے بن جاؤ

یا ایّہا العادون فیْ جہلاتہم — تُوبوا من الافساد والطغیانِ

اے وے لوگو جو باطل باتوں میں حد سے گذر گئے ہو — فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو

لا تُغضبوا المولیٰ وتُوبوا واتّقوا — وکخائف خرّوا علی الاذقانِ

اپنے مولیٰ کو غصّہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو — اور ڈرنے والوں کی طرح اپنی ٹھوڑیوں پر گرو

القمر یھدیکم الیٰ نور الھدیٰ — والشمس تدعوکم الی الایمانِ

چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے — اور سُورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے

ظہرت لکم آیات خلّاق الوریٰ — فی ملککم لمؤیّد سُبحانی

تمہارے فائدہ کیلئے خدا تعالیٰ کیطرف سے نشان ظاہر ہوگئے — وہ تمہارے ہی ملک میں مؤیّد سبحانی کیلئے ظاہر ہوئے

ھل ھٰذہ من قسم عمل منجمٍ — او آیۃ عُظمیٰ عظیم الشّانِ

کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے — یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

ھٰذا حدیث من نبیّ مصطفٰی — کہف الانام وسیّد الشجعانِ

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے — پناہ خلقت کی اور سردار بہادروں کا

جلت الفتوح وبان صدق کلامنا — وتبیّنت طرق الھدیٰ ومکانی

فتوح ظاہر ہوگئے اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا — اور ہدایت کے رستے اور میرا مرتبہ نمودار ہوگیا

افبعد ما کشف الغطا بقی الإبا — ویل لمجترءٍ مُصرٍّ جانی

کیا پردہ کھلنے کے بعد پھر سرکشی باقی رہ گئی — اُس شخص پر واویلا ہے جو گستاخ اصرار کرنیوالا گنہگار ہو

ما كان قط ولا يكون كمثله — شهر بهذا الوصف فی الازمانِ

اس مہینے کی طرح نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا — اِس صفت کا مہینہ کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا

شهدت يد المولی فهل منكم فتیً — يبدی المحبّة بعد ما عادانی

خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے گواہی دیدی پس کیا کوئی مرد ہے — جو عداوت کے بعد محبّت کو ظاہر کرے

واراد ربّی ان يُریٰ اٰياته — ويمزّق الدجّال ذا الهذيان

اور میرے رب نے ارادہ فرمایا ہے جو اپنے نشانوں کو ظاہر کرے — اور دجّال فضول گو کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے

ص۲۹

انی اری كالميّتِ من اذانی — لا تسمعن اصواته آذانی

جس نے مجھے دُکھ دیا میں اُسکو مُردے کی طرح دیکھ رہا ہوں — اور میرے کان اُس کی آواز نہیں سُنتے

هذا زمان قد سمعتم ذكره — من خير خلق الله والقرآنِ

یہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذِکر سُن چکے ہو — کس سے؟ رسُول اللہ صلعم سے اور قرآن سے

من فاته هذا الزمان فقد هوی — واختار جهلا وادی الخذلانِ

جس کو یہ زمانہ فوت ہوگیا پس وہ نیچے گرا — اور اپنی جہالت سے وادئ خذلان کو اُس نے پسند کر لیا

كم من عدوّ يشتمون تعصّباً — ويرون اٰياتی ونور بيانی

بہت ایسے دشمن ہیں کہ محض تعصب سے گالیاں نکالتے ہیں — اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہیں

وخيالهم يطفو كحوت ميّتٍ — لا ينظرون مواقع الامعانِ

اور اُن کا خیال مُردہ مچھلی کی طرح تیرتا ہے — غور کے موقعوں کو وہ نہیں دیکھتے

شهدت لهم شمس السماء ومثلها — قمر فيرتابون بعد عيانِ

اُن کے لئے آسمان کے سُورج نے گواہی دی — اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدے کے شک کرتے ہیں

خرجوا من التقویٰ وتركوا طرقه — بوساوس دخلت من الشيطانِ

تقوے سے خارج ہو گئے اور تقویٰ کی راہ چھوڑ دی — بباعث ان وسوسوں کے جو شیطان کی طرف سے اس میں داخل ہوئے

يا مكفری اهل السعادة والهدیٰ — اليوم اُنزِلتم بدار هوانِ

اے وے لوگو جو اہلِ سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو — آج تم ذِلّت کے گھر میں اُتارے گئے

توبوا من الهفوات يغفر ذنبكم
اپنی لغزشوں سے توبہ کرو تا تمہارے گناہ بخشے جاویں
والله برّ واسع الغفرانِ
اور خدا تعالیٰ نکوکار وسیع المغفرت ہے

قد جاء مهديكم وظهرت اٰية
تمہارا مہدی آ گیا اور نشان ظاہر ہو گیا
فاسعوا بصدق القلب يا فتياني
سو اے میرے جوانوں دلی صدق سے کوشش کرو

عندي شهادات فهل من مومن
میرے پاس گواہیاں ہیں پس کوئی ایمان لانیوالا ہے
نور يرى الداني فهل من داني
ایک نور ہے جو نزدیک آنیوالا اسکو دیکھتا ہے پس کیا کوئی نزدیک آنیوالا ہے

ظهرت شهادات فبعد ظهورها
گواہیاں ظاہر ہو گئیں سو اُن کے ظہور کے بعد
ما عذركم في حضرة السلطانِ
اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا عذر کروگے

هذا اوان النصر من ربّ السماء
یہ رب السماء کی طرف سے مدد کا وقت ہے
ذي مصميات موبق الفتّانِ
جسکے تیر خطا نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

نزلت ملائكة السّماء لنصرنا
ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اُتر آئے
رعب العدا من عسكر رُوحاني
لشکر رُوحانی سے دشمن ڈر گئے

دخلت بروق الدّين في ارض العدا
دین کی روشنی دشمنوں کی زمین میں داخل ہو گئی
وبدا الهُدىٰ كالدّرر في اللمعانِ
اور ہدایت چمکنے والے موتیوں کی طرح ظاہر ہو گئی

افترقبون كظالمين جهالةً
کیا تم ظالموں کی طرح محض اپنی جہالت سے
رجلا حريص السفك و الاثخانِ
ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو خونریزی کا حریص اور بہت خونریز ہو

لستم باهلٍ للمعارف و الهُدىٰ
تم اس بات کے اہل نہیں ہو جو معارف اور ہدایت تمہیں معلوم ہو
فتلاعبوا بالدّين كالصّبيانِ
سو بچوں کی طرح دین کے ساتھ کھیلتے ہو

لا تعرفون نكات صحف الٰهنا
تم ہمارے خدا کے صحیفوں میں جو معارف ہیں انکو پہچانتے نہیں
تتلون الفاظاً بغير معاني
اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو

قد جئتكم مثل ابن مريم غربةً
مَیں ابن مریم کی طرح غریب ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں
حق وربّي يسمعن و يراني
یہ حق ہے اور میرا رب سُنتا ہے اور دیکھ رہا ہے

السیف انفاسی ونُرمحی کلمتی ۔۔۔ ما جئتکم کمحارب بسنانِ

میرے انفاس میرے تلوار ہیں اور میرے کلمات میرے تیر ہیں۔ ۔۔۔ اور مَیں جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتھ نہیں آیا

حق فلا یسع الوریٰ انکارہ ۔۔۔ فاترك مراء الجهل والكفرانِ

یہی سچ ہے پس انکار پیش نہیں جاسکتا ۔۔۔ سو جہالت اور ناسپاسی کی لڑائی کو چھوڑدے

یا طالب الرحمان ذی الاحسان ۔۔۔ قم والهًا واطلبه کالظمأنِ

اے خدا ذو الاحسان کے طلب کرنے والے ۔۔۔ شیفتہ کی طرح اُٹھ اور پیاسے کی طرح اُسکو ڈھونڈ

بادر الیّ ساخبرنك مُشفقا ۔۔۔ عن ذالك الوجه الذی اصبانی

میری طرف دوڑ کہ مَیں تجھے شفقت کی راہ سے خبر دُونگا ۔۔۔ اُس مُنہ سے جس نے مجھے اپنی طرف کھینچا

احرق قراطیس البغاوۃ والابا ۔۔۔ وارکن الی الایقان والاذعانِ

ص۲۱

بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلادے ۔۔۔ اور یقین کی طرف جُھک جا

اعطیتُ نورًا من ذکاء مهیمنی ۔۔۔ لانیر وجه البرِّ والعمرانِ

مجھے اپنے خُدا کے آفتاب سے ایک نُور ملا ہے ۔۔۔ تاکہ مَیں جنگلوں اور آبادیوں کو روشن کروں

بارزتُ للهِ المهیمن غیرۃ ۔۔۔ ادعو عدوّ الدّین فی المیدانِ

مَیں اللہ تعالیٰ کیلئے غیرت کی راہ سے میدان میں نکلا ہوں ۔۔۔ اور دشمنِ دین کو میدان میں بُلاتا ہوں

واللهِ انّی اوّل الشجعان ۔۔۔ وستعرفنّ اذا التقا الجمعانِ

اور بخدا مَیں سب بہادروں سے پہلے ہوں ۔۔۔ اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونوں لشکر ملیں گے

من کان خصمی کان ربّی خصمه ۔۔۔ قد بارز المولےٰ لمن بارانی

جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالیٰ اُس کا دشمن ہوگا ۔۔۔ خدا اُسکے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

انی رئیتُ ید المهیمن حافظی ۔۔۔ ومؤیّدی فی سائر الاحیانِ

مَیں نے خدا کا ہاتھ اپنا محافظ دیکھا ۔۔۔ اور ہر ایک وقت میں اپنا مؤید پایا

من فضله انی کتبتُ معارفًا ۔۔۔ ادخلت بحر العلم فی الکیزان

یہ اُس کے فضل سے ہے جو مَیں نے معارف لکھے ۔۔۔ اور علم کا دریا کوزہ میں داخل کر دیا

یاقوم فی رمضان ظهرت اٰیتی
اے میری قوم میرا نشان رمضان میں ظاہر ہوا

من ربّنا الرّحمان والدّیانِ
خدائے رحمان اور جزا دہندہ سے

فاقرء اذا ما شئت اٰیة ربّنا
پس اگر تُو چاہے تو ہمارے ربّ کی آیت کو پڑھ

خسف القمر وتجاف عن عدوانِ
اور وہ آیت یہ ہے کہ خسف القمر اور ظلم سے الگ ہو جا

ثم الحدیث حدیث اٰلِ محمّدٍ
پھر حدیث حدیث آل نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی

شرح لما یتلی مِنَ الفُرقانِ
قرآن شریف کی آیات کی شرح میں

ھٰذا کلام نبیّنا وحبیبنا
یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے

فافرغ الیه وخل ذکر ادانی
پس اسکی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگوں کا ذکر چھوڑ دے

ھٰذا اشدّ علی العدا وجموعهم
یہ پیشگوئی دشمنوں پر بہت سخت ہے

من وقع سیف قاطع وسنانِ
تلوار اور نیزہ سے بھی زیادہ سخت

والحرّ بعد ثبوت امرٍ قاطعٍ
اور ایک آزاد آدمی ثبوت قطعی کے بعد

یُهدیٰ ولا یصغیٰ الی بُهتانِ
ہدایت دیا جاتا ہے اور بہتان کیطرف کان نہیں دھرتا

لا تعرضوا عنّی وکیف صددکم
تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کیونکر تم ایسے بھیجے ہوئے سے

عن مرسل یهدی الی الفرقانِ
کنارہ کش ہوتے ہو جو فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہے

ما جاءنی قومی شقا وتباعدوا
میری قوم بوجہ بدبختی کے میرے پاس نہیں آئی اور دُور ہوگئی

فترکتهم مع لوعة الهجرانِ
پس مَیں نے باوجود سوزش جُدائی انہیں چھوڑ دیا

انی رئیت بهجر قوم فارقوا
مَیں نے اُس قوم کی جُدائی میں جو جُدا ہوگئی

حالا کحالة مُرسل کنعانی
وُہ حالت دیکھی جو یعقوب علیہ السلام کی حالت سے مشابہ ہے

وسالت ربّی فاستجاب لی الدعا
اور مَیں نے اپنے ربّ سے سُوال کیا اور اُس نے میری دُعا قبول کی

فرجعت مجلوا من الاحزانِ
پس مَیں غموں سے نجات یافتہ ہوگیا

انّ العدا لا یفهمون معارفی
دشمن میرے معارف کو نہیں سمجھتے

ویکذّبون الحق کالنّشوانِ
اور مستوں کی طرح حق کی تکذیب کر رہے ہیں

لا ينظرون تدبّرًا و تفكّرًا
اور تدبّر اور تفکّر سے نہیں سوچتے
و تأبّطوا الاوهام كالاوثانِ
اور وہموں کو بتوں کی طرح اپنی بغل میں رکھتے ہیں

ان العقول على النقول شواهد
عقلیں نقلوں پر گواہ ہیں
تحتاج اثقال الىٰ ميزانِ
بوجھ میزان کے محتاج ہوتی ہیں

انّ النّهىٰ ملكتْ يداهُ قلوبنا
عقل کے دونوں ہاتھ ہمارے دلوں کے مالک ہیں
و نرىٰ بريق الحق بالبرهانِ
اور حق کی روشنی ہم برہان سے ہی دیکھتے ہیں

انّ العدا ايئسوا اذ انكشف الهدىٰ
دشمن نومید ہوگئے جب کہ ہدایت کھل گئی
فاليوم ليس لهم بذاك يدانِ
پس آج ان کو اس کے ساتھ مقابلہ کے ہاتھ نہیں

يا لاعنى خف قهر ربّ قادر
اے میرے لعنت کرنیوالے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر
والله انى مسلم ذو شانِ
اور بخدا میں ایک مسلمان ذی شان ہوں

والله انى صادق لا كاذب
اور بخدا میں صادق ہوں نہ کاذب
شهدت سماء الله والملوانِ
آسمان اور رات دن نے گواہی دے دی

ودّعتُ اهوائى لحبّ مهيمنى
حرص وہوا کو میں نے خدا تعالیٰ کیلئے رخصت کر دیا
وتركتُ دنياكم بعطف عنانى
اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

ص۳۳

وتعلقت نفسى بحضرة ملجائى
اور میرا نفس حضرت پروردگار سے تعلق پکڑ گیا
و تبرءت من كلّ نشب فانى
اور ہریک مال فانی سے بیزار ہوگیا

لا تعجلوا و تفكروا و تدبّروا
مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو
والعقل كل العقل فى الامعانِ
اور تمام عقل غور کرنے میں ہے

ان كنت لا تبغى الهدىٰ وتكذب
اور اگر تو ہدایت کو قبول نہیں کرتا اور تکذیب کرتا ہے
فاضرّنى بجوارح ولسانِ
سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دکھ پہنچا

واللعن ولعن الصادقين وسبّهم
اور لعنت کرنا اور سچّوں کو لعنت کرنا
متوارث من قادم الازمانِ
قدیم زمانہ سے لوگوں کا ورثہ چلا آیا ہے

لن تعجزوا بمکائد ربّ السماء
تم ہرگز اپنے فریبوں سے خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے

لِلّٰہِ سُلطانٌ علے السُلطانِ
خدا تعالیٰ کا تسلّط ہر ایک تسلّط پر غالب ہے

انظر ذکاءً ثم قمرًا مُنصفا
سُورج اور چاند کو منصف ہونے کی حالت میں دیکھ

ھذانِ للکذّاب ینخسفانِ
کیا ان دونوں کو ایک کذاب کے لئے گرہن لگا

یا لاعنی خف قہر ربّ شاھد
اے میرے لعنت کرنیوالے خدا تعالیٰ سے جو گواہ ہے خوف کر

ویریك اٰیات من الاحسانِ
اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے

قمر القدیر وشمسہ بقضاءہ
چاند اور سُورج کو گرہن لگا

خسفا وانت تصول کالسرحانِ
اور تُو ابھی بھیڑیئے کی طرح حملہ کر رہا ہے

لِلّٰہِ اٰیات یریھا بعدھا
ان دونوں کسوفوں کے بعد خدا تعالیٰ کے اور بھی نشان ہیں

ھذان قد جاءك کالعنوانِ
یہ دونوں عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہیں

ھذا من اللّٰہ الکریم المحسن
یہ خدائے کریم محسن کی طرف سے ہے

فاستیقظوا من رقدة العصیانِ
سو تم نافرمانی کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

من کان فی بئر الشقا متہافتا
جو شخص بدبختی کے کنوئیں میں گرنے والا ہو

لا یُنصرن بل یُھلکن کالعانی
اسکو مدد نہیں دیجاویگی بلکہ وُہ قیدی کی طرح مریگا

لا تحسبوا برّ الفساد حدیقة
تم ایسے باغ کو فساد کا جنگل مت خیال کرو

عذب الموارد مثمر الاغصانِ
جس کا میٹھا پانی اور شاخیں پھلدار ہیں

لا تظلموا لا تعتدوا لا تجرءوا
ظلم مت کرو تجاوز مت کرو دلیری مت کرو

وتباعدوا عن ذالك اللھبانِ
اور اُس لہبان سے دُور رہو

لا تکفروا یا قوم ناصر دینکم
اے میری قوم دین کے حامی کو کافر مت ٹھہراؤ

واخشوا الملیك وساعة اللقیانِ
اور اس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے

قد جئتکم یا قوم من ربّ الوریٰ
اے میری قوم میں تمہاری طرف خدا تعالیٰ کیطرف سے آیا ہوں

بُشریٰ لتوّاب اذا لاقانی
اس توبہ کرنے والے کو خوشخبری ہو جب وہ مجھ سے ملے

ارسلت من ربّ الانام فجئتکم
ئیں خدا تعالیٰ کیطرف سے بھیجا گیا پس تمہاری طرف آیا

فاسعوا الیٰ بستانه الرّیّانِ
پس خدا تعالیٰ کے تر و تازہ باغ کی طرف دوڑو

هذا مقام الشکران مغیثکم
یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے فریادرس نے

قد خصّکم بعنایتٍ وحنانِ
تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

یا قوم قوموا طاعة لامامکم
اے میری قوم اپنے امام کیلئے فرمانبردار بنکر کھڑے ہو جاؤ

وتباعدوا من معتدٍ لعّانِ
اور اُس شخص سے دور رہو جو حد سے تجاوز کرنیوالا اور لعنت کرنیوالا ہے

قد جاء یوم الله فارنوا واتّقوا
خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو

وتستّروا بملاحف الایمانِ
اور ایمان کی چادروں سے اپنی پردہ پوشی کر لو

لا یلهکم غول دنی مفسد
تمہیں کوئی مفسد کمینہ اپنے رب سے مت روکے

عن ربکم یا معشر الحدثانِ
اے نو عمر لوگو

قد قلتُ من تجلا فجاءت هٰذه
میں نے یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہے اور یہ قصیدہ

کالدّرّ او کسبیکة العقیانِ
موتی کی طرح ہے یا اس سونے کیطرح جو کٹھالی سے نکلتا ہے

ما قلتها من قوّتی لکنّها
میں نے اس کو اپنی قوت سے نہیں کہا مگر وہ

درٌّ من المولیٰ ونظم بنانی
موتی خدا تعالیٰ سے ہیں اور میرے ہاتھوں نے پرو دیئے ہیں

یا ربّ بارکها بوجه محمّدٍ
اے خدا محمدؐ کے منہ کے لئے اس میں برکت ڈال

ریق الکرام ونخبة الاعیانِ
جو سب کریموں سے افضل اور برگزیدہ دلوں سے برگزیدہ ہے

۳۵

ثمّ اعلم ان الله نفث فی روعی ان هذا الخسوف والکسوف فی رمضان
پھر جان کہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ
آیتان مخوّفتان لقوم اتبعوا الشیطان وآثروا الظلم والطغیان وهیّجوا الفتن
دو خوفناک نشان ہیں جو اُنکے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی
واحبّوا الافتتان وما کانوا منتهین. نخوّفهم الله بهما وکلّ من تبع هواه
کو اختیار کر لیا۔ سو خدا تعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ انکو ڈراتا ہے اور ہر یک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا

وخان وترك الصدق ومان وعصى الله الرحمان فيتأذّن الله لئن

کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خداتعالیٰ کی نافرمانی کی پس خداتعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی

استغفروا ليغفرن لهم ويرى المنّ والاحسان ولئن ابوا فان العذاب

معافی چاہیں تو اُن کے گناہ بخشے جائیں گے اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا

قد حان وفيها انذار للذين اختصموا من غير الحق وما اتّقوا الرب الدّيان و

وقت تو آگیا اور اس میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خداتعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور

تهديد للّذى ابى واستكبر وما ترك الحران فاتقوا الله ولا تعثوا فى الارض

ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا سو خدا سے ڈرو اور زمین پر

مُفسدين. وما لكم لا تخافونه وقد ظهرت آية التخويف من رب العالمين

فساد کرتے مت پھرو۔ اور تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانے کے نشان ظاہر ہوگئے

وقد ثبت فى الصحيحين عن نبى الثقلين وامام الكونين صلى الله عليه وسلم

اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فى الدارين انه قال لتفهيم اهل الايمان ان الشمس والقمر ايتان من

مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ شمس اور قمر دو نشان خداتعالیٰ کے

ايات الله لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما ايتان من اياته

نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کے لئے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خداتعالیٰ

يخوف الله بهما عباده فاذا رأيتموها فافزعوا الى الصّلوة فانظر كيف اوصا

کے دو نشان ہیں خداتعالیٰ اُن دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان کو دیکھو

سيّد السادات وخاتم النّبيّين. وفى الحديث اشارة الى ان تلك الايتين

تو جلدی سے نماز میں مشغول ہوجاؤ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت صلعم نے خسوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث

من الرحمان مخصوصتان لتخويف عصاة الزمان ولا يظهران الا عند

میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں اور اس وقت ظاہر

کثرۃ المعاصی وغلو الخلق فی العصیان وکثرت الخبیثات و الخبیثین

ہوتے ہیں کہ جب دُنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہوجائیں اور

ولاجل ذلك امر صلعم عند رؤیتھما لفعل الخیرات والمبادرۃ الی الصالحات

اِسی غرض سے رسُول اللہ نے گرہن کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں

من الصلوات و الصدقات بامحاض النیات و الدعاء و البکاء کالقانتین

اور نیک کاموں کی طرف جلدی کریں جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دُعا کرنا اور رونا اور

و القانتات و الرجوع الی اللہ و الذکر و التضرعات و القیام و الرکوع

اللہ تعالےٰ کی تعریف اور ذکر اور تضرّع اور قیام اور رکوع

و السجدات و التوبۃ و الانابۃ و الاستغفار وطلب المغفرۃ من الغفار

اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور

و الخشوع و الابتھال و الانکسار ومثل ذلك علی حسب الطاقۃ من

خشوع اور ابتہال اور انکسار اور ایسا ہی حسب طاقت

الاحسان وفك الرقبۃ و العتاقۃ ومواسات الیتمیٰ و الغرباء والتذلل

احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غمخواری اور جناب الٰہی میں

کل التذلل فی حضرۃ الکبریاء ربّ السّمٰوات و الارضین۔ فکان السرّ فی

تذلّل پس گویا کہ ان اعمال کی بجا آوری میں جو نماز اور خشوع اور ابتہال ہے یہی بھید

ھٰذہ الاعمال و الخشوع و الابتھال ان الشمس و القمر لا تنکسفان الا عند

ہے کہ چاند اور سُورج کا اِسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ

آفۃ نازلۃ وداھیۃ منزلۃ وعند قرب ایام الباس و انعقاد اسباب الشر

جب کوئی آفت نازل ہونے والی ہو اور کسی مصیبت کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر ایسے اسباب شر کے

الذی ھی مخفیۃ عن اعین الناس ویعلمھا ربّ العٰلمین فتقتضی رحمۃ اللہ تعالیٰ

جمع ہوگئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف انکو خدا تعالیٰ جانتا ہے پس خدا تعالیٰ کی رحمت

وحكمته التى ترى اللطف والجمال ان يعلم الناس عند كسوف طرقا هى
اور اُسکی پر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلائے جو کسوف کے
تدفع موجباته وتزيل سيّاته فعلمهم هذه الطرق على لسان خير المرسلين۔
موجبات کو دُور کریں اور اسکی بدیوں کو ہٹا دیں پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریقے سکھلا دیئے۔
ولا شك ان الحسنات يذهبن السيات وتطفى نيرا نادموع المستغفرين
اور کچھ شک نہیں کہ بدیاں نیکیوں سے دُور ہوتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہنے والوں کے آنسو آگ کو بجھا دیتے ہیں۔
واذا عمل عبد عملا صالحًا باخلاص النيّة وكمال الطاعة وارضى به
اور جس وقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس سے راضی کر دیتا ہے
ربه بتحمل الاذية فيعارض هذا العمل الذى كسبة الشر الذى
پس وہ نیک عمل اس کی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جس کے اسباب مہیا ہو گئے ہیں
انعقد سببه فيجعله الله من المحفوظين۔ وهذا من سنّة الله ان الدعا
پس خدا تعالیٰ اس عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے کہ وہ دُعا کیساتھ
يردّ البلاء ولا يلتقى دعاء وبلاء الا وانّ الدعاء يغلب باذن الله اذا
بلا کو ردّ کرتا ہے اور دُعا اور بلا کبھی دونوں جمع نہیں ہوتیں مگر دُعا باذن الٰہی بلا پر غالب آتی ہو جب
ما خرج من شفتى الاوابين فطوبىٰ للدّاعين۔
ایسے لبوں سے نکلتی ہو جو خدا تعالیٰ کیطرف رجوع کرنیوالے ہیں سو دُعا کرنیوالوں کو خوشخبری ہو۔

٣٧ واذا كان كسوف احد من الشمس والقمر دالًا على آفات الزمان و
اور جبکہ ایک گرہن ہی اس قدر آفتوں پر دلالت کرتا ہو تو اس زمانہ کا کیا حال جس میں
موجب انواع البلايا والخسران فما بال اجتمع فيه كسوفان فاتقوا الله
دونوں گرہن جمع ہو گئے ہوں سو خدا تعالیٰ سے ڈرو
يا معشر الاخوان ولا تكونوا من الغافلين۔ لا يقال ان النيّرين ينكسفان
اور غافل مت ہو۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ سُورج گرہن اور چاند گرہن

من اسباب أثبتت بالبرهان وفصّلت فى الكتب بتفصيل البيان فما لهاد لآفات

ان سب اسباب سے ہوتا ہے جو کتابوں میں درج ہیں۔ پس انکو ان آفات سے

تتوجه الى نوع الانسان عند كثرة العصيان لان الامر الذى مثبت عند

کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہوں کی شامت سے آتی ہیں کیونکہ عارفوں کے نزدیک یہ بات

أولى العرفان هو ان الله خلق الانسان ليدخله فى المحبوبين المقبولين او

مسلّم ہے کہ خداتعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کو محبوبوں میں یا مردودوں

المردودين المطرودين۔ وجعل تغيرات العالم دالة على خيره وشره

میں داخل کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام تغیّر عالم کے انسان کی خیر اور شر

ونفعه وضرّه وجعل العالم له كمثل المبشرين والمنذرين۔ وكلما اراد

اور نفع اور ضرر پر دلالت کرنیوالے پیدا کئے ہیں اور اسکے لئے تمام عالم کو مبشّر اور منذر کیطرح بنا دیا ہے اور ہر یک

الله من عذاب وتعذيب اهل الزمان فلا ينزل الا بعد ما اذنبت

وہ عذاب جو خداتعالیٰ نے انسانوں کی سزا دہی کے لئے مقرر کیا ہے وہ قبل اس کے جو انسان گناہ کرے

ايدى الانسان واصر عليه كاسرار اهل الطغيان واعتدے كالمجترئين۔

اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے گذر جائے نازل نہیں ہوتا۔

وقد جعل لكل شئ سببا فى العالمين۔ وجعل كل اية مخوفة فى الزمان تنبيها

اور خداتعالیٰ نے عالم میں ہر یک شئے کیلئے ایک سبب بنایا ہو۔ اور ہر یک ڈرانیوالا نشان بدبختوں اور زیادتی کرنیوالوں

لاهل الشقاوة والخسران وانذارًا للمسرفين۔ ومبشرة للذين نزلوا

کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہ نشان اُن کے لئے مبشر ہے جو

بحضرة الوفاء وحلوا محل الصفاء والاصطفاء منقطعين۔ وهذه سُنّة

وفا کے آستانہ پر اُتر آئے اور صفاء اور اصطفاء میں منقطع ہو کر نازل ہوئے۔ اور یہ ایک سُنّت

مستمرة وعادة قديمة تجد آثارها فى قرون خالية من حضرة متعالية

قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے پائے گا۔

۳۸

فکذلك جاء فی کتب الاوّلین۔ و ان کنت فی شك فانظر الاصحاح الثانی
اور اسی طرح پہلی کتابوں میں آیا ہے ۔ اور اگر تجھے شک ہے پس تو دُوسرا باب یوئیل نبی کی

من صحف یوئیل و الثانی و الثلاثین من حزقیل و اتق اللّٰہ ولا تتبع سبل
کتاب کا اور بتّیسؔ باب حزقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سے ڈر اور مجرموں کی راہ

المجرمین۔
کی پیروی مت کر۔

وحاصل الکلام ان الخسوف و الکسوف آیتان مخوفتان واذا اجتمعا
اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانے والے نشان ہیں اور جب یہ دونوں جمع

فھو تھدید شدید من الرحمان و اشارۃ الی ان العذاب قد تقرر واکد من اللّٰہ
ہو جائیں تو وُہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے

لاھل العدوان ومع ذلك من خواصھما انھما اذا ظھرا فی زمان و تجلیا
ظالموں کیلئے بہت نزدیک عذاب قرار پاچکا ہے اور باوجود اسکے اُنکے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ دونوں کسی

لبلد ان فینصر اللّٰہ اھلھا المظلومین۔ و یقوی المستضعفین المغلوبین و
کسی زمانہ میں ظاہر ہوں اور کسی ملک پر اُنکا ظہور ہو سو اُس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں اُنکی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں

یرحم قومًا اوذوا وکفروا ولعنوا من غیر حق فینزل لھم آیات من السماء
کو قوت بخشتا ہے اور اُس قوم پر رحم کرتا ہے جو دکھ دیئے گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کیے گئے سو اُنکی تائید کیلئے آسمان سے نشان

وحمایات من حضرۃ الکبریاء و یخزی المنکرین المعادین ویحکم بالحق
اُترتے ہیں اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ مُنکروں اور دشمنوں کو رُسوا کرتا ہے سچّا فیصلہ کر دیتا ہے

وھو احکم الحاکمین۔ و یقضی بین المتشاجرین و یقطع دابر المعتدین۔
اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور نزاعوں کا تصفیہ کرکے تجاوز کرنے والوں کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔

فتصیبھم خجالۃ واحجام وتندم و انھزام وکذلك یجزی الکاذبین
سو انکو ایک شرمندگی اور زد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ جھوٹوں کو سزا دیتا ہے

يحبّ الضعفاء الاتقياء ويجيح اصل المفسدين الذين يتركون
کمزوروں اور نیکبختوں کو دوست رکھتا ہو اور مفسدوں کی بیخ کنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچّی نصائح اور اُن کے
وصايا الحق ومواقعها ويقفون ما ليس لهم به علم ويقولون امنّا
موقع چھوڑ دیتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جن کا انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر
بالقران وماهم بمؤمنين يصرّون على امور لا يعلمون حقيقتها
ایمان لائے حالانکہ نہیں ایمان لائے ان امور پر اصرار کرتے ہیں جن کی حقیقت کی انہیں خبر نہیں
وامروا بالتزام طرق التقوى فتركوها وكفروا اخوانهم المؤمنين۔
اور حکم تھا کہ تقوٰی کے طریقوں کو لازم پکڑو سو اُنہوں نے ان راہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بعض بھائیوں کو
اولئك يئسوا من ايام الله وبشاراتها ونبذوها وراء ابعد المبعدين۔
کافر ٹھہرایا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے دنوں اور انکی بشارتوں سے ناامید ہوگئے۔ اور اُنکو بہت دُور ڈال دیا۔
وسيعلمون كيف يكون مآل المفتنين الخائنين۔
پس عنقریب جان لیں گے کہ فتنہ پردازوں اور خیانت پیشوں کا انجام کیا ہے۔

ومن خواص هذين الكسوفين انهما اذا اجتمعا في
اور اِس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ
رمضان الذى انزل الله فيه القران۔ فيشيع الله بعدها العلوم الصادقة
رمضان میں جمع ہوں وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا۔ سو انکے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو
الصحيحة ويبطل البدعات الباطلة القبيحة ويهوى الناس الى امامهم
پھیلائے گا اور بدعات باطلہ کو دُور کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان تجلّی
باستعدادات شتّى وتجرى من العلوم الحقة انهار عظمى ويتوجه الخلق
دکھلائیگا وہ نہایت مہربانی کی تجلّی ہوگی اور زمین میں اسکی مثل نہ پائی جائیگی اور لوگ اپنے امام کیطرف مختلف استعدادوں
من القشر الى اللبّ ومن البغض الى الحبّ ومن المجاز الى الحقيقة
کے ساتھ آئینگے اور علوم حقّہ سے نہریں جاری ہونگی اور لوگ چھلکے سے مغز کیطرف توجہ کرینگے اور بغض سے حبّ کیطرف پھرینگے اور

۳۹

ومن التيه الى الطريقة ويتنبه الذين اخطأوا مشربهم من الحق والصواب

مجاز سے حقیقت کیطرف آئینگے اور آوارہ گردی سے راہ راست کیطرف رُخ کرینگے اور جنہوں نے اپنے مشرب حق میں خطا کی وہ متنبہ

ويرجع الذين سرحوا افكارهم فى مرعى التباب ويتندم الذين ضاع من

ہوجائینگے اور جو ہلاکت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کریں گے اور جن کے ہاتھوں سے امام کی تعظیم ضائع

ايديهم تعظيم الامام ويتطهر الذين تلطخوا من انواع الاثام ويهيج تلك

ہوگئی وہ شرمندہ ہوں گے اور جنہوں نے ان دنوں کا قدر نہیں کیا وہ ندامت اُٹھادیں گے اور جو لوگ

التاثيرات فى قوى الافلاك بحكم مالك الاحياء والاهلاك فيمتلأ

گناہ میں آلودہ تھے وہ پاک ہوجائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے قویٰ میں جوش میں آئیں گی اُس مالک کے

العالم من الوحدانية وانوار العرفان ويخزى الله حماة الشرك والكذب

حکم سے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس یہ عالم توحید اور معرفت کے نور سے بھر جائیگا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹ

والعدوان وتاتى ايام جذبات الله بعد ايام الضلال وتجد كل نفس

اور ظلم کے حامیوں کو رُسوا کرے گا اور بعد گمراہی کے جذبات الٰہی کے دن آئیں گے اور ہر یک نفس

ما تليق بها من الكمال فمن كان حريا بمعارف التوحيد يعطى له غض

اُس کمال کو پالیگا جو اس کی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف کے لائق ہوگا اُسکو تازہ بتازہ

طري من حقائق الكتاب المجيد ومن كان مستعدا للعبادات يعطى له

حقائق قرآن شریف عطا ہوں گے اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا اُس کو حسنات کی

توفيق الحسنات والطاعات ويجعل الله مقام المجدد مركز البلاد ومرجع

توفیق دیجائے گی اور خدا تعالیٰ مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کریگا اور مرجع عباد ٹھہرائیگا

العباد ويبلغ اثره الى اقصى الارضين۔

اور زمین کے کناروں تک اس کا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل ان من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق الى الله المطاع

پس خلاصہ کلام یہ کہ اِس خسوف کسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف

وعُسر المتکبرین و یُسر المنکسرین و للہ فیھا تجلیات جمالیۃ وجلالیۃ
لوگوں کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہونگے اور شکستہ دل راحت پائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس کسوف خسوف میں تجلّیات
فلا تعجب فان الحضرۃ متعالیۃ فتقدیم القمر علی الشمس اشارۃ الی تقدیم
جمالی اور جلالی ہیں پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلّی کی طرف اشارہ ہے
التجلی الجمالی و انکساف الشمس بعد اشارۃ الی التجلی الجلالی فاتقوہ
اور پھر اُس کے بعد سُورج گرہن ہونا جلالی تجلّی کی طرف اشارہ ہے
ان کنتم متقین و فی ھذا التجلی الجلالی و الجمالی اشارۃ الی ان مھدی
اور اِس جلالی اور جمالی تجلّی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
اٰخر الزمان و مسیح تلک الاوان یوصف بکلّ نوع فقر و سیادۃ ویعطی
مسیح آخر الزمان دونوں نوع فقر اور سیادت سے حصّہ پائے گا اور ہر یک سعادت میں سے اسکو
نصیبا معتدا بہ من کلّ سعادۃ ویُصبّغ بصبغ القمریّین و الشمسیّین
نصیب ہوگا قمریوں اور شمسیوں
والجمالیین والجلالیین باذن احسن الخالقین۔ فلا تتیھوا فی بوادی
اور جمالیوں اور جلالیوں کے رنگ دیا جائے گا۔ پس تم وسوسوں کے جنگلوں
الوسواس و اعلموا انّ مقت اللہ اکبر من مقت النّاس فلا تتبعوا
میں آوارہ مت پھرو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب انسانوں کے غضب سے زیادہ ہے پس تم
خطوات الخنّاس و اْتونی مومنین۔ و ادعوا اللہ ان یھب لکم فھمًا
خنّاس کی پیروی مت کرو اور مومن بنکر میرے پاس آجاؤ۔ اور مَیں دُعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں سمجھ اور
وبصرًا و لسانًا وقلبًا و اُذنًا ووجدانًا و یھدیکم ویجعلکم من المھتدین۔
زبان اور دل اور کان اور وجدان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دے اور ہدایت مندوں میں کردے
اعلموا یا معشر الغافلین ان اللہ لا یضیع الدّین وقد جرت سُنّتہ
اے غافلوں کے گروہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ دین کو ضائع نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی سُنّت

ملا

واستمرت عادته انه اذا جاء زمان الظلام وجعل دين الاسلام غرض

اور عادت اسی طرح پر جاری ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آجائے   اور دین اسلام تیروں کا نشانہ ٹھہرایا جاوے

السهام وطال عليه السنة الخواص والعوام واختار الناس طرق الارتداد

اور اس پر خواص اور عوام کی زبانیں جاری ہوں   اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کریں

وافسدوا فی الارض غاية الافساد فتتوجه القيومية الالٰهية الى حفظه

اور زمین میں غایت درجہ کا فساد ڈالدیں   پس قیومیت الٰہیہ توجہ فرماتی ہو کہ تا دین کی حفاظت کرے

وصيانته ويبعث عبدًا لاعانته فيجدّد دين الله بعلمه وصدقه وامانته و

اور کوئی بندہ اس کی اعانت کے لئے کھڑا کر دیتا ہو پس وُہ دین اسلام کو اپنے علم اور صدق اور امانت کے ساتھ

يجعل الله ذلك المبعوث زكيًّا وبالفيوض حريًّا ويكشف عينه ويهب له

تازہ کر دیتا ہو۔ اور خدا اُس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہو اور اس کی آنکھ کھولتا ہو اور اُسکو تازہ بتازہ

علمًا غضًّا طريًّا ويجعله لعلوم الانبياء من الوارثين۔ فياتی فی حللٍ

علم بخشتا ہو   اور نبیوں کے علموں کا اس کو وارث ٹھہراتا ہے۔   پس وُہ ایسے پیرایوں میں

تقابل حلل فساد الزمان وما يقول الا ما علمه لسان الرحمان و

آتا ہے جو فساد زمانہ کے پیرایوں کے مقابل پر ہوتے ہیں اور وُہی کہتا ہو جو خدا کی زبان نے اُسے سکھایا ہو اور

تعطى له فنون من مبدء الفيضان على مناسبات فساد اهل البلدان

مبدء فیضان سے کئی قسم کے علم اُس کو دیئے جاتے ہیں جو زمانہ کے فساد کے موافق

ثم لا تعجب من ان رُوحانية القمر تقبل بعض انوار الله فی حالة الانخساف

ہوں۔ پھر تو اس بات سے کچھ تعجب مت کر کہ چاند کی رُوحانیت حالت انخساف میں کچھ انوار الٰہی قبول کرلیتی ہے

ورُوحانية الشمس فی وقت الانكساف فان هٰذا من اسرار الٰهية و

ایسا ہی سورج کی رُوحانیت بھی   کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے بھیدوں اور

عجائبات ربانية فلا تكن من المرتابين۔

عجائبات میں سے ہے   پس اس میں شک مت کر۔

۴۲

وربما یختلج فی قلبك ان القرآن لا یشیر الی رمضان فاعلم ان الفرقان

اور بسا اوقات تیرے دل میں یہ گذرے گا کہ قرآن رمضان کی طرف اشارہ نہیں کرتا پس جان کہ قرآن نے

ذکرہ علی الطریق المجمل المطوی وھو کاف للبصیر الذکی ولا حاجۃ الی

مجمل طور پر خسوف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر ذکی کے لئے کافی ہے اور کسی

تفصیل و تبیین۔

تفصیل کی حاجت نہیں۔

واما اذا سئلت شیئا عن تفصیلہ فاعلمك اقل من قلیلہ فاعلم

لیکن اگر تو کچھ اس کی تفصیل چاہے سو میں کمتر از کم تجھے بتلاتا ہوں سو جان کہ

ان اللہ تبارك وتعالی اسس نظام الدین من رمضان فانہ انزل فیہ

خدا تعالیٰ نے دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے۔ کیونکہ اس نے اس میں

القرآن فلما ثبتت خصوصیۃ ھذا الشھر المبارك بنظام الدین وفیہ

قرآن نازل کیا ہو پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینہ میں

لیلۃ القدر وھو مبدء لانوار الدین المتین وثبت ان العنایۃ

لیلۃ القدر ہے اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عنایت الٰہیہ

الالٰھیۃ قد توجھت الی نظام الخیر فی رمضان واجرت الفیضان

رمضان میں ہی نظام خیر کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتدائے فیضان کا اسی مہینہ سے

فبان ان اللہ لا یتوجہ الی اعانۃ النظام فی اخر ایام الظلام الا

ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ اعانت نظام کیلئے تاریکی کے انتہا کے وقت

فی ذالك الشھر المبارك للاسلام وقد عرفت ان الانخساف والانکساف

صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا ہے کہ خسوف اور کسوف

توجہ جمالی وتجلی جلالی وفیہ انوار لنشاءۃ ثانیۃ وتبدلات روحانیۃ

جمالی اور جلالی تجلی ہے۔ اور یہ تجلی نشأۃ ثانیہ اور تبدلات روحانیہ کیلئے ہے

وھو لبنة اولیٰ لتاسیس نظام الخیر و تعمیر المساجد و تخریب الدیرو
اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور دیر کی خرابی کے لئے اور
تغلب فیه القویٰ السماویة علی القویٰ الارضیّة والانوار المسیحیة علی
اس میں آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آجائیں گی اور مسیحی نور
الحیل الدجالیة ویری الله خلقه سراجًا وھّاجًا فیه خلون فی دین الله
دجالی حیلوں سے بڑھ جائیں گے اور خدا تعالیٰ اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائے گا پس وہ
افواجًا وکان قدرًا مقضیًّا من ربّ العٰلمین۔
فوج در فوج دین الٰہی میں داخل ہوں گی۔

۴۳

القصیدہ

قد جاء یوم الله یوم اطیبُ
خدا کا دن آگیا جو پاک دن ہے
بشریٰ لذی رشد یقوم ویطلبُ
اُس رشید کو خوشخبری ہو جو کھڑا ہوتا ہے اور اُسکو ڈھونڈتا ہے

سبقت ید اجبارنا سیف العدا
ہمارے جبار کے ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے
فتری العدوّ النکس کیف یترّبُ
پس تو دشمن ضعیف کو دیکھے گا کہ کیونکر خاک میں ملایا جاتا ہے

و انا المسیحُ فلا تظنن غیرہ
اور میں ہی مسیح موعود ہوں پس کوئی دوسرا خیال مت کر
قد جاءك المھدی وانت تکذبُ
تیرے پاس مہدی موعود آیا اور تو تکذیب کرتا ہے

ھل غادر الکفار من نوع الاذیٰ
کیا کفار نے کسی قسم کا دُکھ اُٹھا رکھا ہے
ام لا تری الاسلام کیف یُذوّبُ
یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیونکر گداز کیا جاتا ہے

حلّت بارض المسلمین جموعھم
مسلمانوں کی زمین میں ان کے گروہ نازل ہوئے
وخبیثھم یوذی النّبی ویاشبُ
اور ان میں جو پلید ہے وہ نبی صلعم کو دُکھ دیتا اور عیب نکالتا ہے

انّی اریٰ ایذاءھم و فسادھم
مَیں ان کے ایذا اور فساد دیکھتا ہوں
و یذوب روحی و الوجود یُثقّبُ
اور رُوح گداز ہوتی ہے اور وجود میں سُوراخ ہوتا ہے

عین جرت من قطر دمع عینہا
آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے
قلبٌ علیٰ جُمُر الغضا یتقلّبُ
دل افروختہ کوئیلوں پر جو غضا کی لکڑی کے ہیں لوٹ رہا ہے

من کلّ قُنّات و جبل شاھق
تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے
وشوامخ نسلوا و وطِئَ المجنبُ
اور اونچے پہاڑوں سے دشمن دوڑے اور عرب کی سرحد تک پہنچ گئے

وعلیٰ قنان الشامخات مُصیبۃ
اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت ہے
عُظمیٰ فاین الوھد منہم تہربُ
پس نشیب اُن کے حملوں سے کہاں بھاگ جائیں

ریح المصائف قد اطالت لہبہا
گرمی کی ہوا نے اپنے شعلے لمبے کر دیئے
من سومہا و سہامہا نتعجّبُ
اُس کے چلنے اور اُس کی لُو سے ہم تعجب کرتے ہیں

ما بقی من سبب ولا من رُمّۃٍ
کوئی پکا سبب اور کوئی کچا سبب باقی نہ رہا
اِلّا الّذی ھو قادر و مسبّبُ
مگر وُہ خدا جو سببوں کو پیدا کرتا ہے

شبّوا لظی الطّغویٰ فبعد ضرامہ
انہوں نے حد سے بڑھنے کی آگ کو بھڑکا دیا سو اسکے بھڑکنے کے بعد
ھاج الدّخان وکلّ طرف ینشغبُ
دُھواں اُٹھا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی

حرق کجبل ساطع اسنامہ
یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اس کی چوٹی ہے
فِتَن تبید الکائنات و تنہبُ
یہ وہ فتنے ہیں جو ہلاک کرتے جاتے اور لُوٹتے جاتے ہیں

انّی اریٰ اقوالہم کاسنّۃٍ
مَیں ان کی باتوں کو برچھیوں کی طرح دیکھتا ہوں
توذی القلوب جروحہا و تُعذّبُ
دلوں کو اُن کے زخم دُکھ دیتے ہیں اور عذاب پہنچاتے ہیں

او کابن عم المرھفات کلالۃً
یا وہ دُور کے رشتہ سے تلواروں کے چچیرے بھائی ہیں
او کالسہام المصمیات تتبّبُ
یا وُہ ان تیروں کیطرح جو خطا نہیں کرتے ہلاک کرنیوالے ہیں

ظلعوا الیٰ ظلم و زیغ حشنۃ
کینہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کی طرف مائل ہو گئے
و الیٰ کلام یوذین و یحرّبُ
اور اس کلام کیطرف مائل ہوئے جو دُکھ دیتی اور غصہ دلاتی ہے

۴۴

وارى الدنىّ الغول يهوى نحوهم ۔ والى اشائب قومهم يتاشّب

اور مَیں کمینہ دیو کو دیکھتا ہوں جو اُن کی طرف جھکتا ہے ۔ اور اُن جماعتوں میں ملتا ہے

ابل من الفاقات احنق صلبها ۔ فاختار ادیارا لقوت یکسب

ایک اُونٹ ہے جو فاقوں سے اس کی کمر دُبلی ہوگئی ۔ سو اُس نے گرجا اختیار کیا تا قوت حاصل کرے

لیسوا من الاسرار فی شئ ھُدیٰ ۔ ما ان اریٰ من بالدقایق یارب

اسرار ہدایت میں سے اُن کو کچھ بھی حصّہ نہیں ۔ مَیں اُنھیں کوئی نہیں دیکھتا جو باریک باتوں کو شناخت کرنیوالا ہو

ما امنوا حتی اذا خسف القمر ۔ علهت قلوب المنکرین و انّبوا

ایمان نہ لائے یہانتک کہ چاند گرہن ہوا ۔ منکروں کے دل حیران ہوگئے اور سرزنش کئے گئے

یئسوا من الرحمان والکلم التی ۔ کانوا علیها قائمین و ثُرّبوا

خدا تعالیٰ سے نومید ہوگئے اور نیز ان کلموں سے ۔ جن پر قائم تھے اور سرزنش کئے گئے

اولم تکن تدری قلوب عن الهدیٰ ۔ انّ المهیمن یخزین من ینکب

کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہیں اُنکے دل نہیں جانتے ۔ کہ خدا تعالیٰ راہ سے پھرنے والے کو رسوا کرتا ہے

اولم تکن عین البصیر رقیبنا ۔ هل یستوی الاتقی و رجل احوب

کیا دیکھنے والے کی آنکھ ہم کو تاڑ نہیں رہی ۔ کیا پرہیزگار اور گنہ گار دونوں برابر ہوسکتے ہیں

۴۵

ظهرت علامات الخسوف بلیلة ۔ طلق لذیذ والرواعد تصخب

چاند گرہن کی علامات ایک رات خوشنما میں ۔ ظاہر ہوگئیں اور بادل آواز کر رہے ہیں

متفرق غیم السماء و زجله ۔ بیضٌ کان نعاج واد تسرب

بادل الگ الگ ہیں اور ان کی جماعتیں سفید ہیں ۔ گویا جنگل کی بھیڑیں ایک طرف چلی جارہی ہیں

طورا یریٰ مثل الظباء بحسنها ۔ اُخریٰ کآرام تمیس و تهرب

بعض وقت تو یہ بادلوں کے ٹکڑے ہرنوں کیطرح اپنے حسن میں ظاہر ہوتے ہیں ۔ اور کبھی کم عمر ہرنوں کی طرح ناز سے چلتے اور بھاگتے ہیں

تمر کظعن والسحاب قرامها ۔ والریح کلّتها لیهی الاجنب

چاند ہودج نشین عورتوں کیطرح ہے اور بادل اس ہودہ کا موٹا پردہ ہے ۔ اور ہوا اُسکا باریک پردہ ہے تاکہ اجنبی کو روکا جاوے

صُبّت علیٰ قمر السماء مُصیبة
آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی
وکمثلنا بزوال نورٍ یُرعبُ
اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈرایا جاتا ہے

انّی اریٰ قطرًا لدیه کانّه
میں مینھ اُس کے پاس دیکھتا ہوں گویا کہ وہ
یبکی کرجلٍ ینهبن ویخیّبُ
اُس شخص کیطرح روتا ہے جو لوٹا جائے اور نومید کیا جائے

یا قمر زاویة السماء تصبّرن
اے گوشہ آسمان کے چاند
مثلی فیدرکك النصیر الاقربُ
میری مانند صبر کر بس خدا تیری مدد کرے گا

ابشر سینحسر الظلام بفضله
خوش ہو کہ عنقریب تاریکی دُور ہو جائے گی
ان البلیة لا تدوم وتذهبُ
مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی اور چلی جاتی ہے

ان المهیمن لا یضیع ضیاءه
خُدا اپنی روشنی کو دُور نہیں کرتا
فلکلّ نورٍ حافظ و مؤرّبُ
اور ہر یک نُور کے لئے نگہبان ہے اور پُورا کرنیوالا

هٰذا ظلام الساعتین و انّنی
یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور مَیں
من بُرهة ارنو الدجیٰ واعذّبُ
ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھ رہا ہوں اور دُکھ اُٹھا رہا ہوں

تلج السحاب لتبکین تألّما
تو بادل میں داخل ہوتا ہو تاکہ درد دِل سے رو دے
والصّبر خیر للمصاب واصوبُ
اور مصیبت زدہ کے لئے صبر کرنا بہتر ہے

ذرفت عیونك والدموع تحدّرت
تیرے آنسو جاری ہو گئے
من مثلك الاوّاب هٰذا اعجبُ
اور یہ تیرے جیسے اوّاب سے عجیب ہے

هلّا سألت مجرّبا عند الاذی
تُو نے دُکھ کے وقت کسی تجربہ کار کو کیوں نہ پُوچھا
ولکلّ امرٍ عقدةٌ و مجرّبُ
اور ہر یک امر میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی ایک تجربہ کار

تبکی علیٰ هٰذا القلیل من الدجیٰ
تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے
سرنا بجوف اللیل یا متأوّبُ
ہم تو رات کی وسط میں پھر رہے ہیں اے رات کے ابتدا میں آنیوالے

اثنی علیٰ ربّ الانام فانّه
مَیں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں
ابدا نظیری فی السماء فاطربُ
جو اُس نے آسمان میں میرا نظیر ظاہر کیا

قمر السماء مشابه بقریحتی
آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے

کطلیح اسفار السریٰ یتطرب
اس اونٹ کی طرح جو رات چلنے کی مشق رکھتا ہے خوش ہے

نصعت مقاصد ربنا بخسوفه
اس کے گرہن سے ہمارے خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے

فاطلب هداه وما اخالك تطلب
سو اسکی ہدایت کو ڈھونڈھ اور میں نہیں امید رکھتا کہ تو ڈھونڈے

ظهرت بفضل الله فی بلد اننا
خدا کے فضل سے اس کے بڑے نشان

آیاته العظمیٰ فتوبوا وارهبوا
ہمارے ملک میں ظاہر ہو گئے پس توبہ کرو اور اس سے ڈرو

قمر کمثل ظعینة فی ظعنها
چاند ایسا ہے جیسے ہودہ میں ہودہ نشین عورت

شاقتك جلوته وفیها ترغب
اس کا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے

ودق الرواعد قد تعرض حوله
بادلوں کا مینہ اس کے گردا گرد ہے

ارزامها فی کل حین یعجب
ان بادلوں کی آواز ہر وقت تعجب میں ڈالتی ہے

غیم کاطباق تصرخیامه
بادل طبق بر طبق ہے اسکے خیموں کی آواز آ رہی ہے

رعد کمثل الصالحین یاوب
اور بادل کی گرج نیک بختوں کی طرح تسبیح میں ہے

قمر بحلیته مشاکهة الدم
چاند اپنی شکل میں خون کے مشابہ ہو رہا ہے

وجه کغضبان یهول ویرعب
غصہ والوں کی طرح منہ ہے جو ڈراتا ہے

فی جلهتیه بدا السحاب کانه
اسکے دونوں کناروں میں اس طور سے بادل ہو گویا وہ

کفف علی ایدی التی هي تغضب
سوئی کے نقش کے دائرے ہیں اس عورت کے ہاتھ پر جو غصہ میں ہو

قد صار قمر الله مطعون الدجیٰ
خداتعالیٰ کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی

لیل منیر۔ کافر فتعجبوا
چاندنی رات اندھیری رات بن گئی پس تعجب کرو

ص۴۷

انی اراه کنؤی دار خربة
میں اس کو خراب شدہ گھر کی خندق کی طرح دیکھتا ہوں

لم یبق الا مثل طلل یشجب
صرف نشان کی طرح باقی رہ گیا ہے جو غمگین کرتا ہے

کسفت ذکاء الله بعد خسوفه
پھر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا

انی اراها مثل دار تخرب
اور میں اس کو دیکھتا ہوں جیسا کہ گھر خراب شدہ

كسفت وظهر الكدر فی اجزاءها
گرہن لگا اور اس کے تمام کناروں میں گرہن ظاہر ہوگیا

عفت الانارة مثل ماءٍ ينضبُ
اور روشنی اس طرح دُور ہوگئی جیسا کہ پانی زمین کے نیچے چلا جاتا ہے

حتی انثنت فی الساعتين ككافر
یہانتک کہ دو گھنٹہ میں شب تاریک سے مشابہ ہوگیا

ضاهت نذيرًا يُكفرن ويكذبُ
اُس نذیر سے مشابہ ہوا جس کو کافر ٹھہرایا گیا

وتبيّنت صور الظلام كانها
اور اندھیری کی کئی صورتیں ظاہر ہوئیں گویا کہ سورج نے

القت يدًا فی الليل اوهی كوكبُ
اپنا ہاتھ رات میں ڈال دیا یا وہ ایک ستارہ ہے

النيّران تجاوبا فی امرنا
سورج اور چاند ہمارے امر میں متفق ہوگئے

قاما كشهداءٍ وزال الهيدبُ
اور گواہوں کیطرح کھڑے ہوگئے اور شک کا بادل دُور ہوگیا

لما رئيت النيّرين تكسّفا
جبکہ میں نے دیکھا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا

وانار وجههما وزال الغيهبُ
اور پھر دیکھا کہ ان دونوں کا منہ روشن ہوگیا اور تاریکی جاتی رہی

ففهمتُ من لطف الكريم بخطّتی
پس میں خداوند کریم کے لطف سے اپنے کام میں سمجھ گیا

انّ السّنا بعد الدجیٰ مترقبُ
کہ اندھیری کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

النيّران يبشران بنصرنا
سورج اور چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہیں

غربا ونيّر ديننا لا يغربُ
وہ دونوں غروب ہوگئے اور ہمارے دین کا نیّر غروب نہیں ہوگا

يا معشر الاعداء توبوا واتقوا
اے دشمنوں کے گروہو توبہ کرو اور بچو

واللّٰه انی مُرسل ومقربُ
اور بخدا میں بھیجا گیا ہوں اور قریب کیا گیا ہوں

ان كان زعم العلم علة كبركم
اگر تمہارے تکبّر کا سبب علم کا زعم ہو

فاتوا بمثل قصيدتی وتعرّبوا
تو میرے قصیدہ جیسا بنا کر لاؤ اور عرب بنکر دکھاؤ

صـ۴۸

هٰذا ما اردنا لازالة اوهامكم وتسكيتكم وافحامكم فاقطعوا
یہ وہ ہے جو ہم نے تمہارے وہموں کے دُور کرنے کیلئے اور تمہارے ساکت کرنے کیلئے ارادہ کیا ہے پس

خصامكم واجتنبوا آثامكم وفكّروا علی وجه الجد لا العبث واخشوا
اپنے جھگڑوں کو ختم کرو اور گناہوں سے پرہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عبث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا تعالیٰ کے

جلال اللہ لا قول الشیخ و الحدثِ و ایّھا الشیخ ضعیف النظر تب

جلال سے ڈرو نہ کسی بوڑھے اور جوان کی بات سے اور اے شیخ کم نظر توبہ کر

فانك عن الحق تمیل وتعال اعالج عینك وعند الکحل و المیل و یزیل اللہ

کیونکہ تو حق سے میں کرتا ہے اور میرے پاس آکہ مَیں تیری آنکھوں کا علاج کروں اور میرے پاس سُرمہ

بلبالك ویصلح ما عری بالك ان کنت من الطالبین۔ ولا تقل انّی اعلم

اور سلائی بھی ہو اور خدا تعالیٰ تیری بیقراری کو دُور کر دیگا اور تیرے دل کو دُرست کر دیگا بشرطیکہ تُو طالب حق بنے گا۔

علوماً کذا وکذا فانا نعرفك ونعلم من انت ولا تخفٰی وعهدی بك سفیها

اور یہ بات مت کہہ کہ مَیں فلاں فلاں علم جانتا ہوں کیونکہ ہم تجھے جانتے ہیں کہ تو کون ہے اور تُو پوشیدہ نہیں اور مَیں تجھے تیری نادانی

فمتی صرت فقیها الا تترك فضولك ولا تغادر غولك الست من المستحیین۔

کے وقت سے شناخت کرتا ہوں پس تُو کب سے عالم فاضل ہوگیا کیا تُو اپنی فضولیوں کو نہیں چھوڑیگا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہیں ہوگا کیا تُو حیا کرنیوالوں میں سے نہیں ہے

وقد طویت ذکر اخبار المهدی فی هذا الکتاب فانی فصّلته فی کتبٍ اُخریٰ

اور مَیں نے مہدی کا ذکر اِس کتاب میں لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ مَیں نے اس کو دُوسری کتابوں میں

للاحباب الا انی ذکرت فی هذا اٰیة عظیمة هی اوّل علامةٍ لظهوره واوّل سهم

مفصل طور پر لکھ دیا ہے خبردار ہو کہ مَیں نے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کیلئے ایک پہلی نشانی ہے

من اللہ لتائید ماموره فان النیّرین قد خسفا ورئیٰ هما کلّ ذی عینین فنابا

اور مامور کی مدد کرنے کیلئے خُدا تعالیٰ کا ایک پہلا تیر ہے کیونکہ سُورج اور چاند کا گرہن ہوگیا اور ہر ایک آنکھوں والے نے

مناب عدلین فتوبوا واذکروا قول سیّد الثقلین وقد حصحص الصدق فلا

انکو دیکھ لیا پس وُہ دونوں دو عادل گواہ کے قائم مقام ہوگئے پس توبہ کرو اور سیّد الثقلین کی بات کو یاد کرو اور اس سے کوئی انکار

۴۹ ینکره الا متبع المین فلا تفرحوا بما لدیکم ولا تصفّقوا بیدیکم ولا تمشوا

نہیں کریگا بجز اُس شخص کے جو جھوٹ کا پیرو ہو پس اپنے خیالات سے خوش مت ہو اور تالیاں مت بجاؤ اور نازیں خوش ہوتے ہوئے

مزهوین مرحین متغامزین بعینیکم ولا تخردوا بملاشیقیکم ولا ترقصوا

آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے مت چلو اور باچھیں چیر چیر کر سرود مت لگاؤ اور مت ناچو

ولا تخالفوا بين رجليكم فان الله قد اخزاكم و اراكم جزاء اشتطاطكم و

کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں رُسوا کیا اور تمہارے تجاوز کا بدلہ تمہیں دیا اور

عاداكم فلا تحاربوا الله ان كنتم متقين - و ان كنتم تظنون ان المهدي و

تمہیں دشمن پکڑا پس خدا تعالیٰ سے لڑائی مت کرو اگر تم پرہیزگار ہو۔ اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ مہدی اور

المسيح يخرجان بالسيف و السنان و يصبّغون الارض بالسفك و الاثخان

مسیح تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلیں گے اور زمین کو خون ریزیوں سے پُر کر دیں گے

فما نشأ هذا الوهم الّا من سوء جهلاتكم و زيغ خيالاتكم وما كان الله مُهلك

سو یہ وہم صرف تمہاری کم عقلی سے پیدا ہوا ہے اور تمہارے کچے خیال اس کا موجب ہیں اور خدا تعالیٰ ایسا

اهل الارض قبل اتمام الحجّة و تكميل الموعظة ايُهلك عباده وهم كانوا

نہیں ہے جو دُنیا کو اتمام حجت سے پہلے ہلاک کر دے کیا وہ بیخبر بندوں کو ہلاک کرے گا۔

غافلين غير مطلعين - الا ترون المغربيين من الاقوام الانكليزية والملل

کیا تم انگریزوں کی قوم کو نہیں دیکھتے

النصرانية ما بلغهم شيئ من معارف القرآن و دقائق الفرقان و تالله انهم

کہ قرآن اب تک اُن تک نہیں پہنچا اور دقائق فرقان سے بیخبر ہیں اور بخدا وہ بچوں کی

كالصّبيان غافلون من اسرار دين الرحمان ايجوز قتل الصبيان عندكم بيّنوا

طرح ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھیدوں سے غافل ہیں کیا تمہارے نزدیک بچوں کا قتل کرنا جائز ہے اس کا

ان كنتم تعلمون قوانين الدين المتين - ستقولون هذا دجّال يخالف عقائدنا

جواب دو اگر تم شریعت کے قانون سے واقف ہو۔ عنقریب کہو گے کہ یہ دجال ہے ہمارے عقائد قدیمہ کی

القديمة و يبدل الاصول العظيمة فاعلموا ان الله لا ينزل آياته لتائيد

مخالفت کرتا ہے اور بڑے بڑے اصولوں کو بدلتا ہے۔ سو تم جان لو کہ خدا تعالیٰ دجّال کی تائید میں نشان ظاہر

الدجّال ولا يؤيّد من كان اهل الضلال فاعلموا اني لست بكذاب ولا اتبع طرق

نہیں کرتا اور گمراہوں کی مدد نہیں کرتا سو مَیں کذاب نہیں ہوں اور نہ ہلاکت کے طریقے کی

منہ

تباب ولٰکنکم کنتم قومًا عمین واللہ یعلم ما فی قلبی وقلبکم ویعلم الکاذبین۔
پَیروی کرتا ہوں بلکہ تم اندھوں کیطرح ہوگئے ہو اور خُدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور تمہارے دل میں ہے اور نیز جھوٹوں

یؤخر الذین عصوا الی اجلٍ معدود فاذا تمت الحجّۃ وانکشفت المحجۃ فیتوجّہ
کو جانتا ہے۔ نافرمانوں کو ایک مدّت تک تاخیر دیتا ہے پس جب حُجّت پُوری ہوگئی اور راہ کُھل گیا تب اُس کا عذاب اُن

رجز اللہ الی العادین۔ سُنّۃ قد خلت من قبل الا ترون سوانح المرسلین۔
کی طرف توجّہ کرتا ہے جو حد سے گذر جاتے ہیں۔ یہ ایک سُنّت ہے جو پہلے گذر چکی ہے۔ کیا تم رسولوں کی سوانح نہیں دیکھتے۔

ثم انکم تعلمون انّ الذین جعلھم اللہ حاکمین فی دیارکم لا ترون منھم
پھر تم یہ بھی جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے انگریزوں کو تمہاری ولایت میں حاکم ٹھہرا دیا ہے سو تم بجز نیک ذاتی کے اُن سے

الّا کرم الطبع ولا یوذونکم باللذع والقذع واذا تحکّمونھم فیعدلون ویحققون
کچھ نہیں دیکھتے اور دل دُکھانے اور گالیاں دینے سے وہ تمہیں ستاتے نہیں اور جب تم انکو حَکَم بناؤ تو عدالت کرتے ہیں اور تحقیق

ولا یعدلون ویحافظون ولا ینھبون واذا سألتموھم فیعطون ولا یمنعون ولا
کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور تمہاری نگاہبانی کرتے ہیں اور مال کو نہیں لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہیں اور کچھ شک

شکّ انھم یحسنون ولا یظلمون ولا یمنعوننا من شعائر دیننا اینما یُحقد
نہیں کہ وہ احسان کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور ہمارے دین کے شعائر سے اس قدر مدّت تک بھی ہمیں منع نہیں

شسع او یشد نسع ولا یبطشون جبارین۔ فاحسنوا الی الّذین احسنوا الیکم
کرتے جس مدّت تک جُوتی کی دوال کو گرہ دیجائے یا گھوڑے کے تنگ کو کھینچا جاوے اور ظالموں کیطرح حملہ نہیں کرتے سو تم اُن سے احسان

واللہ یحب المحسنین۔ واشکروا اللہ انہ اعطاکم حُکّامًا لا یوذونکم فی دینکم
کرو جو تم سے احسان کرتے ہیں اور خدا احسان کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور خُدا تعالیٰ کا شکر کرو جو اُس نے تمکو ایسے حاکم دیئے ہیں جو تمہیں تمہارے

ولا یزجرونکم من اشاعۃ براھینکم ففکروا ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔
دین میں دُکھ نہیں دیتے اور دلائل دین کے شائع کرنے سے تم کو نہیں روکتے سو تم سوچو اور زمین میں فساد کرتے مت پھرو۔

وان کنتم تبکون من صفر یدیکم ومرتع نحلیکم فعسٰی ان یغنیکم اللہ
اور اگر تم اس لئے روتے ہو کہ تمہارے ہاتھ خالی ہیں اور تمہارا جُوتا پھٹا ہوا ہے پس قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے

من فضلہ و یعطیکم من منّہٖ فتوبوا الیہ و اصلحوا فانہ یتولی الصالحین۔
تم کو غنی کردے اس کی طرف جھکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحوں کو دوست رکھتا ہے۔
وقوموا لاشاعۃ القراٰن و سیروا فی البلدان ولا تصبوا الی الاوطان و فی
قرآن کے شائع کرنے کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور شہروں میں پھرو اور اپنے ملکوں کی طرف میل مت کرو اور
البلاد الانکلیزیۃ قلوب ینتظرون اعانا تکم وجعل اللہ راحتہم فی
انگریزی ولائیتوں میں ایسے دل ہیں جو تمہاری مددوں کے انتظار کررہے ہیں اور خدا نے تمہارے رنج اور انکے رنج میں
معانا تکم فلا تصمتوا اصموت من رأی وتعامٰا ودعی وتحاما الاٰترون بکاء
راحت رکھی ہے تم اس شخص کی طرح چپ مت ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کرلے اور بلایا جائے اور پھر کنارہ کرے کیا تم ان
الاخوان فی تلک البلدان واصوات الخلان فی تلک العمران اصرتم
ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح
کالعلیل وصار کسلکم کالداء الدخیل ونسیتم اخلاق الاسلام ورفق
ہوگئے اور تمہاری سستی اندرونی بیماری کی طرح ہوگئی اور اسلام کے اخلاق تم نے بھلا دیئے اور تمنے
خیر الانام وصارت عادتکم سہومۃ المحیا وسہوکۃ الریا ویبرحکم السیر المطوح
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی نرمی کو بھلا دیا اور تمہاری عادت تغیر صورت اور تغیر خوشبو ہوگی اور تم نے مومنوں کا
من البنات والبنین۔ قوموا لتخلیص العانین وھدایۃ الضالین ولا تکبوا علیٰ
خلق بھلا دیا۔ اے لوگو قیدیوں کے چھڑانے کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور تلوار اور
سیفکم وسنانکم واعرفوا اسلحۃ زمانکم فان لکل زمان سلاحًا اٰخر وحربا
نیزوں پر افروختہ ہوکر مت گرو اور اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ
اٰخر فلا تجادلوا فیما ھو اجلیٰ واظھر ولا شک ان زماننا ھٰذا یحتاج الیٰ
کیلئے ایک الگ ہتھیار اور الگ لڑائی ہے پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ
اسلحۃ الدلیل والحجّۃ والبرھان لا الی القوس والسّہم والسّنان فاعدّوا
دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے۔ تیر اور کمان اور نیزہ کا محتاج نہیں۔ پس تم

صفحہ ۵۱

للاعداء ما ترون نافعًا عند العقلاء ولن يمكن ان يكون لكم الفتح الا باقامة
دشمنوں کے لئے وہ ہتھیار طیار کرو جو عند العقلاء نافع ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو بغیر حُجّت قائم کرنے
الحجّة و ازالة الشبهة وقد تحركت الارواح لطلب صداقة الاسلام
اور شبہات دُور کرنے کے تمہیں فتح ہو۔ اور بلاشبہ رُوحیں اسلامی صداقت طلب کرنے کیلئے حرکت
فادخلوا الامر من ابوابه ولا تتيهوا كالمستهام فان كنتم صادقين و فی
میں آگئی ہیں پس تحصیل مقصد کیلئے دروازہ میں سے داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور
الصالحات راغبين فابعثوا رجالا من زمرة العلماء ليسيروا الى البلاد
صلاحیت کی طرف راغب ہو تو علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تاکہ واعظ بن کر انگریزی
الانكليزية كالوعظاء ليتموا على الكفرة حجج الشريعة الغرّاء ويؤيّدوا ازمر
ملکوں کی طرف جائیں اور تا کافروں پر شریعت کی حجّت پوری کریں اور دوستوں کی مدد کریں
الاصدقاء ويقوموا لهم معاونين والامر الذی اراه خيرًا و انسب و اصلح
اور اُن کی مدد کے لئے کھڑے ہو جائیں اور جس طریق کو مَیں بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وُہ
واصوب فهو ان ينتخب لهذا المهم رجل شريف عارف لسان الانكليزية
یہ ہے کہ اس مہم کے لئے کوئی آدمی ماہر زبان منتخب کیا جائے جیسا کہ
كحبی فی الله المولوی حسن علی فانه من ذوی الهمة و انه صالح لهذا
حبی فی اللہ مولوی حسن علی کہ وُہ اہل ہمت میں سے ہے اور وُہ اس امر کے لائق ہے
الخطة ومع ذلك تقیّ زكيّ وجريّ لاشاعة الملة ولكن هٰذه المنية لا تتم
اور باوجود اِس کے نیک بخت اور اشاعت اسلام کیلئے دلیر ہے لیکن یہ مُراد بجز متمول لوگوں کی
الا بهمم رجال ذوی مال الذين يبذلون جهدهم لخدمة القوم
ہمّت کے پُوری نہیں ہوسکتی یعنے ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پُوری کوشش کریں
ولا ينظرون الى اللائم واللوم وتعلمون انّ هذا السفر يحتاج الى زاد
اور کسی کی ملامت کی پروا نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ یہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد

یکفی ورفیق یعلم العربیۃ ویدری فعاونوا باموالکم وانفسکم ان کنتم
کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق بھی ساتھ ہو جو عربی دان ہو سو تم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اگر تم
تحبون اللہ ورسولہ ولا تقعدوا مع القاعدین۔ واعلموا ان الاسلام
اللہ اور رسول کے محب ہو اور نکمّے ہو کر مت بیٹھو۔ اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام
مرکز وعمود للعالم الانسانی لان الملک الجسمانی ظلّ للملک الروحانی
عالم رُوحانی کے لئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک رُوحانی ملک کے لئے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی
وجعل اللہ سلامتہ فی سلامتہ وکرامتہ فی کرامتہ وکذالک جرت سُنّت
ملک کی سلامتی اور بزرگی رُوحانی ملک میں رکھی ہے اور اسی طرح سُنّت اللہ
ربّ العالمین۔ وان اللہ اذا اراد ان یُعلی قوما فیجعل لھم ھمما فی
واقع ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشے تو انکو دین میں عالی
الدّین وغیرۃ للصّراط المتین فقوموا للاعداء ولٰکن لا کالسفھاء بل
ہمت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے پس دشمن کیلئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بیوقوفوں کی طرح بلکہ
کالعقلاء والحکماء ولا تتخیّروا ظلمًا ولا یخطر فی بالکم ھواہ بل
عقلمندوں اور حکیموں کی طرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہیئے کہ تمہارے دل میں اُسکا خیال ہی آوے
اطیعوا اللہ واشیعوا ھداہ واللہ یحب الطاھرین۔ فالرجاء من حمیّتکم
بلکہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اسکی ہدایت کو پھیلاؤ اور خدا تعالیٰ پاکوں کو دوست رکھتا ہے۔ پس تمہاری حمیّت اسلامی

ص۵۳

الاسلامیۃ وغیرتکم الدّینیّۃ ان اعدوا الاسباب کالعاقلین لا
اور غیرت دینی سے اُمید ہے کہ عقلمندوں کی طرح اسباب تیار کرو نہ جاہلوں اور مجنونوں کی طرح
کالجاھلین والمجانین ولا شک ان تفھیم الضّالین الغافلین واجب
اور کچھ شک نہیں کہ گمراہوں کا سمجھانا عالموں پر
علی العلماء العارفین فقوموا للّٰہ واشیعوا ھداہ ولا تؤمّلوا علیھا جزاء
فرض ہے پس خدا تعالیٰ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اُسکی ہدایت کو پھیلاؤ اور اسپر کسی اور کے

من سواه وارسلوا فی تلك الدیار وبلاد اهل الانکار رجلین عارفین و
بدلہ کی اُمید مت رکھو اور ان ولائیتوں میں۔ دو باخبر آدمی بھیجو اور
ان کنتم تشاورونی وتسئلونی فقد قلت وبیّنت لکم اسم رجل رئیت
اگر مجھ سے مشورہ طلب کرو سو مَیں ایسے آدمی کا نام بیان کرچکا ہوں جس کا مَیں نے
فضله وعلمه ومتانته وحلمه برای العین نعم انّه یحتاج الیٰ رفیق اٰخر
فضل اور علم اور متانت اور حلم دیکھا ہے ہاں وہ ایک یا دو ایسے رفیقوں کا
او رفیقین من الذین کانوا فی لسان العرب ماهرین وفی علم القراٰن متبحرین
محتاج ہے جو لسان عرب میں ماہر اور علم قرآن میں بہت وافر حصہ
فاعینوه فی هذا یا معشر المسلمین فان فعلتم وکما قلت عملتم فتبقٰی لکم
رکھتے ہوں سو اے مسلمانو اس کو اس بارہ میں مدد دو پس اگر تم نے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا
ماثر الخیر الیٰ آخر الزمان وتبعثون مع احباء الرحمان وتحشرون فی عباد
تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار تمہاری باقی رہے گی اور تم مقبولوں کے ساتھ اُٹھائے جاؤگے سو
الله المجاهدین فاسمحوا رحمکم الله وقوموا لله قانتین اقول لکم مثلاً فاستمعوا
جوانمردی دکھلاؤ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور فرمانبردار بنکر اُٹھ کھڑے ہو مَیں ایک مثال کہتا ہوں
له کالمنصفین۔ کُلّ رجل یرضی ان یبذل کلما یملکه لینجوا مثلاً من مرض
منصفوں کیطرح اسکو سنو۔ ہر یک انسان اس بات پر راضی ہو جاتا ہے کہ تمام مال خرچ کر کے مثلاً حبس ریح
احتباس الضراط فما له لا یرضیٰ لاعانة الدین والصراط الیس عندهٗ
کی مرض سے خلاصی پاوے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح ہوا خارج ہو پھر اس پر کیا پردہ پڑا ہے کہ دین کی
قدر الصراط کقدر الضراط فتفکروا کالمستحیین ثم اعانة الدین من
اعانت کے لئے مال خرچ کرنے پر راضی نہیں ہوتا کیا دین اس کے نزدیک اس بدبودار ہوا کے بھی
اٰعظم وسائل الفلاح وذرائع الصلاح مع جمیل الذکر وطیب الثناء
برابر نہیں جو اندر سے نکلتی ہے سو تم اہل حیا کی طرح سوچو پھر دین کی مدد کرنا ایک بڑا بھاری ذریعہ صلاح و فلاح ہے

۵۴۲

واللحوق بالاولياء ليس من البرّ ان يكفر بعضكم بعضا ويعتدى كذوى

لوگوں کی تعریف اور اولیاء میں داخل ہو جانا اسکے علاوہ ہے یہ تو نیکی کی بات نہیں کہ بعض تم میں سے بعض کو کافر ٹھہراویں اور

العدوان ويترك اعداء خير الانس والجان ولٰكن البر من جاهد فى

ظالموں کی طرح زیادتی کریں اور رسول اللہ صلعم کے دشمنوں کو چھوڑ دیں مگر نیکی کی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی

سبيل الله بجهاد يناسب طور الزمان فاطلبوا عملًا مبرورًا عند الله

راہ میں ایسی کوشش کریں جو مناسب زمانہ ہے سو تم عمل مبرور کے طالب بنجاؤ اگر تم خدا تعالیٰ کی

ان كنتم تطلبون مرضات الرحمان وخذوا سير الصالحين۔

رضامندی کے طالب ہو اور نیکوں کی سیرتیں اختیار کرو ۔

يا معشر الاخوان قد ضعف ديننا الذى ما يسبقه النيّران وكثرت

بھائیو ہمارا وہ دین جو آفتاب اور ماہتاب سے بڑھ کر تھا ضعیف ہوگیا اور

المفاسد فى الزمان وهٰذا امر لا يختلف به اثنان ولا تنطق بما يخالفه شفتان

مفاسد زمانہ میں بہت پھیل گئے اور یہ وہ بات ہے جس میں دو آدمی بھی اختلاف نہیں کرتے اور اسکے مخالف دو لبیں

وترون انّ القوم قد وقعوا فى انياب غول الضلال وبدت الوجوه على اقبح

نہیں بولتیں اور تم دیکھتے ہو کہ ہماری قوم گمراہی کے شیطان کے دانتوں کے نیچے ہے اور بُری شکلیں ظاہر ہوگئی ہیں

المآل وقد ضعفنا فى كلياتنا وجزئياتنا فالعياذ بالله من شر المآل وليس لنا

اور ہم اپنے کلّیات جزئیات میں کمزور ہوگئے ہیں پس بدانجام سے خدا کی پناہ مانگو اور ان بلاؤں سے

وسيلة لرفع هٰذه الغوائل والوبال من غير رفع كف الابتهال فقد جاء

نجات پانے کیلئے بجز دُعا کے اور کوئی وسیلہ نہیں سو وہ وقت آگیا جو ہمت اور غیرت

وقت بذل الهمّة وصرف الحميّة والغيرة كالرجال وان لم تسمعوا

اور حمیّت کو مردوں کی طرح کام میں لاویں اور اگر تم اب بھی نہ سنو

فعليكم ذنب الغافلين۔

تو غافلوں کا گناہ تمہاری گردن پر ۔

الا ترون الیٰ شیوننا المتنزلۃ و ایامنا المدبرۃ ومصائبنا اللاحقۃ ما
کیا تم تنزلی حالتوں اور ادبار کے دِنوں کو نہیں دیکھتے اور ان مصیبتوں کو نہیں دیکھتے جو لاحق
نزلت ھٰذہ البلایا الا لغفلتنا وتغافلنا فی ملتنا وعسیٰ ان یرحم اللہ
ہیں یہ بلائیں صرف ہماری غفلت کی وجہ سے اُتری ہیں اور عنقریب ہے کہ خدا تم پر رحم کرے
ان کنتم تائبین۔ ومن ذھب الی البلاد الانکلیزیۃ خالصًا للہ فھو
اگر تم توبہ کیساتھ اسکی طرف رجوع کرو۔ اور جو شخص وعظ کیلئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصًا للہ جائے گا پس وہ
احد من الاصفیاء وان تدرکہ الوفات فھو من الشھداء فیا حماۃ الملۃ
برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر اس کو موت آجائے گی تو وُہ شہیدوں میں سے ہوگا۔ سوائے حامیانِ ملت
ویا اھل الغیرۃ والحمیۃ ویا نصراء الشریعۃ المحمدیۃ اعرفوا الزمان
اور اے صاحبان غیرت اور حمیّت اور اے مددگاران شریعت زمانہ کو پہچان لو
فان الحین قد حان وھٰذا ھو الزمان الذی کنتم تؤملونہ وھٰذا ھو الاوان
کیونکہ وقت آگیا اور یہ وُہی زمانہ ہے جس کے آنے کے تم اُمیدوار تھے اور یہ وُہی وقت ہے
الذی ما زلتم ترجونہ وھٰذا ھو المھدی الذی تنتظرونہ ان القمر والشمس
جس کی اُمیدیں ہمیشہ رکھتے تھے اور یہ وُہی مہدی ہے جس کے انتظار میں تم تھے دیکھو چاند اور سُورج کو
ینخسفان واللیل والنھار یشھدان فھل انتم تاتوننی یا معشر الاخوان او
گرہن ہوگیا پس اَب بھی آؤ گے یا نہیں
تولون مدبرین۔ ھا انتم وجدتم ما کنتم فقدتم فبادروا الی الفضل الذی
خبردار تم نے وُہ زمانہ پالیا جو کھویا تھا۔ سو اس فضل کی طرف دَوڑو جو تم پر
نزل الیکم والمجدد الذی بعث لدیکم فلا تشکوا ولا ترتابوا وقوموا بھمم
اُترا اور اُس مجدد کی طرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک و شبہ مت کرو اور اُن ہمتوں کیساتھ اُٹھو
تزول بھا الجبال وتھرب الافیال ولا تحقروا ایام اللہ فیحل بکم غضبہ
جن سے پہاڑ دُور ہو جاتے ہیں اور ہاتھی بھاگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دنوں کی تحقیر مت کرو اور اگر ایسا کیا تو تم پر غضب

ویتوجه الیکم لهبه فاتقوا مقت الله ولا تتکلموا مجترئین۔
نازل ہوگا سو خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرو اور دلیری سے مت بولو۔
و انی سمعت انّ بعض الجهلاء وطائفة من السفهاء یقولون ان الخسوف
اور مَیں نے سُنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ چاند گرہن
والکسوف فی رمضان وانّ کنا نجد مؤیّده الفرقان ومع ذلك یوجد فی الاخبار
اور سُورج گرہن رمضان میں ہوگیا اور ہم قرآن کو اس پیشگوئی کا مؤیّد بھی پاتے ہیں اور اخبار
ویتلی فی الاٰثار ولٰکنا لسنا بمطمئنین وعالمین بانه ما وقع فی اوّل الزمان
اور آثار میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے مگر ہم کو یہ تسلّی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا
وما ثبت غرابته عند اهل الادیان فکیف نکون مستیقنین۔
اور اس کی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہیں پس ہم کیونکر یقین کریں۔
امّا الجواب فاعلموا ایها الجهلاء والسفهاء انّ هٰذا حدیث من خاتم
مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانو اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء
النبیّین وخیر المرسلین وقد کتب فی الدارقطنی الّذی مرّ علی تالیفه ازید من
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے جو خیر المرسلین ہیں اور یہ حدیث دارقطنی میں لکھی ہے جس کی تالیف پر
الف سنة فاسئلوا المنکرین فان کنتم من المرتابین فاخرجوا لنا کتابًا او
ہزار برس سے زیادہ گزرا پس پُوچھ لو اُن سے اور اگر تمہیں شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو
جَریدۃ یوجد فیه دعواکم ببرهان مُبین واتوا بقائل یقول انّی رئیت
جس میں تمہارا دعویٰ صاف دلیل کے ساتھ پایا جاوے اور کوئی ایسا قائل پیش کرو کہ اس قسم کا
کمثل هٰذا الخسوف والکسوف قبل هٰذا ان کنتم صادقین۔ ولن تستطیعوا
خسوف اور کسوف اس نے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو۔ اور تمہیں ہرگز
ولن تقدروا علیٰ ذالك فلا تتبعوا الکاذبین۔ الم تعلموا انّ علماء السلف
قدرت نہیں ہوگی کہ اس کی نظیر پیش کر سکو پس تم جھوٹوں کی پَیروی مت کرو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف

كانوا منتظرين لهذه الآية وراقبي هذه الحجّة قرنا بعد قرن وجيلةٍ بعد
اس نشان کے منتظر تھے اور اِس حجت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت بعد

جيلةٍ فلو وجدوها في قرن لكانوا اوّل الذاكرين في كتبهم وما كانوا متناسين۔
پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اسکو کسی قرن میں پاتے تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے۔

فانهم كانوا يعظمون هذا الخبر الماثور ويحصون في رقبة الايام والشهور
کیونکہ وہ اِس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے اور اِسکے انتظار میں دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اِس کی

وينتظرونه كالمغرمين۔ وكانوا يحنّون الى روية هذه الآية ويحسبون رؤيتها
انتظار کرتے تھے۔ اور اِس نشان کے دیکھنے کی آرزو رکھتے تھے پس انہوں نے زمانوں میں

من اعظم السعادة فما رؤها مع مساعي كثيرة وانظار متتابعة اثيرة ولو رؤها
اِس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے

ص۵۵ لذكروها عند ذكر هذه الاخبار وتدفين هذه الآثار وانت تعلم ان تاليفاتهم
تو ضرور اِس کا ذکر کرتے اور تمہیں معلوم ہو کہ ان کی کتابیں

سلسلة متتابعة لا يغادر قرنا من القرون الى زماننا الموجود المقرون
مسلسل طور پر تالیف ہوتی چلی آئی ہیں

ومع ذلك لا تجد فيها اثرا من ذكر وقوع هذه الآية افانت تظن انهم
مگر ان میں اِس نشان کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا تیرا یہ ظن ہے کہ انہوں نے

ما ذكروها من حجب الغفلة وان كنت تزعم كذلك فهذا بهتان مبين
غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ظن کرتا ہے تو تُونے بُہتان باندھا

وكيف تظن هذا وانت تعلم انّهم كانوا حريصين على جمع حوادث الزمان
اور کس طرح تُو ظن کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ وُہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے

ومجهشين بتدوين ما لحقها النيّران۔ فمن زعم انه وقع في وقتٍ من
اور جو کچھ چاند اور سُورج پر امور عارض ہوتے انکے لکھنے کیلئے آمادہ رہتے تھے۔ پس جس شخص نے یہ زعم کیا ہو کہ یہ کسوف خسوف

الاوقات فقد تبع المفتریات واٰثرعلیٰ قول رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

پہلے بھی واقع ہوگیا ہے اُس نے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی بات پر

اراجیف الکاذبین وھا انا اقول علیٰ رؤس الاشھاد لجمیع اھل البلاد

جھوٹوں کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو میں گواہوں کے روبرو کہتا ہوں کہ جو شخص اس

انہ من انکر ھٰذہ الاٰیۃ من ذوی شناٰن فلیس عندہ من برھان ولا

نشان کا انکار کرے تو اُس کے پاس کوئی دلیل نہیں

یتکلّم الّا من ظلم وعدوان فان عندنا شہادۃ کلّ زمانٍ الکتب

اور محض ظلم سے بات کرتا ہے اور ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابیں

موجودۃ والمعاذیر مردودۃ وقد کتبنا ھٰذا لایقاظ النائمین۔

موجود ہیں اور جو عذر کئے گئے ہیں وہ مردود ہیں اور یہ رسالہ ہم نے سوئے ہوئے کو جگانے کیلئے لکھا ہے۔

ایّھا الناس اقبلوا اولا تقبلوا ان الاٰیۃ قد ظھرت والحجّۃ قد تمّت

اے لوگو تم قبول کرو یا نہ کرو بیشک نشان ظاہر ہوگیا اور حجت پوری ہوگئی

وانۡ تستطیعوا ان تخرجوا لنا نظیرًا اٰخر لھٰذا الخسوف والکسوف فلا

اور تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کرسکو پس

تعرضوا عن اٰیۃ اللہ الرحیم الرؤف وھٰذا اٰخر کلامنا فی ھٰذا الباب

خدا تعالیٰ کے نشانوں سے رُو گردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب میں آخری کلام ہے

ونشکر اللہ علیٰ تالیف ھٰذا الکتاب ونصلّی علیٰ رسُولہ خاتم النّبیّین۔

اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجتے ہیں

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین +

اور آخری دُعا یہ ہے کہ الحمد للہ ربّ العالمین +

القصيدة

فدتك النفس يا خير الانام
تیرے پر جان قربان ہو اے بہتر مخلوقات

رئينا نور نبأك في الظلام
ہم نے تیری خبر کا نُور اندھیرے میں دیکھ لیا

رئينا اٰية تسقي و تُرْوِي
ہم نے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہو اور سیراب کرتا ہے

وتشفي الغافلين من السقام
اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے

رئينا النيّرين كما اشرتا
ہمنے سُورج اور چاند دیکھ لیا جیسا کہ تُونے اشارہ کیا تھا

قد انخسفا لتنوير الانام
بتحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منوّر ہو

بحمد الله قد خسفا وكانا
شکر خدا تعالیٰ کا کہ دونوں کو گرہن لگ گیا

شريكي محن ايام الصيّام
اور دونوں رمضان کی تکالیف کے شریک ہوگئے

اتانا النصر بعد ثلث مائة
ہمیں خُدا تعالیٰ کی مدد

وبعد مرور مدّة الف عام
تیرہ سو برس گذرنے کے بعد آئی

بدا امر يعين الصادقينا
وُہ امر ظاہر ہوُا جو صادقوں کی مدد کرتا ہے

ولا يُبقي شكوك ذوي الخصام
اور جھگڑنے والوں کے شکوں کو باقی نہیں رکھتا

بدا بطل يحارب كلّ خصم
وُہ دلیر ظاہر ہوُا جو ہر یک دشمن سے لڑائی کرتا ہے

ويضرب بالصوارم والسهام
اور تلواروں اور تیروں کے ساتھ مارتا ہے

فليس لمنكر عذر صحيح
پس منکر کا کوئی صحیح عُذر نہیں ہے

سوى التسويل زورا كالحرامي
سوا اُسکے جو چوروں کی طرح جھوٹی باتیں آراستہ کرے

۵۹ فهذا يوم تهنية و فتح
پس یہ دن مبارک بادی اور فتح کا ہے

و تنجية الخلائق من اثام
اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے

إذا ما عيّ قومي مِنْ جوابٍ
جس وقت میری قوم جواب دینے سے عاجز آگئی
فمالوا نحو هٰذي كالجهامِ
سو بکو اس کیطرف مائل ہوگئی جیسے وہ بادل کہ جسمیں پانی نہ ہو

وقالوا آية لبني حُسين
اور بولے کہ یہ ایک نشان بنی حسین کیلئے ہے
ومنهم نرقبن بعث الإمام
اور انھیں میں سے امام کے پیدا ہونے کی امید کی جاتی ہے

فقلت اخشوا إلٰهًا ذا جلالٍ
پس میں نے کہا کہ خدائے بزرگ سے ڈرو
وفرّوا نحو عيني بالأُوامِ
اور میرے چشمہ کی طرف پیاس کے ساتھ دوڑو

ولا يدري الخفايا غير ربّي
اور پوشیدہ باتوں کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا
وما الأقوام إلّا كالأسامي
اور قومیں صرف نام ہیں

وأيّ ثبوت نسب عند قومٍ
اور کس قوم کے پاس اپنی نسب کا ثبوت ہے
سوى الدعوى كأوهام المنامِ
بجز دعویٰ کے جو خواب کے وہموں کی طرح ہے

ونحن الوارثون كمثل وُلدٍ
اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں
ورثنا كلّ أموال الكرامِ
اور بزرگوں کے تمام مال کے ہم وارث ہو گئے

فتوبوا واتّقوا ربًّا قديرًا
پس توبہ کرو اور اُس ربّ قادر سے ڈرو
مليك الخلق والرسل العظامِ
جو خلقت اور رسولوں کا بادشاہ ہے

ومن رامًا فأين يفرُّ منّا
اور جو شخص ہم سو تیر اندازی کرے ہم سو کہاں بھاگیگا
وإنّا النازلون بأرض رامي
کیونکہ ہم تیر چلانے والوں کی زمین پر اتریں گے

وردنا الماء صفوا غير كدرٍ
ہم پانی میں وارد ہو گئے جو مصفا اور غیر مکدّر رہے
ويشرب غيرنا وشل الأجامِ
اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلوں کا پانی پی رہے ہیں

أتاني الصالحون فبايعوني
نیک لوگ میرے پاس آئے اور اُنہوں نے بیعت کی
وخافوا ربّهم يوم القيامِ
اور خُدا تعالیٰ سے اور جزا سزا کے دن سے ڈرے

وأمّا الطالحون فأكفروني
جو تباہ کار تھے سو اُنہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا
ولعنوني وما فهموا كلامي
اور میرے پر لعنتیں کیں اور میرے کلام کو نہ سمجھا

وأفتوا بالهوا من غير علمٍ
اور بغیر بصیرت علم کے اور ہوا وہوس کے فتویٰ لکھا
وقالوا كافرٌ للكفر كامي
اور کہا کہ کافر ہے اور کفر کیلئے گواہی کو چھپانے والا

ص۱۱

وصالوا کالافاعی او ذیاب
اور سانپوں کی طرح اُنہوں نے حملہ کیا یا بھیڑیوں کی طرح

لقد کذبوا وخلاقی یراھم
اُنہوں نے جھوٹ بولا اور میرا خدا اُنکو دیکھ رہا ہے

فلا واللہ لست ککافرینا
پس یہ بات نہیں اور بخدا میں کافر نہیں

واصبانی النبی بحسن وجہ
اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا

وذکر المصطفیٰ روح لقلبی
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کیلئے آرام ہے

وخصمی یجعلن من غیر حق
اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے

سیبکی حین یضحکنا القدیر
سو وہ اُس دن روئے گا جس دن خدا تعالیٰ ہمیں ہنسائے گا

یخیبنی عدوی من ورائی
میرے پیچھے سے دشمن مجھے نومید کرتا ہے

وانی سوف یدرکنی الٰہ
اور عنقریب خدا تعالیٰ میری مدد کرے گا

اءنت تکذبن آیات ربی
کیا تو خدا تعالیٰ کے نشانوں کی تکذیب کرتا ہے

وان اللہ للصدیق حامی
اور راستباز کے لئے خدا تعالیٰ حمایت کرنے والا ہے

وللشیطان صاروا کالغلام
اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فدت نفسی نبیا ذا المقام
میری جان اُس نبی پر قربان ہے جو صاحب مقام محمود ہے

اری قلبی لہ کالمستھام
میں اپنے دل کو اپنے لئے سراسیمہ دیکھتا ہوں

وصار لمھجتی مثل الطعام
اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہے

ویا من مکر رب ذی انتقام
اور خدا تعالیٰ کے مکر سے جو ذو انتقام ہے اپنے تئیں امن میں سمجھتا ہے

وقلنا الحق من غیر احتشام
اور ہم نے بغیر کسی سے شرم کرنے کے سچی بات کہی ہے

یبشر ذو العجائب من قدامی
اور میرے آگے سے میرا رب مجھے خوشی دے رہا ہے

علیم قادر کھفی مرامی
اور وہ دانا قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

اءنت تعادین سبل السلام
کیا تو اسلام کی راہوں کا دشمن ہے

لنا من ربنا نور عظیم
ہمارے لئے ہمارے رب کی طرف سے نور عظیم ہے

نریک کما یری برق الحسام
ہم تجھے دکھائینگے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے

الاشتہار

لتبکیت النصاریٰ وتسکیت کلّ من بارا

قالت النصاریٰ ان لنا نصابًا تامًّا و نصیبًا عامًّا من العربیۃ وقد لحقت بنا من المسلمین جماعۃ سابقون فی العلوم الادبیۃ وجم غفیر من اھل الفنون الاسلامیۃ وقالوا ان القراٰن لیس بفصیح بل لیس بصحیح وکنا علٰی عیوبہ مطّلعین۔ والفوا کُتُبًا و اشاعوا فی البلاد لیضلوا الناس ویکثروا افساد الارتداد وقالوا انا نحن کنا من فحول علماء الاسلام و افاضل الکرام العظام وفکرنا فی القراٰن ونظرنا الی الکلام فما وجدنا بلاغتہ وفصاحتہ علٰی مرتبۃ الحسن التام وملاحۃ النظام کما ھو مشھور عند العوام بل وجدناہ مملوًّا من اغلاط کثیرۃ والفاظ رکیکۃ وحشیۃٍ ولیس فی دعواہ من صادقین وکذالک حقّروا کتاب اللّٰہ المبین وکانوا فی سبّہم وطعنہم معتدین۔ فالھمنی ربّی لاتمّ حجّۃ اللّٰہ علیھم واری الخلق جھل الفاسقین۔

فالّفتُ ھٰذہ الرسالۃ وجعلتھا حصّتین حصّۃ فی ردّ کلماتھم و حصّۃ فی اٰیۃ الکسوفین۔ واقسم بالّذی انزل الفرقان واکمل القراٰن لقد کان کلّھم جھلاء وما مسوا العلم والعرفان ومن قال انّی عالم فقد مان۔ فمن ادعی منھم ان لہ دخلٌ فی العربیۃ وید طولٰی فی العلوم الادبیۃ فاحسن الطرق لاثبات براعتہ و تحقیق صناعتہ

صفحہ ۶۲

ووزن بضاعته ان يتصدیٰ ذٰلك المدعی لتالیف مثل ذلك الکتاب وانشاء نظیرھذا العجاب بالتزام الارتجال والاقتضاب وانّی امہّل النصاریٰ من یوم الطبع الیٰ شهرین کاملین۔ فلیبادر من کان من ذوی العلم والعینین وقد اُلھمت من ربّی انّھم کلّھم کالاعمیٰ و لن یاتوا بمثل ھذا وانھم کانوا فی دعاویھم کاذبین۔ فھل منھم من یبارز برسالة ویجلی فی ھیجاء البلاغة عن بسالة ویکذب الھامی ویاخذ انعامی ویتحامی اللعنة ویعین القوم والملّة ویجتنب طعن الطاعنین۔ وانّی فرضت لھم **خمسة الاف** من الدراھم المروّجة بعد موکّد من الحلف بکلّ حال من الضیق والسعة بشرط ان یاتوا بمثلھا فرادی او باعانة کلمن عادا وان لم یفعلوا ولن یفعلوا فاعلموا انھم جاھلون کذابون و فاسقون خبّابون اذا ما غلبوا خلبوا لا یعلمون شیئاً من علوم ھذہ الملّة ومعارف تلك الشریعة یوذون المسلمین من غیرحق ولا یرتاعون قھر ربّ العالمین۔

ما للعدا مالوا الی الاھواء	مالوا الیٰ امو الھم وعلاء
عادوا الٰھاً واسع الآلاء	مولیً ودوداً حاسم اللاواء
ملك العلیٰ ومطھر الاسماء	اھل السماح واھل کل عطاء

الراقـــــــــــم
میرزا غلام احمد القادیانی عفی عنه
۱۸۔ مئی سنه ۱۸۹۴ء روز جمعه

الحاشیۃ المتعلقۃ بصفحہ نمبر ۷۱

اعلم ان للمخالفین اعتراضات وشبہات فی ھذا المقام ذکرھا دالۃ علیٰ قلۃ التدبّر وشدّۃ الخصام کاللئام واعظم الاعتراضات الجرح والقدح فی الرواۃ واما الجواب فاعلم انا لا نسلم جرح الجارحین وقدح القادحین وھو غیر ثابت عند المحققین۔ قال اللّٰہ تعالیٰ یا ایّھا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنبإ فتبیّنوا أن تصیبوا قوما بجھالۃ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم نادمین۔ فالآیۃ تدل علی ان شھادۃ الفاسقین۔ لا یجوز ان تقبل الا بعد تحقیق یجعل المحقق کالمطمئنین۔ فاذا تقرر ھذا فنقول ان من الاحکام القرآنیۃ والتاکیدات الفرقانیۃ ان نحسن الظن فی مومن ونقول ان الدارقطنی ما اخذ ھذا الحدیث من ھذہ الرواۃ الا بعد تحقیق یکفی للاثبات والا فکیف یمکن ان یروی الدارقطنی من فاسق کذاب عمدا ویجعل نفسہ من الفاسقین۔ فلا شک انہ بنی امرہ علی الخبر والسبر فتفکر بالانصاف والصبر ولا تکن من الزائغین۔ وکیف یجترء قلب مومن ان یدخل مثلہ فی اھل الفسق والعدوان ویجترء علیٰ سبت اھل الصلاح والایمان ویحسبہ من الخائنین المفسدین۔ فالامر الحق الذی لا بد من قبولہ والنور الذی یرحل الشک من حلولہ ان الدارقطنی ما وجد فی الرواۃ شیئا یعزی الی الھنات ورای شھرۃ الحدیث بالعینین فناب العیان مناب العدلین۔

واما اذا فرضنا ان الدارقطنی رای رواۃ ھذا الحدیث من الفاسقین ثم کتبہ من غیر تحقیق کالمفترین الملحدین فھذا امر یجعلہ اوّل المتلطخین بالسیات ویثبت انہ کان خارجا من دائرۃ الصلاح والتقاۃ بل کان شرّا مکانا من الرواۃ فانہ اخذ روایۃ رجل کان زائغا کذابا وراوی الموضوعات وکان یضع للروافض وکان دجالا واکذب زمانہ وناسج المفتریات وکان من المشھورین المعروفین المطعونین کما کتب صاحب صیانۃ الاناس

من الغزنويين. فما ظنك اتحسب الدارقطنى رجلاً فاسقاً وخارجاً من الديانة والدين۔

ثم اعلم ان القرآن الامين لا يمنعنا ان نقبل شهادة الفاسقين۔ بل يقول ان جاءكم فاسق بنبأ فتبيّنوا يعنى اقبلوا شهاداتهم بعد التحقيق وتكميل مراتب التدقيق ولا تقبلوها مستعجلين۔ فمن حسن الظن ان تقرّ بان الدارقطنى ما اخذ هذا الحديث من الروات الا بعد ما حقق الامر وراٰهم كالثقات وصار من المطمئنين وتجد فى البخارى بعض الروات مطعونين بزيغ المذهب وانواع السيئات وللحديث طرق اُخرىٰ من الثقات فلتنظر ما اخرجه نعيم بن حماد و ابو الحسن الخيرى فى الجزئيات روايتاً عن على بن عبد الله بن عباس فتفكر كذوى الدرايات واخرج مثله الحافظ ابوبكر بن احمد بن الحسن وكذلك عن كثير بن مرة الحضرمى والبيهقى والقرآن مهيمن على كلها بالبيّنات المحكمات فمن ينكره الا من قسى قلبه وهوىٰ فى هوة التعصبات وما تلمظ طعم التحقيقات وما غاض فى لجّة الادراكات وما استخرج خبايا النكات وما يمّم الحق كالمسترشدين۔ وشهرة الحديث مع كثرة طرقه تدل علىٰ انه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذلك فهم كل من علم وتحلم۔ والّا فايّ حاجة الجاءت إلىٰ ارتضاع كاس الاغيار الم تكن بكاف احاديث خير الرسل لهداية الابرار فلم جمعوا اقوالاً ما كانت من خاتم النبيين وما اخذت من رسول امين وهل هذا الا دجل وتلبيس وفعل الشياطين۔ ولا يفعل هكذا الا الذى سعى فى الارض ليفسد فيها ويهلك اهلها كالدجالين۔ واما الذى اعطى حظ من الايمان ورزق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانف ويستحى من الله ولا يضع غير الوحى فى موضع وحى الله ولا قول الانسان فى مقام قول الرحمان كالمجترئين وتجد كثيراً من المرسلات فى آثار افضل الرسل خير الكائنات وما قال الراوون انهم القائلون وهى اقوالهم او اقوال امثالهم من اهل الصلاح والثقات بل

ذکروها بیقین تام وتعظیم واکرام لا ینبغی لقول احد من الصلحاء الا لقول خاتم الانبیاء سیّد المرسلین۔

فهذا دلیل اکبر وبرهان اعظم علی انهم ما ذکروا حدیثا من قسم المرسل الا وکان مرادهم انه من خیر الرسل وانه حدیث رسول الله خاتم النبیین وان سبب الارسال شهرة الخبر الی حد الکمال وکلما هو مشهور ومتعارف ومذکور فی الرجال فلا یحتاج الی الرفع والاتصال وانما المحتاج الی الرفع آثار من الاحاد لیزول ظنّة التحریف والالحاد وخطاء الراوین۔ وکاین من الاخبار المشهورة المسلّمة لا نشك فیها ولا نحسبها من الفریة بل نحسبها یقیناً من السنة المطهرة والشعار الاسلامیة ولا نثبت انها من الاحادیث المرفوعة المتصلة وهذا سر عظیم من الحکم الدینیة فخذها وکن من الشاکرین

ثم اعلم ان الاحادیث التی مشتملة علی الامور الغیبیة والاخبار المستقبلة لیس معیارها الکامل قانون رتبها المحدثون وکملها الراوون بل المعیار الحقیقی الکامل ان تطابق تلك الاخبار واقعات مقصودة وامورا موعودة معهودة ولا یبقی فرق عند المتدبرین۔ ومن الغی هذا المعیار ولم یلتفت الی الظهورات فهو اجهل الناس بطرق التحقیقات ومبلغ علمه ان یقلد آثارا ظنیة ویتبع اخبارا ضعیفة شکیة ولا یهدی الی طرق المهتدین۔ وقال الذین ظلموا ان الخبر الضعیف ضعیف عند اهل السنة ولو ظهر صدقه بالمشاهدة کالانباء المستقبلة اذا بان صدقها بالمعاینة وثبت انها من احسن الخالقین۔ وهم یقرؤن حدیث خیر البریّة ان الخبر لیس کالمعاینة ویعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ایّد المنقولات بالمعاینات وقال تنبیهاً للمعرض المائن لیس المخبر کالمعائن فرغب السامعین فی ان یقدموا شهادة المعاینین۔

ومن اوهامهم الواهیة ان کسوف الشمس قبل ایامها المقررة و

اوقاتها المقدرة ليس ببعيد من الله خالق السموات والارضين۔ وقالوا ان
ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر
وعند ذلك كسفت الشمس باذن الله الرحمان فكيف لا تنكسف فى آخر
الزمان باذن رب العالمين۔ ولا يعلمون ان هذا القول ليس بصحيح بل هو
من نوع كذب صريح ومن كلمات المفترين۔

وذكر ابن تيمية ان هذا القول عن الواقدى فهو باطل بجميع ما فيه
فان الواقدى ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما ينقله فكيف اذا كان مقطوعا
وقول القائل ان الشمس كسفت يوم العاشر بمنزلة قوله طلع الهلال فى
عشرين ثم مع ذلك قد شهد الاستقراء الصحيح المحكم والنظر الصحيح
الاقوم ان سُنّة الله قد جرت ان القمر لا ينخسف الا فى ايام كمال النور
والشمس لا تنكسف الا فى اواخر ايام الشهور ولا تبديل لسنت رب العالمين۔

وكذلك ظهر بناء الخسوف والكسوف على هذه السنة القديمة
والعادة المستمرة الظاهرة فاىّ ضرورة اشتدت لكى نحرف المعنى الصحيح
المعلوم واىّ مصيبة نزلت لكى نبدل المتعارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة
التى اراد الله ظهورها فلا تكذبوا بالحق لما جاءكم ولا تعرضوا عن الثابت
الموجود والمعاين المشهود وقد بسطنا كلامنا دعوة للطالبين واثبتنا
الامر من الكتاب والسنة واقوال الائمة وسلف الامة فهل من رجل
يتق الله ويتخير سبل الصالحين۔

ومن اوهامهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد ن المصطفىٰ
بل هو قول الامام الباقر ولا نجد فيه اسم سيد الورىٰ واما الجواب فاعلم
ان هذا امر من امور الدين وما كان للباقر ولا لغيره ان يتكلم بكلام هو
من شأن النبيين۔ وما قال الامام الباقر رضى الله عنه انه قولى وما
عزاه الى نفسه فهذا هو الدليل القطعى على انه قول خير المرسلين والدليل

عليه انه من عادة السلف انهم اذا نطقوا فى الدين يقول وما نسبوا القول المنطوق الى انفسهم ولا الى غيرهم من المؤمنين۔ وما نحتوا فيه كالمستندين بل نطقوا كالمقلدين فيعنون من ذلك القول قول رسول الله صلى الله عليه وسلم و يذكرونه مرسلاً اشارة الى شهرته التى تغنى عن الاضطرار الى تفتيش اسناد فانه امر احكمه شهرته فما بقيت حاجة عماد آخر هذا هو الحق فتقبل ولا تكن من الممترين۔

ومن اعظم اوهامهم الذى نشأ من اتباع الظن والهوا وما مص ثدى الصدق مصاصة النوى بل يتضاغى من الطوى انهم يقولون ان للمهدى كانت علامات قريبة من المأتين فلا نقبلك ولا نصدق دعواك ابدا الا بعد ان نرى كلها براى العين واما قبل ظهورها فلا نظنك الا مفتريا وناحت المين ومن الكاذبين وهيهات ان تراجعك مقتنا وتعلق بك ثقتنا الا بعد ان يتحقق الآثار كلها فيك ولن نتقبل قبلها ما يخرج من فيك بل نحسبك من المفسدين۔ اما الجواب فاعلم ان هذه كلها اوهام كالسراب اختلب بها اولئك الملأ واستحذ بواعين العذاب وقام الحلماء مقام المريب الخادع فاضلوا الخلق وكذبوا كلام الصادق الصادع وقلبوا الحق كالدجال الفتان واغربوا فى الافتنان وجاؤ بتلبيس مبين۔ والحق الذى يلمع كذكاء وينير القلوب بضياء فهو ان الآثار المشتملة على الانباء المستقبلة ليست سواء بل على اقسام ودرجات فمنها كبينات ومنها كمتشابهات فاخبر الذى حصحصت انوار ظهوره وتبينت لمعات نوره وبان صدقه وحقيقته وانكشفت سككه وطريقته وعرفه عقول الاكياس وشهد عليه شهداء القياس فظهر ان له سمتاً حسنةً من حلية الصداقة وقد فتشت وحققت على حسب الطاقة وما بقى كسر ملغز اوكلام موجز بل استبان الحق ولمع الصدق وجمع كلما يشفى العليل ويروى الغليل ورآه حزب من المعائنين۔ فهذا الخبر قد دخل فى

سلسلة البیّنات ولا یتطرق ضعف الیه و لوخالفه اُلوف من الرواۃ روایات
الثقات فان المشاھدات لا تبطل بالمنقولات والبدیھیات لا تزیف بالنظریات
مثلاً ان کنت تعلم انّک حیّ و بقید الحیات فکیف تصدق موتک بکثرۃ الشہادات
فکذلک اذا حصحص امرو بان فلا یقال ان راویہ کان کاذبا فکذب ومان و اذا
بلغت الانباء الیٰ مرتبۃ البینات فلا تحتاج صدقھا الی تحقیق تقوی الرواۃ
بل ھٰذہ حیل وُضِعت لاخبار ماخوذۃ من الاحاد ولو کانت متواترۃ ما کانت
محتاجۃ الیٰ ھذا العماد وصدق البینات بین کالشمس فی نصف النھار ولا
یکذبھا الا من کان جاھلاً او من الاشرار واما الاخبار التی ما بلغت الیٰ
ھذہ المرتبۃ فھی لا تطفیٔ نور البینات المشھورۃ البدیھۃ ولو کانت مائۃ الف
فی العدۃ فانھا لیست بیّنۃ الانوار بل فی حجب الاستتار ولو فرضنا ان کلھا
حق باعتبار صدق الرواۃ فلا تزول منھا الحقائق الثابتۃ کالمرئیات بل
نُأولھا و نحتاج حینئذٍ الی التاویلات فان الاحاد من الاخبار ما بلغت الیٰ
حد التواتر عند اولی الابصار فصدقھا اعتباریۃ لا حقیقیۃ کالامور المجرّبۃ
فانا لا نعرفھا الا باعتبار رواۃ ظننا انھم من اھل التقویٰ والضبط والحفظ
والمعرفۃ ونسبت ھذہ القاعدۃ الیٰ تحقیقات مبینۃ علی المعائنۃ کنسبۃ
التیمم الی الوضوء عند اھل التحقیق والخبرۃ فالّذی فتح اللہ علیہ ابواب
الحقائق من وسائل حقیقیۃ کاشفۃ للغطاء او من الھامات صحیحۃ صریحۃ
منزھۃ عن دخن الخفاء فوجب علیہ ان لا یتوجہ الی ما یخالفہ ولا یؤثر الظن
علی الیقین وانتم یا متبعی الظنون قد نسیتم الحق عمدًا و تخیرتم الظنیات معتدین
اودًا ونسیتم الّذی یعلم رشدًا وقد قال ان الظن لا یغنی من الحق شیئًا و
القول الثابت بوسائل حقیقیۃ لا اعتباریۃ یشابہ محکمات الفرقان والامر
الذی لم یثبت الا بوسائل اعتباریۃ فیشابہ متشابھات القراٰن فالذین
فی قلوبھم مرض یتبعون المتشابھات ویترکون المحکمات البیّنات ومن لم

يبلغ كلامه الیٰ يقين تام مملو من انوار فما هو الا كسمار فمن الديانة ان تجعل المتشابهات تابعة للبيّنات فاذا وجدنا ان واقعة من الواقعات قد تبيّنت و انوار صدقه ظهرت فعلينا ان نؤول كلما يخالفه من الروايات ونجعله تحتها بحسن النيّات ومن لم يقتد بهذه القاعدة فلم تزل نفسه فی غیّ حتی تهلكه غيه بمدى الجهلات والعاقل المتدبر ينظر فی كيفية تحقق الاخبار فی صور كثرة الاٰثار فاذا رئ خبرا من الاخبار المستقبلة والانباء الآتية انه تبين و ظهر صدقه كالامور البديهية المحسوسة فلا يبالی آثارًا ما ثبتت الیٰ هذه المرتبة ولو كانت رواتها كلهم ثقاتا ومن الزمر المسلّمة بل يعرض عن كل ما خالف طرق الامور الثابتة ويحسبه كالامتعة الردية ولا يشترى الاحتمالات الضعيفة بالامور البيّنة القويّة الواضحة ويعلم ان الخبر ليس كالمعاينة وهذا هو القانون العاصم من العثرة و المذلّة فان الامر الذی ثبت بالدلائل القاطعة كيف يزول بالاخبار الاحتمالية وليس المخبر كالمعاين عند المحققين ۔ انسيت قول خاتم النبيين او كنت من المجانين ۔ والذين يجوّزون تقديم الاٰثار الضعيفة علی الاخبار الثابتة المشهودة اعجبنی كيف ساغ لهم ذٰلك بعد ما انكشف الغطاء عن وجه الحقيقة وكيف قنعوا علی الظنون بعد ما جاء الحق و تجلت انوار اليقين ۔ هذا وقد امررنا النظر علی آثارهم وامعنا فی اخبارهم فما وجدنا فی ايديهم الاذخيرة الاحاد وفی روايات المهدی كثير من التناقضات انواع الفساد فهذا القانون الّذی ذكرته والمعيار الذی قررته خير ومبارك للذين يُريدون تنقيح الامور والتفصی من الزور والمحذور وهو انفع واطيب فی اعين المحققين وقول فصل للمتنازعين فعليك ان تحقق امرًا من الامور حتی يظهر كالبيّنات ولا يبقی فيه رائحة من المتشابهات فاذا رئيت انه حصحص وما بقی فيه ظلام الخفاء ويظهر كظهور الضياء فاجعله قيّما وبعلا للمتشابهات التی ما انكشفت

كالبيّنات فان انتظم بينهما الوفاق و الا فالطلاق و التبرّى و الانطلاق و عليك ان تؤمن بالبيّنات المحكمات على وجه البصيرة مع الاتباع و الاقتداء وتردعلم حقيقة المتشابهات الثابتة الى حضرة الكبرياء مع ايمانك المجمل بتلك الانباء وهذا هو طريق الاتقاء و سيرة الاتقياء وهذا هو القانون العاصم من الخطاء او المنجى من بلية تشاجر الاراء و اذا ارينا بناء الكسوف والخسوف برعاية هذا القانون فوجدنا ذلك النباء ثابتا و لامعا كالدر المكنون فكلما رئينا من رواية لا توافقه ولا تطابقه بل وجدناها كمطية ابية القياد او كاوابد كثيرة الشراد فاعرضنا عنها كاعراض الصالح من الفساد فخذ تلك النكات وتب مما فات كالصالحين و اما قولك ان الحديث يدل على خسوف القمر فى اوّل الليلة فهذا جهل وحمق ونبكى على عجزك وعلى هذه الحيلة يا مسكين انظر فى كتاب المسمى لِسَانُ العَرَب الذى لم يؤلف مثله عند اهل الادب قال الهلال غرة القمر حين يهلّ الناس فى غرّة الشهر وقيل يسمّى هلالًا لليلتين من الشهر ثم لا يسمى به الى ان يعود فى الشهر الثانى وقيل يسمى به ثلث ليال ثم يسمى قمرًا وقيل يسماه حتى يحجر وقيل يسمى هلالًا الى ان يبهر ضوءه سواد الليل وهذا لا يكون الا فى الليلة السابعة قال ابو اسحاق و الّذى عندى وما عليه الاكثر ان يسمى هلالًا ابن ليلتين فانه فى الثالثة يتبيّن ضوءه فانظر ياذى العينين ان كنت من الطالبين۔

مـ ذ

وَالان نرسم لك جدولا و نريك ان رسول الله صلى الله عليه وسلّم ما سمى القمر فى ليلة اولى من الشهر قمرًا بل سماه هلالًا فان كنت تنكره فاخرج لنا خلاف ذلك و الا فاقبل ما ثبت من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ ان كنت من المؤمنين۔

نمبر	اسم الكتاب	صفحه	فى ايّ مقام	مطبع	حصّة من متن الاحاديث
۱	صحیح البخاری	۲۵۵	کتاب الصوم باب رویة الهلال	احمدی میرٹھ	قال ثنی عقیل ویونس لهلال رمضان الخ
۲	"	"	" "	"	قول النبی صلعم اذا رایتم الهلال فصوموا
۳	"	۲۵۶	" "	"	لاتصوموا حتی تروا الهلال الخ
۴	صحیح المسلم	۳۴۷	کتاب الصیام باب وجوب صوم رمضان لرویة الهلال	انصاری دہلی	عن ابن عمر عن النبی صلعم انه ذکر رمضان فقال لاتصوموا حتی تروا الهلال
۵	"		" "	"	قال رسول الله صلعم الشهر تسع وعشرون فاذا رایتم الهلال
۶	"		" "	"	قال رسول الله صلعم اذا رایتم الهلال
۷	"	۳۴۸	" "	"	ذکر رسول الله صلعم الهلال
۸	"	"	باب بیان ان لکل بلد الخ	"	واستهل علی رمضان وانا بالشام فرایت الهلال
۹	"	"	" "	"	ثم ذکر الهلال فقال متی رایتم الهلال
۱۰	"	"	" "	"	قال ترأینا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال الخ
۱۱	"	"	" "	"	انا رأینا الهلال فقال بعض القوم الخ
۱۲	"	۳۴۹	" باب معنی قوله صلی الله الخ	"	قال اهللنا رمضان
۱۳	سنن دارقطنی	۲۳۲	کتاب الصیام باب الشهادة علی رویة الهلال	فاروقی دہلی	فقال من رای الهلال
۱۴	"	"	" "	"	وانهما اهلاه بالامس
۱۵	"	"	" "	"	ان الاهلة بعضها اکبر من بعض فاذا رایتم الهلال
۱۶	"	"	" "	"	اذا رایتم الهلال
۱۷	"	"	" "	"	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رایتم الهلال
۱۸	"	"	" "	"	رای الهلال
۱۹	"	۲۳۳	" "	"	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رایتم الهلال
۲۰	"	"	" "	"	انهما اهلاه
۲۱	"	"	" "	"	ان الاهلة بعضها اکبر من بعض فاذا رایتم الهلال
۲۲	"	"	" "	"	انهما اهلاه بالامس
۲۳	"	"	" "	"	فشهدا عند النبی صلعم بالله لاهلا الهلال امس

نمبر شمار	اسم الکتاب	صفحہ	فی ای مقام	المطبع	حصۃ من متن الاحادیث
۲۴	سنن دار قطنی	۲۲۳	کتاب الصیام باب الشہادۃ علی رویۃ الہلال	فاروقی دہلی	انہم راوا الہلال
۲۵	〃	〃	〃	〃	فشہدوا انہم راوا الہلال بالامس۔
۲۶	〃	〃	〃	〃	ان رجلا شہد عند علی بن ابیطالبؓ علی رویۃ ہلال رمضان
۲۷	〃	〃	〃	〃	قال الشافعی فان لم تر العامۃ ہلال رمضان۔
۲۸	〃	〃	〃	〃	قال الشافعی من رای ہلال رمضان وحدہ فلیصمہ ومن رای ہلال شوال۔
۲۹	〃	〃	〃	〃	وقال مالک فی الذی یری ہلال رمضان۔
۳۰	〃	〃	〃	〃	ومن رای ہلال شوال۔
۳۱	〃	〃	〃	〃	قد راینا الہلال۔
۳۲	〃	〃	〃	〃	قال اہللنا ہلال ذی الحجۃ
۳۳	〃	〃	〃	〃	راینا الہلال فقال بعضہم ہو لثلث وقال بعضہم لیلتین۔
۳۴	〃	〃	〃	〃	انا راینا الہلال۔
۳۵	〃	۲۲۴	〃	〃	قال اہللنا ہلال رمضان۔
۳۶	〃	〃	〃	〃	واستہل علی رمضان وانا بالشام فرایتُ الہلال
۳۷	〃	〃	〃	〃	ذکر الہلال متی رأیتم الہلال۔
۳۸	〃	〃	〃	〃	رجلان یشہدان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما اہلاہ بالامس
۳۹	〃	۲۲۵	〃	〃	اصبح رسول اللہ صلعم صائما صبح ثلثین یوما فرای ہلال شوال
۴۰	〃	〃	〃	〃	قال رای ہلال شوال۔
۴۱	〃	〃	〃	〃	حتی تروا الہلال۔
۴۲	〃	〃	〃	〃	سالت الزہری عن ہلال شوال۔
۴۳	ترمذی	۱۲۱	ابواب الصوم باب ما جاء فی احصاء ہلال	فخر المطابع دہلی	احصوا ہلال شعبان لرمضان۔
۴۴	مشکوٰۃ	۱۲۶	کتاب الصوم باب رویۃ الہلال	بمبئی ۱۲۸۲	قال رسول اللہ صلعم لا تصوموا حتی تروا الہلال۔
۴۵	〃	〃	〃	〃	قال رسول اللہ صلعم احصوا ہلال شعبان لرمضان
۴۶	〃	〃	〃	〃	انی رایت الہلال یعنی ہلال رمضان۔
۴۷	〃	〃	〃	〃	قال ترای الناس الہلال۔
۴۸	〃	۱۲۷	〃	〃	ترائینا الہلال فقال بعض القوم ہو ابن ثلاث وقال بعض القوم ہو ابن لیلتین۔
۴۹	〃	〃	〃	〃	اہللنا رمضان۔

الكلام الكلي

في تنبيه المكفّرين المجترئين و اتمام الحجة على المزوّرين المكذّبين

اعلموا ان هذا الكتاب يؤدّب كلّ من اجترء على اولياء الرحمان وغفل عن مراتب
اهل العرفان وقد الفت حصّتيه بفضل الله المنان فهما كرامتان لعبد لا يعلم شيئا الا ما
علمه الهام القدير الحنان وان الله يؤيّد قوما بلغوا في الاخلاص مقاما لم يبلغه احد
من اهل الزمان ويعطي لهم ما لم يعط احد من نوع الانسان ويجعل بركة في افعالهم
واقوالهم ونورا في انظارهم وافكارهم ويرى الخلق انهم كانوا من المؤيّدين المقبولين
وكذلك جرت سنته واستمرت عادته انه يكرم المتقين ويهين الفاسقين ولا
يضيع عباده المخلصين واذا اعطاهم امرا لاظهار كراماتهم واعلاء مقاماتهم فالمخالفون
لا يقدرون ان يأتوا بمثله ولو افنوا اعمارهم في الافكار واهلكوا انفسهم في الانظار
وما كان لعبد ان يبارز الله وعباده المنصورين فان العلم المأخوذ عن المحدثات لا يساوي
علما حصل من ربّ الكائنات وهل يستوي البصير والذي كان من العمين. وهل
يستوي الذين يتمتعون ببركات السماء والذين هم اهل الارضين كلا بل يجعل الله
لاوليائه فرقانا ويزيدهم علما وعرفانا ويحييهم في طرقهم كلها رحمة منه وحنانا ويبطل
كيد المفسدين واذا اراد الله ان يخزي عبدا من العباد فيجعله من اعداء اوليائه
ومن اهل العناد فيتكلم فيه ويؤذيه ويخرج كلمات الشر من فيه وربما يجهل ربّه
لقلّة فهمه وكثرة وهمه وعجزه عن ادراك السرّ ومبانيه لعلو معانيه فاذا
فهم الحقيقة وما اختار الطريقة فيسقط من عين رعاية الرحمان وينزع الله
منه نور الايمان ويلحقه بالخاسرين وهذا نوع من انواع كرامات الاولياء فان الله
يخزي لاكرامهم كل اهل الدعاوي والرياء فالذين يرمونني بالكفر والزندقة
ويحسبونني من الكفرة الفجرة **كالشيخ البطالوي** ذي النخوة والبطالة و
كل من افتى بكفري ونسبني الى الفسق والضلالة وما حمل كلماتي على المحامل
الحسنة فها انا ادعوهم كلهم كدعوتي للنصارى لهذه المقابلة و انا ديهم

لهذه المناضلة ان كانوا من الصادقين و علمت من ربّی انهم من المغلوبين۔ و
و الله انی لست من العلماء ولا من اهل الفضل و الدهاء وکلّما اقول من انواع
حسن البیان او من تفسیر القرآن فهو من الله الرحمان وکلما اخطأت فیه فهو
منّی وکلّما هو حق فهو من ربّی و ان ربّی اروانی من کاس العرفان ومعذلك ما
ابرّء نفسی من السّهو و النسیان وان الله لا یترکنی علیٰ خطأ طرفة عین و
یعصمنی من کلّ مین ویحفظنی من سبل الشیاطین۔ فیا اهل الاهواء و
الدعاوی و الریاء ان کنتم تحسبون انفسکم من اولی العلم و الفضل و الدهاء
او من الصلحاء و الاولیاء و الاتقیاء او من الذین یسمع دعائهم کالاحباء
فأتوا بمثل ذلك الکتاب فی جمیع الانحاء و ارونی علمکم وقدرکم فی حضرة
الکبریاء وان لم تفعلوا ولن تفعلوا یا معشر السفهاء فتادبوا مع اهل الحق و النور
و الضیاء ولا تعتدوا کل الاعتداء وما هذا الا صنیعة الرب القوی لا فعل الغریب
و الضّعفاء و ان الکرامات تظهر فی وقت توهین الاعداء و ان عباد الله ینصرون
عند انتهاء الجور من اهل الجفاء و اذا بلغ الظلم غایته فیدرکهم رب السماء
فتوبوا من المعائب و العثرات و بادروا الی الحسنات و الصالحات و ان الحزامة
کل الحزامة فی قبول الکرامة فاقبلوها قبل الندامة واتقوا سواد الخزی و
الملامة ونکال القیامة فطوبیٰ لکم ان جئتم کالتائبین المتندمین ھذہ الخاتمة
النصیحة وخاتمة افحام العدا واتمام الحجّة و السّلام علی من قبلنا قبل المذلة و ترك
سبیل المجرمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین ؛

الراقـــــــــم الحقیر

المفتقر الی الله الصّمد غلام احمد عافاه الله و ایّد

وکان هٰذا مکتوبًا فی ذی القعدة سنة ۱۳۱۱ھ

من هجرة نبی العهد ومقبول الاحد صلی الله علیه وسلّم

مِنَ الازل الی الابد